اجمالی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
حصہ ہفدہم (17)		رہن یا راہن یا مرتہن کئی ہوں اس کا بیان	721
تحری کا بیان	661	مرہون میں تصرف کا بیان	728
احیاءِ موات کا بیان	662	رہن میں جنایت کا بیان	735
شرب کا بیان	665	جنایات کا بیان	744
اشربہ کا بیان	670	اطراف میں قصاص کا بیان	762
شکار کا بیان	675	حصہ ہیژدہم (18)	
جانوروں سے شکار کا بیان	683	پیش لفظ	766
رہن کا بیان	694	عرضِ حال	767
شے مرہون کے مصارف کا بیان	708	جنایات کا بیان	769
کس چیز کو رہن رکھ سکتے ہیں	709	قصاص کہاں واجب ہوتا ہے کہاں نہیں	780

www.dawateislami.net

اطراف یعنی اعضاء میں قصاص کا بیان	788
جدید تصنیف کا آغاز	790
آنکھ میں قصاص کے احکام	791
کان میں قصاص کے احکام	794
ناک میں قصاص کے احکام	795
ہونٹ میں قصاص کے احکام	795
زبان میں قصاص کے احکام	796
دانت میں قصاص کے احکام	796
انگلیوں میں قصاص کے احکام	800
ہاتھ میں قصاص کے احکام	801
قتل اور قطع عضو دونوں کے جمع ہونے کا بیان	806
قتل پر گواہی کا بیان	813
اقرارِ قتل کا بیان	819
قتل کے اعتبار کی حالت کا بیان	829
دیت یعنی قتل پر خون بہا کا بیان	830
زبان کی دیت کا بیان	836
چہرے اور سر کے زخموں کا بیان	842
حمل کو نقصان پہنچانے کا بیان	845
بچوں سے متعلق جنایات کے احکام	850
دیوار وغیرہ گرنے سے حادثات کا بیان	857
راستہ میں نقصان پہنچنے کا بیان	871
جانوروں سے نقصان کا بیان	885
قسامت کا بیان	899
عاقلہ کا بیان	913
حصہ نہم (19)	
تذکرہ	914
مقدمہ	929
وصیت کا بیان	933
مسائل فقہیہ	936
وصیت سے رجوع کرنا جائز ہے	943
وصیت کے الفاظ	945
ثلث مال کی وصیت کا بیان	952
کس حالت میں وصیت معتبر ہے	966
کون سی وصیت مقدم ہے کون سی مؤخر	968
اقارب وہمسایہ کے لیے وصیت کا بیان	970
مکان میں رہنے اور خدمت کرنے، درختوں کے پھلوں، باغ کی آمدنی اور زمین کی آمدنی و پیداوار کی وصیت کا بیان	976
متفرق مسائل	988
وصی اور اس کے اختیارات کا بیان	993
وصیت پر شہادت کا بیان	1014
ذمی کی وصیت کا بیان	1015
حصہ نہم (19) ضمیمہ	
ارتسام	1018

www.dawateislami.net

مقدمہ	1021	عول کا بیان	1138
اسلام اور علم کی اہمیت	1027	اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان	1140
علم فقہ کی فضیلت	1033	ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا اصول	1146
شرعی اور فقہی اعتبار سے علم کی اقسام	1035	وارثوں اور دوسرے حقداروں میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ	1147
آداب الافتاء	1054		
طبقات الفقہاء	1057	قرض خواہوں میں مال کی تقسیم	1150
اسلامی احکام شرعیہ کا سرچشمہ اور ماخذ	1066	تخارج کا بیان	1151
تخفیفات شرعیہ وتیسیر کی مفصل بحث	1077	رد کا بیان	1152
حصہ بستم (20)		مناسخہ کا بیان	1157
پیش لفظ	1106	ذوی الارحام کا بیان	1160
اِن حقوق کا بیان جن کا تعلق میت کے ترکہ سے ہے	1111	مخنثین کی میراث کا بیان	1174
		حمل کی وراثت کا بیان	1175
میراث سے محروم کرنے کے اسباب	1112	حمل کا حصہ نکالنے کا طریقہ	1176
اصحابِ فرائض کا بیان	1114	گم شدہ شخص کی وراثت کا بیان	1181
عصبات کا بیان	1130	مرتد کی وراثت کا بیان	1182
حَجب کا بیان	1133	قیدی کی وراثت کا بیان	1183
حصوں کے مخارج کا بیان	1135	حادثات میں ہلاک ہونے والوں کا بیان	1183

حضرت سیِّدنا عبداللّٰہ بن عَمْرو رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے نیند سے بیدار ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ دس دس مرتبہ پڑھا تو ہر اُس گناہ سے بچالیا جائے گا جس کا اسے خوف ہو اور کوئی گناہ اس تک نہ پہنچ سکے گا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الأذکار، باب إذا تعارّ من اللیل، الحدیث: ۱۷۰۰۶، ج۱۰، ص۱۷٤)

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ
سترھواں حصہ 17	
تحری کابیان	661
احیاء موات کا بیان	662
شِرب کا بیان	665
اشربہ کا بیان	670
شکار کا بیان	675
جانوروں سے شکار کا بیان	683
رھن کا بیان	694
شے مرھون کے مصارف کا بیان	708
کس چیز کورہن رکھ سکتے ہیں	709
باپ یاوصی کا نابالغ کی چیز کورہن رکھنا	718
رھن یا راھن یا مرتھن کئی ھوں اس کا بیان	721
متفرقات	723
کسی معتبر شخص کے پاس شے مرہون کورکھنا	724
مرھون میں تصرف کا بیان	728
رھن میں جنایت کا بیان	735
متفرقات	737
جنایات کا بیان	744
کہاں قصاص واجب ہوتا ہے کہاں نہیں	754
اطراف میں قصاص کا بیان	762
عرضِ حال	764
اٹھارواں حصہ (18)	
پیش لفظ	766
عرض حال	767
جنایات کا بیان	769
جنایات کے بارے میں قرآنی آیات	769
جنایات کے بارے میں احادیث	770
ناحق قتل کے اقسام	776
قتل عمد کس کو کہتے ہیں	776
جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی توبہ مقبول ہوسکتی ہے	777
قتل عمد کی سزا کا بیان	777
شبہ عمد کس کو کہتے ہیں اوراس کے احکام	778
قتل خطا کا بیان اوراس کی صورتیں	778
قتل قائم مقام خطا کا بیان	779
قتل کی پانچویں قسم قتل بالسبب کا بیان	779
قصاص کھاں واجب ھوتا ھے کھاں نھیں	780
قصاص شبہ سے ساقط ہوجاتا ہے	780
قصاص کے ساقط ہونے کا قاعدہ	780
مرتد کے قتل میں قصاص نہیں	781
اگر مسلم کومشرک سمجھ کرقتل کیا تو قصاص نہیں	782
قاتل نے کسی طرح بھی قتل کیا ہوقصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا	782
جن جب سانپ کی شکل میں ہوتواس کے قتل میں قصاص نہیں	782
قاتل کو اگر مقتول کے ولی کے علاوہ کسی نے قتل کیا تو قاتل سے قصاص لیا جائے گا	783
زخمی نے مرنے سے پہلے معاف کردیا تو یہ معافی جائز ہے	784
بددعا سے ہلاک کرنے اورزہردینے کا حکم	784
قاتل چند ہوں تو اس کے احکام	785
ایک شخص کو چند شخصوں نے مل کرقتل کیا تو اس کا حکم	785
حملہ آورکواپنے بچاؤ کے لیے قتل کردینے میں قصاص نہیں	786

www.dawateislami.net

چورمال چھوڑ کر بھاگ جائے تو قتل کرنے کی اجازت نہیں	787	دانت ہل گیا اگر اُکھڑا نہیں تو اس کا حکم	797
چور کو مار ڈالا تو قاتل کے ذمہ کچھ نہیں	787	اکھاڑے میں لڑتے ہوئے دانت ٹوٹ جائے یا اُکھڑ جائے تو اس کا حکم	797
قصاص کے ہبہ کرنے اور معاف کرنے کے احکام	787		
ولی مقتول کا معاف کرنا صلح سے افضل ہے	787	کسی نے عیب دار دانت توڑ دیا تو اس کا حکم	798
اطراف یعنی اعضاء میں قصاص کا بیان	**788**	کسی نے بچے کے دانت اکھیڑ دیئے تو اس کا حکم	798
کان کاٹنے میں قصاص ہے	789	کسی کو کاٹتے وقت دانت گر جائے تو اس کا حکم	799
قصاص میں اعضاء کی مماثلت کا بیان	791	ڈاکٹر نے غلطی سے مریض کا صحیح دانت اُکھاڑ دیا تو اس کا حکم	800
دانت کے سوا کسی ہڈی میں قصاص نہیں	791	مریض کے دانت اُکھاڑنے کا حکم	800
آنکھ میں قصاص کے احکام	**791**	کسی بچے نے بچے کا دانت توڑ دیا تو اس کا حکم	800
بھینگے اور کانے کی آنکھ میں قصاص کا حکم	792	**انگلیوں میں قصاص کے احکام**	**800**
کسی کی آنکھ کو زخمی کیا اور پتلی پر جالا آ گیا تو تاوان لیا جائے گا	793	چھنگلی انگلی کاٹنے کا حکم	801
		ہاتھ میں قصاص کے احکام	801
بچے کی آنکھ میں قصاص کا حکم	793	ہاتھ یا انگلی کاٹنے میں قصاص کا حکم	802
آنکھ کے آپریشن کا حکم	794	کسی نے کسی کی انگلی کاٹ دی، اس نے قاطع کا ہاتھ جوڑ سے کاٹ دیا تو اس کا حکم	803
اگر کسی نے ناقص کان کاٹا تو انصاف کے ساتھ تاوان ہے	794		
ناک میں قصاص کے احکام	795	متعدد لوگوں کے ہاتھ کاٹنے والے کا حکم	804
اگر ناک کا کچھ حصہ کاٹا تو اس میں تاوان لیا جائے گا	795	کسی نے انگلیاں کاٹ دیں اور زخم اچھا ہونے سے پہلے جوڑ سے پہنچا کاٹ دیا تو اس کا حکم	805
ہونٹ میں قصاص کے احکام	795		
زبان میں قصاص کے احکام	796	چند آدمیوں نے ایک ہی چھری کو پکڑ کر کسی کا کوئی عضو قصداً کاٹ دیا تو اس کا حکم	805
دانت میں چھوٹے بڑے کا اعتبار نہیں	796		
فالتو دانت توڑنے میں تاوان لیا جائے گا	796	عضو تناسل کاٹنے پر قصاص کا بیان	805
اگر کسی نے دانت کا بعض حصہ توڑ دیا تو ان کا حکم	796	خصی یا نامرد کا عضو تناسل کاٹ دیا تو اس کا حکم	806

www.dawateislami.net

بچہ کا عضوِ تناسل کاٹ دیا تو اس کا حکم	806
اگر عورت نے کسی کا عضوِ تناسل کاٹا تو اس کا حکم	806
قتل اور قطع عضو دونوں کے جمع ہونے کا بیان	**806**
قتل کی سولہ ١٦ صورتوں میں ہر ایک کا حکم	807
اگر کسی شخص کو نوے کوڑے مارے پھر دس کوڑے مارے جس کی وجہ سے وہ مر گیا تو اس کا حکم	808
اگر کسی نے کسی کا عضو کاٹ دیا اور زخمی نے قاطع کو معاف کر دیا اس کے بعد زخمی زخم کی وجہ سے مر گیا تو اس کا حکم	808
قطع عضو یا زخم کے معاف کرنے کا بیان	808
اگر ماں نے بچہ کو ادب کے لیے مارا اور بچہ مر گیا تو اس کا حکم	809
قصاص و دیت کے متعلق متفرق احکام	809
کسی نے کسی کو گولی ماری اور وہ گولی اس کے جسم سے پار ہو کر دوسرے کو لگی اور دونوں مر گئے تو اس کا حکم	809
کسی پر سانپ گرا اور اس نے اس کو دوسرے پر پھینکا دوسرے نے تیسرے پر پھینکا اور اس نے کاٹ لیا اور وہ مر گیا تو اس کا حکم	809
باپ کے ساتھ مل کر اجنبی نے قتل کیا تو قصاص نہیں	810
اگر کسی نے اپنی بیوی کو ناجائز حالت میں دیکھا تو کیا حکم ہے	810
کسی نے صورت بدل کر بچہ کو ڈرایا، بچہ پاگل ہو گیا تو دیت دے گا	810
کسی نے تلوار یا چاقو مارا اور کسی دوسرے نے پکڑ لیا اور	
اس کی انگلیاں کٹ گئیں تو دیت ہوگی	811
کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹا اس کی وجہ سے وہ مر گیا تو قصاص لیا جائے گا	811
استاد کے مارنے سے بچہ مر جائے تو اس کا حکم	812
وطی میں مخرجین کے ایک ہو جانے کا حکم	812
کسی کا ناخن اُکھیڑ دیا تو اس کا حکم	813
قتل پر گواہی کا بیان	**813**
اگر ایک آدمی نے قتل کی گواہی دی تو اس کا حکم	813
مقتول کے ایک بیٹے نے دعویٰ کیا تو قصاص لینے کے لیے دوسرے بیٹے کا انتظار کیا جائے گا	813
متعدد قاتلوں کے قصاص کا حکم	814
گواہوں کے بیان میں اختلاف کا حکم	815
قتل میں گواہوں کی غلط بیانی کا حکم	816
مقتول کے اولیاء میں اختلاف کا حکم	817
اقرارِ قتل کا بیان	**819**
دو قاتلوں کے قتل عمد اور خطاء کے اقرار کا حکم	819
ولی اور قاتل کے اقرار میں اختلاف	819
قاتلوں کے اقرار میں اختلاف کا حکم	820
اگر کوئی شخص مقتول پایا گیا اور اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں	821
ہر وہ قتل جس میں قصاص نہیں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول ہوگی	822

www.dawateislami.net

بچہ نے باپ کے قتل کا اقرار کیا تو قصاص واجب نہیں	822
نابالغ بچے کے قتل کا حکم	822
قتل میں صلح کا حکم	822
اولیاءِ مقتول میں سے بعض کے قصاص کو معاف کرنے کے احکام	823
کسی نے دو شخصوں کو قتل کیا، ایک کے ولی نے معاف کر دیا تو دوسرے کا ولی قصاص لے سکتا ہے	824
عفو میں شہادت کی پانچ صورتیں	825
تین ولیوں میں ایک کے عفو کی تین صورتیں	826
باؤلے کتے کو تیر مارنے میں خطاً کسی کا قتل ہو جائے	827
کسی نے خطاً کسی کے سر پر زخم لگایا تو اس کا حکم	827
اگر کسی نے قصداً سر پھاڑ دیا تو اس کا حکم	827
زخمی سے مُعَیَّن مال پر صلح کر لی تو اس کا حکم	828
بچہ کا دانت اکھیڑ دیا تو اس کا حکم	828
عورت کا سر مونڈھ دیا تو اس کا حکم	828
قصاص لینے کا حق کس کا ہے؟	828
قتل کے اعتبار کی حالت کا بیان	**829**
اگر کسی نے قاتل کو قصاص معاف کرنے کے بعد قتل کر دیا	829
حکومتِ عدل کا مفہوم	830
دیت یعنی قتل پر خون بہا کا بیان	**830**
قطع اور قتل کی چار صورتیں اور ان کے حکم	831
دیت تین قسم کے مال سے ادا کی جائے گی اونٹ، دینار، دراہم	831
دیت کے اونٹوں کی تفصیل	831
مقتول کی دیت لینے والوں میں ایک نابالغ بچہ ہے اور ایک بالغ ہے تو اس کی تفصیل	832
سر کے بال زبردستی مونڈنے کی دیت کی تفصیل	832
بھنوؤں، پپوٹوں، ڈاڑھی کے مونڈنے کی دیت کا بیان	832
ڈاڑھی زبردستی مونڈ دی تو سزا دی جائے گی	833
اگر مونچھیں مونڈ دیں تو تاوان لیا جائے گا	833
عورت کی ڈاڑھی مونڈ دی تو اس کا حکم	833
اعضاء کی دیت کا قاعدہ اور تفصیل	834
دونوں کان کاٹ دینے میں پوری دیت ہے	834
کان پر ایسی ضرب لگائی کہ بہرا ہو گیا تو پوری دیت ہے	834
ایک آنکھ پھوڑنے میں نصف دیت ہے	834
ناک کاٹ دی تو پوری دیت واجب ہے	835
دونوں ہونٹ کاٹ دیئے تو پوری دیت واجب ہوگی	835
دانت کی دیت کا بیان	**835**
زبان کی دیت کا بیان	**836**
کسی نے پوری زبان کاٹ دی تو دیتِ نفس ہے	836
گونگے کی زبان کاٹ دی تو حکومتِ عدل ہے	837
دونوں ہاتھ کاٹ دیئے تو دیتِ نفس ہے	837
ہیجڑے کا ہاتھ کاٹنے پر عورت کے ہاتھ کی دیت ہے	837
ایک انگلی کاٹنے میں دیتِ نفس کا دسواں حصہ ہے	837
زائد انگلی میں حکومتِ عدل ہے	837

www.dawateislami.net

لولے لنگڑے کا ہاتھ پیر کاٹنے پر حکومت عدل ہے	837
ہاتھ پر ایسی ضرب لگائی کہ بے کار ہوگیا تو ہاتھ کی پوری دیت ہے	838
کلائی یا بازو توڑنے پر حکومتِ عدل ہے	838
انگلی کے پورے اور ناخن میں دیت کا بیان	838
بچہ کا کوئی عضو کاٹ دیا تو دیت ہے	838
مرد کے پستان کاٹنے میں حکومتِ عدل ہے	838
پسلی یا ہنسلی کی ہڈی توڑنے میں حکومتِ عدل ہے	839
عورت کے پستان کاٹ دیئے تو پوری دیت ہے	839
پیٹھ پر ضرب سے قوت جماع ختم ہوگئی تو پوری دیت ہے	839
ذکر کاٹنے میں پوری دیت ہے	839
حشفہ کاٹنے میں پوری دیت ہے	840
خصیتین اور ذکر کاٹنے کی دیت کا بیان	840
پیٹ پر نیزہ یا چھرا مارا اس سے نقصان پہنچنے میں دیت کا بیان	840
عورت کی شرمگاہ کاٹ دی تو دیت ہے	841
بچی سے جماع کیا وہ مرگئی تو اس کا حکم	841
ایسی ضرب لگائی کہ سننے، دیکھنے سونگھنے وغیرہ کی قوت ختم ہوگئی تو اس کا حکم	841
کنواری لڑکی کو دھکا دیا کہ کنوارا پن ختم ہوگیا تو مہر مثل لازم ہوگا	841
چہرے اور سر کے زخموں کا بیان	**842**
سر اور چہرے کے زخموں کی دس قسمیں ہیں	842
زخموں کی تفصیل اور دیت کا بیان	842
زخموں کے قصاص میں مساوات کا حکم	843
اگر زخم پیشانی سے گدی تک پہنچ گیا تو زخمی اتنا ہی زخم لگائے یا ارش لے	844
سر پر زخم لگایا کہ عقل جاتی رہے تو اس کا بیان	844
سر پر زخم کی وجہ سے اندھا ہوگیا تو اس کا حکم	844
حمل کو نقصان پہنچانے کا بیان	**845**
مارنے ڈرانے دھمکانے سے حمل ساقط ہوکر بچہ مرگیا تو پوری دیت ہے	846
حاملہ کے بچہ مارنے کی دیت اور اس کے تفصیلی احکام	846
مقتولہ ماں کے بعد زندہ بچہ ساقط ہوکر مرگیا تو دو دیتیں واجب ہیں	846
رحم میں بچہ زخمی ہوگیا تو اس کا حکم	847
شوہر نے بیوی کو ڈرایا دھمکایا یا مارا کہ جس سے مردہ بچہ ساقط ہوگیا تو عاقلہ پر غرہ لازم ہے	847
باندی کے حمل کے مسائل	847
حاملہ نے بغیر اجازت شوہر حمل گرادیا تو عورت کے عاقلہ پر غُرَّہ لازم ہوگا	849
اگر شوہر نے بیوی کو حمل گرانے کی اجازت دی تو اس کا حکم	849
جانور کا حمل گرانے کے نقصان کا حکم	850
بچوں سے متعلق جنایات کے احکام	**850**

www.dawateislami.net

بچہ کو اغوا کرنے والے کا حکم	851
ختنہ میں غلطی کا حکم	851
بچہ کو سوار کیا اور گر کر مر گیا تو اس کا حکم	851
بچہ کی جنایات کے مختلف احکام	852
کسی نے بچہ کو درخت پر پھل توڑنے کے لیے چڑھایا اور بچہ گر کر مر گیا تو اس کا حکم	853
بچہ کے ذریعے کسی کو قتل کرا دیا تو اس کا حکم	853
بچہ نے کسی کے کہنے پر قتل کر دیا تو اس کا حکم	853
نابالغ کا نابالغہ سے زنا کا حکم	854
نابالغ نے نابالغہ سے زنا کیا اور بکارت زائل ہوگئی تو اس کا حکم	854
کسی نے اپنے کام کے لیے بچہ کو بھیجا اور کسی وجہ سے بچہ راستہ میں مر گیا تو اس کا حکم	854
بچہ کو ماں، باپ، معلم کے مارنے کا حکم	856
ماں باپ یا استاذ نے معتاد طریقہ پر بچہ کو ادب کیلئے مارا اور بچہ مر گیا تو ان پر ضمان نہیں	856
ماں نے بچہ کو ادب کے لیے مارا اور وہ مر گیا تو ماں ضامن ہوگی	856
کسی نے بچہ کو وزن دار چیز دی اور بچہ اس سے دب کر مر گیا تو عاقلہ پر دیت ہے	856
دیوار وغیرہ گرنے سے حادثات کا بیان	**857**
عیب دار دیوار کسی پر گر پڑی تو ضمان دینا ہوگا	857
تقدیم کی تفسیر	857
گراؤ دیوار کے مالک کو گرنے سے پہلے تنبیہ کے احکام	857
گراؤ دیوار کے ملبہ کو ہٹانا ضروری ہے اگر ملبہ سے ٹکرا کر کوئی مر جائے تو دیت ہے	857
دیوار مطالبہ سے پہلے یا بعد گرنے کا حکم	857
لاوارث کی دیوار گرنے سے کوئی مر جائے تو بیت المال دیت دے گا	858
کرایہ دار کی دیوار گرنے سے نقصان کا ذمہ دار کرایہ دار نہیں	858
گراؤ دیوار کے توڑنے کا مطالبہ کس سے کیا جائے؟	858
بائع کی دیوار گرنے کا حکم	859
ایسا گھر بیچ دیا جس کی دیوار گراؤ تھی اور اس دیوار کے گرانے کا مطالبہ بھی کیا جا چکا تھا اب ضامن کون ہوگا؟	859
مطالبہ ثابت کرنے کی شرط	860
صحیح دیوار گرنے سے کوئی مر جائے تو خون رائیگاں جائیگا	860
تقدیم اور طلب کی شرط	861
گراؤ دیوار کو گرانے کے لیے خاص گلی میں پوری گلی والوں کو مطالبہ کا حق ہے	861
عیب دار دیوار پڑوسی کے گھر میں گری اور نقصان ہوا تو مالک پر ضمان ہے	861
رہن رکھے ہوئے مکان کی دیوار گرنے کے احکام	862
نابالغ کے گھر کی عیب دار دیوار گرانے کا مطالبہ کس سے کیا جائے گا؟	862
مسجد اور وقف شدہ مکان کی گراؤ دیوار کے احکام	863
دیوار پر دیوار گر پڑنے کے احکام	864
گراؤ دیوار کے مالک متعدد ہونے کی صورتیں اور احکام	865
مکاتب کی گراؤ دیوار کے احکام	865

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
دیوار پر رکھی چیز کے گرنے کا حکم	867
لقیط کی گراؤ دیوار کا حکم	869
دیوار گرانے کے لیے مزدور لگائے اور کوئی مزدور مرگیا تو اس کا حکم	869
اگر نیچے کی منزل اور اوپر کی منزل کے مالک مختلف ہوں تو ان کی گراؤ دیوار کے احکام	870
دومنزلہ کمزور مکان کی کی منزل گر جائے تو اس کا حکم	870
راستہ میں نقصان پہنچنے کا بیان	**871**
عام راستہ کی طرف دکان یا بیت الخلاء نکالنا جائز ہے بشرطیکہ عوام کو اعتراض نہ ہو	871
عام راستہ پر خرید و فروخت اور تعمیرات کا حکم	871
خاص راستہ پر تعمیرات کے مسائل	872
کسی نے شارع عام پر کوئی بڑی چیز رکھی اور اس سے کسی کو نقصان پہنچا تو تاوان دینا ہوگا	872
سربند گلی میں تعمیرات کا حکم	873
دورانِ تعمیر اگر کوئی نقصان عمارت سے پہنچا تو اس کی ذمہ داری مزدوروں پر ہوگی	874
راستہ کی طرف چھجہ نکالا اس سے نقصان پہنچا تو ضمان ہوگا	874
راستہ سے لکڑی رکھنے یا پانی چھڑکنے سے نقصان کا تاوان دینا ہوگا	874
دکان کے سامنے پانی بہادیا کہ پھسلن ہوگئی تو نقصان پر تاوان دینا ہوگا	875
ناجائز تعمیر سے نقصان پہنچنے کے احکام	876
راستہ میں آگ یا چنگاری رکھنے سے کسی چیز کے جلنے کے احکام	876
فٹ پاتھ پر حکومت کی اجازت کے بغیر دکان لگانے سے نقصان کا تاوان دینا ہوگا	877
بوجھ اٹھانے والے کے بوجھ سے کوئی مرگیا تو تاوان دینا ہوگا	878
دو مٹکے ٹل پر راستہ میں ٹکرا گئے ایک ٹوٹ گیا تو اس کا حکم	878
مسجد میں پانی کے حوض یا کنواں اور مٹکے وغیرہ سے مرنے والے کا حکم	879
راستہ میں چہ بچہ کنواں وغیرہ کھودنے کے احکام	879
کنوئیں میں گرنے سے متعلق مسائل	880
کنویں کا کچھ حصہ ایک نے کھودا کچھ حصہ دوسرے نے تو اس میں گرنے والے کا ضامن کون ہے؟	881
کسی نے کنوئیں کے قریب راستہ پر پتھر رکھ دیا اس سے ٹکرا کر کوئی کنوئیں میں گر گیا تو کون ضامن ہوگا؟	881
چار مزدور کنواں کھود رہے تھے کہ ایک مزدور دب کر ہلاک ہوگیا تو کون ضامن ہوگا؟	883
کسی کی ذاتی نہر میں کوئی ڈوب جائے تو کوئی ضامن نہیں	883
کنواں یا نہر کھودنے سے پڑوسی کی زمین سیم زدہ ہوگئی تو اس کا حکم	883
اگر پانی دوسرے کے کھیت میں پہنچ کر نقصان پہنچائے تو تاوان دینا ہوگا	883

www.dawateislami.net

جانوروں سے نقصان کا بیان 885

جانور کا مالک کے ملک اور دوسرے کے ملک میں نقصان کا حکم 886
عام راستہ پر جانور کی جنایات کا بیان 886
عام راستہ پر چلنے والے سوار کی سواری سے نقصان میں تاوان ہوگا 887
عام راستہ پر گوبر پیشاب وغیرہ سے جنایات کا بیان 888
کسی نے راستہ میں کوئی چیز رکھی جس سے گاڑی ٹکرا گئی پھر اس سے کوئی مرگیا تو اس کا حکم 888
مسجد کے دروازے پر جانور کھڑا کردیا تو نقصان پر تاوان دینا ہوگا 888
کسی نے پگڈنڈی پر جانور کھڑا کیا اس نے نقصان کیا تو تاوان دینا ہوگا 888
جانور کی لگام کھینچنے یا مارنے کی وجہ سے نقصان کا حکم 889
جانور کے کسی کھیتی کو نقصان پہنچانے کا حکم 892
پالتو بلّی یا کتّا اگر کسی کے مال کا نقصان کردے تو مالک ضامن نہیں 892
پالتو کتے اور دوسرے جانوروں سے نقصان پہنچنے کے احکام 892
رسی تڑا کر بھاگنے والے جانور سے نقصان کے احکام 894
کھیت میں کسی کا جانور نقصان کر رہا تھا اس کے نکالنے کے احکام 895
کسی کی اپنی چراگاہ میں اس کا جانور چر رہا تھا کوئی شخص اس کو ہانک دے اور جانور ہلاک ہو جائے تو ضامن کون ہوگا؟ 895
بغیر اجازت کسی کے گھر میں کوئی چیز رکھی اور گھر والا اس کو پھینک دے اور وہ چیز ضائع ہو جائے تو مالک مکان ضامن ہوگا 896
کسی کے جانور کا ہاتھ پیر کاٹ دے تو ضمان کا حکم 896
اندھا کسی کو کچل دے تو اس کا ضمان کس پر ہے؟ 897
رسہ کشی کرتے ہوئے رسہ ٹوٹ جائے جس کی وجہ سے کوئی شخص ہلاک ہو جائے تو اس کے ضمان کا حکم 897
کسی کے جانور کی آنکھ پھوڑ دینے کی وجہ سے ضمان کے احکام 897
راستہ چلنے والے آپس میں ٹکرا جائیں تو اس کے نقصان پر ضمان کا حکم 898
کسی شخص نے شہد کی مکھیوں کا چھتہ اپنی مِلک میں لگایا ان مکھیوں نے دوسرے لوگوں کا نقصان کیا تو اس کے ضمان کا حکم 898
کوئی شخص کسی پر سانپ پھینک دے یا درندہ کے سامنے کسی کو پھینک دے تو اس کے نقصان کے ضمان کا حکم 899

قسامت کا بیان 899

کسی جگہ مقتول پایا جائے اور قاتل لاپتہ ہو تو اس کے احکام 899
قسامت کے شرائط 899
قسامت کا حکم 900
قسامت کا طریقہ 900
قسامت میں کس سے مدد لی جائے اور کس سے نہیں؟ 901
محلّہ میں مردہ بچہ پایا جانے کا حکم 902

www.dawateislami.net

جس محلّہ میں مقتول پایا جائے اس محلّہ کے لوگ دوسرے محلّہ کے لوگوں پر قتل کا الزام لگائیں تو کیا کیا جائے گا؟	902
کوئی شخص زخمی حالت میں دوسرے محلّہ میں مرگیا تو قسامت کا حکم	902
اگر بازار یا مسجد میں مقتول پایا جائے تو اس کی قسامت کے احکام	903
عام راستہ یا زمین وقف یا مسجد حرام یا میدانِ عرفات میں مقتول کے پائے جانے کا حکم	903
اگر دو محلوں یا دو گاؤں کے درمیان مقتول پایا جائے اس کے احکام	904
کسی کے گھر میں یا چند آدمیوں کے مشترکہ گھر میں مقتول پایا جائے تو اس کے احکام	904
عورت یا پاگل اور بچے وغیرہ کے گھر میں مقتول کے پائے جانے کا حکم	905
اگر یتیموں کے گھر میں مقتول پایا جائے تو اس کا حکم	905
اگر کسی کی مملوکہ نہر میں یا کسی کی کشتی میں مقتول پایا جائے تو اس کا حکم	905
نہر یا دریا میں لاش ملے تو اس کی دیت کے احکام	905
اگر جانور کی پیٹھ یا خالی موٹر کار پر مقتول پایا جائے تو اس کے احکام	906
اُفتادہ زمین میں مقتول پایا جائے تو اس کی قسامت و دیت کا بیان	906
کسی لشکری کے خیمہ میں مقتول کے پائے جانے کا حکم	907
لشکری جہاں ٹھیرے ہیں وہاں مقتول پایا جائے تو قسامت و دیت کون دے گا؟	907
ماں باپ یا شوہر کے گھر میں مقتول پائے جانے کا بیان	908
دو گروہوں میں عصبیت کی بنا پر مار پیٹ ہوئی اور وہاں مقتول پایا گیا تو قسامت کے احکام	908
جیل میں مرنے کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی	908
زخمی نے کسی کے زخم لگانے یا نہ لگانے کا اقرار کیا اور گواہ دونوں کے خلاف کہتے ہیں تو کیا کیا جائے؟	909
دو گاڑیاں یا دو سوار یا جانور ٹکرا جائیں تو اس کے احکام	909
کوئی شخص راستہ میں یا فٹ پاتھ پر سو رہا تھا اس کو کسی نے کچل دیا تو اس کے احکام	909
کسی نے دوسرے کا ہاتھ پکڑا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اور کوئی گر کر مر گیا تو اس کا حکم	910
کسی نے دوسرے کو پکڑا تیسرے نے اس کا مال چھین لیا تو اس کا حکم	910
اگر کسی نے اپنے گھر میں دعوت دی اور مہمانوں کی وجہ سے گھر میں نقصان ہوا تو اس کا حکم	910
اگر کسی نے تلوار یا چاقو مارنے کا ارادہ کیا جس کو مارنا چاہتا تھا اس نے چاقو یا تلوار پکڑ لی اس سے زخمی ہونے کا حکم	911
حسبِ معمول گھر کی آگ سے پڑوسی کا گھر جل جانے کا حکم	911
کسی نے اپنے لڑکے کو اپنی زمین میں آگ جلانے کا حکم دیا اس سے دوسروں کے نقصان کا حکم	912
جانور کسی کا نقصان کر رہا ہو تو کیا کرے	912

www.dawateislami.net

عاقلہ کا بیان	**913**
عاقلہ یعنی قاتل کے وہ رشتہ دار اور یونین کے لوگ جو دیت دینے میں قاتل کی مدد کریں گے	913
مختلف محکموں یا ہم پیشہ جماعتوں میں ایک دوسرے کی مدد کا معاہدہ ہو تو یہ فریق عاقلہ ہوں گے	913
قاتل کے آبائی رشتہ دار عاقلہ ہوتے ہیں	913
اُنّیسواں حصہ (19)	
تذکرہ	**914**
تذکرہ مولانا عبد المصطفےٰ ازہری شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ کراچی	915
تذکرہ قاری رضاء المصطفیٰ خطیب نیومیمن مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی	918
تذکرہ مؤلف کتاب بہارِ شریعت، انیسواں حصّہ کتاب الوصایا	923
مقدمہ	**929**
وصیت کی اہمیت	930
وصیت کا بیان	**933**
وصیت کرنے کا ثبوت قرآن پاک کی آیات سے	933
وصیت کا اثبات احادیث شریفہ سے	934
مسائل فقہیہ	**936**
وصیت کرنے کا مطلب کیا ہے؟	936
وصیت میں چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے	936
وصیت کرنا بعض حالات میں مستحب ہے اور بعض حالات میں واجب	936
وصیت کی اقسام	937
وصیت کبھی صراحۃً ہوتی ہے کبھی دلالۃً	937
وصیت کرنے کا حکم کیا ہے	937
وصیت کس کے لئے جائز ہے؟	938
احناف کے نزدیک وصیت وارث کے لئے جائز نہیں مگر بشرائط	938
موصی کو اپنے قاتل کے لئے اپنے مال کی وصیت جائز نہیں	940
مسلم کی وصیت ذمی کے لئے اور اس کا عکس جائز ہے	941
وصیت سے رجوع کرنے کا بیان	**943**
وصیت سے رجوع کی صورتیں	943
وصیت کے الفاظ کا بیان	**945**
میت کے گھر والوں کو کھانا دینا اور کھلانا جائز ہے	947
کون سی وصیت جائز ہے اور کون سی ناجائز	948
ثلث مال کی وصیت کا بیان	**952**
ثلث مال سے زیادہ کی وصیت کی ورثہ نے اس کی اجازت دے دی یا بعض نے دی اور بعض نے نہ دی	952
کس حالت میں وصیت معتبر ہے	966
کون سی وصیت مقدم ہے کون سی مؤخر	968
اقارب وہمسایہ کے لئے وصیت کا بیان	970
مکان میں رہنے اور خدمت کرنے، درختوں کے پھلوں، باغ کی آمدنی اور زمین کی آمدنی و پیداوار کی وصیت کا بیان	976

www.dawateislami.net

متفرق مسائل	988	آداب الافتاء	1054
وصی اور اس کے اختیارات کا بیان	993	طبقات مسائل	1054
وصیت پر شہادت کا بیان	1014	الجامع الصغیر کی وجہ تصنیف	1056
ذمی کی وصیت کا بیان	1015	طبقات الفقہاء	1057
حصہ نہم (19) ضمیمہ		احکامِ شریعت کا علم حاصل کرنے کے لیے افتاء ضروری امر ہے	1059
ارتسام	1018		
مقدمہ	1021	مسائل عبادات میں فتویٰ قول امام پر ہے	1061
اسلام اور علم کی اہمیت	1027	وہ الفاظ جو فقہا فتویٰ دینے میں استعمال فرماتے ہیں	1062
اسلام نے جو علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے وہ علم دین ہی ہے	1029	مفتی اور قاضی میں فرق نہیں	1064
		ناقابل اعتماد کتابوں سے فتویٰ نہیں لکھنا چاہیے	1064
علم کی فضیلت میں احادیث	1030	مفتی حالات زمانے کو نگاہ میں رکھے	1064
فقہ کیا ہے؟ اور فقہ کی ضرورت	1031	اسلامی احکام شرعیہ کا سرچشمہ اور مآخذ	1066
علم فقہ کی فضیلت	1033	قواعد فقہیہ اور ان کی تفصیل	1067
شرعی اور فقہی اعتبار سے علم کی اقسام	1035	تخفیفات شرعیہ وتیسیر کی مفصل بحث	1077
فقہ اور علمائے فقہ کی فضیلت	1039	اسلام میں عرف وعادات کی بحث	1084
تمام صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کا علم چھ صحابہ میں تھا	1039	**بیسواں حصہ (20)**	
امام اعظم (رحمہ اللہ) کے فضائل شمار سے باہر ہیں	1043	پیش لفظ	1106
امام اعظم (رحمہ اللہ) کی عظمت وفضیلت میں مخالفوں کا اعتراف	1043	آیاتِ قرانی	1107
امام اعظم علیہ الرحمۃ نے کسی صحابی سے روایت کی یا نہیں؟	1051	احادیث شریفہ	1108
		ان حقوق کا بیان جن کا تعلق میّت کے ترکہ سے ہے	1111
امام اعظم اور ان کے تلامذہ میں اختلاف کی وجوہات	1053	میراث سے محروم کرنے کے اسباب	1112

www.dawateislami.net

اصحابِ فرائض کا بیان	**1114**
باپ کا حصّہ	1115
جدّ صحیح کا حصّہ	1116
ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کا حصّہ	1118
شوہر کا حصّہ	1119
بیویوں کا حصّہ	1120
حقیقی بیٹیوں کا حصّہ	1120
پوتیوں کا حصّہ	1121
حقیقی بہنوں کا حصّہ	1123
باپ شریک بہنوں کا حصّہ	1124
ماں کا حصّہ	1127
دادی کا حصّہ	1128
عصبات کا بیان	**1130**
حَجب کا بیان	**1133**
حصوں کے مخارج کا بیان	**1135**
عول کا بیان	**1138**
اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان	**1140**
نسبتوں کی پہچان	1140
ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا اُصول	1146
وارثوں اور دوسرے حقداروں میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ	1147
قرض خواہوں میں مال کی تقسیم	1150
تخارج کا بیان	**1151**
ردکا بیان	**1152**
مناسخہ کا بیان	**1157**
ذوی الارحام کا بیان	**1160**
ذوی الارحام کی دوسری قسم	1163
ذوی الارحام کی تیسری قسم	1166
ذوی الارحام کی چوتھی قسم	1168
مخنثین کی میراث کا بیان	**1174**
حمل کی وراثت کا بیان	**1175**
حمل کا حصہ نکالنے کا قاعدہ	1176
گم شدہ شخص کی وراثت کا بیان	**1181**
مرتد کی وراثت کا بیان	**1182**
قیدی کی وراثت کا بیان	**1183**
حادثات میں ہلاک ہونے والوں کا بیان	**1183**

اھل بیت سے حُسنِ سلوک

اَمیرالمؤمنین حضرت علی المرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین، رحمۃ للعالَمِین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روزِ قیامت اس کا صِلہ اسے عطا فرماؤں گا۔'' ("تاریخ دمشق"، لابن عساکر، الرقم:٥٢٥٤، عمر بن علی بن أبی طالب، ج٤٥، ص٣٠٣)

www.dawateislami.net

پیش لفظ

یہ کتاب المیر اث کا وہ حصہ ہے جس کے لیے فقیہ العصر علامۃ الدہر حضرت صدر الشریعہ مفتی ابوالعلا محمد امجد علی صاحب رضوی اعظمی حنفی قادری قدس سرہ العزیز نے بہارِ شریعت کے سترھویں حصہ میں وصیت فرمائی ہے کہ ''بہارِ شریعت کا آخری حصہ تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ تین حصوں پر مشتمل ہوگا۔ اگر توفیقِ الٰہی سعادت کرتی اور یہ بقیہ مضامین بھی تحریر میں آجاتے تو فقہ کے جمیع ابواب پر مشتمل یہ کتاب ہوتی اور کتاب مکمل ہوجاتی اور اگر میری اولاد یا تلامذہ یا علماء اہل سنّت میں سے کوئی صاحب اس کا قلیل حصہ جو باقی رہ گیا ہے اس کی تکمیل فرمادیں تو میری عین خوشی ہوگی۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہ حضرت مُصنف علیہ الرحمۃ کی وصیت کے مطابق میں نے یہ سعادت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور اس میں یہ اہتمام بالالتزام کیا ہے کہ مسائل کے مآ خذ کتب کے صفحات کے نمبر اور جلد نمبر بھی لکھ دیئے ہیں، تاکہ اہلِ علم کو مآ خذ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ اکثر کتبِ فقہ کے حوالہ جات نقل کر دیئے گئے ہیں۔ جن پر آج کل فتویٰ کا مدار ہے۔ حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کے طرزِ تحریر کو حتی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فقہی موشگافیوں اور فقہاء کے قیل وقال کو چھوڑ کر صرف مُفْتٰی بِہٖ اقوال کو سادہ اور عام فہم زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ کم تعلیم یافتہ سُنّی بھائیوں کو بھی اس کے پڑھنے اور سمجھنے میں دشواری پیش نہ آئے۔ تصحیح کتابت میں حتی المقدور دیدہ ریزی سے کام لیا گیا ہے۔ پھر بھی اگر کہیں اغلاط رہ گئی ہوں تو اس کے لیے قارئین کرام سے معذرت خواہ ہوں۔ آخر میں محبت مکرم حضرت علامہ عبدالمصطفٰے الازہری مدظلہ العالی شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ وممبر قومی اسمبلی و عزیز مکرم مولانا حافظ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی سَلَّمَہٗ خطیب نیومیمن مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی کا شکر گزار ہوں کہ ان حضرات نے اپنے والد ماجد حضرت مصنّف علیہ الرحمۃ کی وصیت کی تکمیل کے لیے میرا انتخاب فرمایا۔ میں اپنی اس حقیر خدمت کو حضرت صدر الشریعہ بدرالطریقہ استاذنا العلام ابوالعلیٰ محمد امجد علی صاحب رضوی قدس سِرّہٗ العزیز مصنف ''بہارِ شریعت'' کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوں۔ اور اس کا ثواب واجر اُن کی روحِ پُرفتوح کو ایصال کرتا ہوں اور بارگاہِ ایزدمتعال میں دست بہ دعا ہوں کہ اس کتاب کو مقبول فرمائے۔ آمین !

محمد وقار الدین
قادری رضوی بریلوی غفرلہ
مفتی ونائب شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ، کراچی ۵
جنوری ۱۹۸۵ء

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

آیات قرآنی ـــ بسلسلہ ـــ وراثت

﴿ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَۚ وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُؕ وَ لِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًاؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱ وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍؕ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍؕ وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍۙ غَيْرَ مُضَآرٍّۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۱۲ ﴾(1)

﴿ يَسْتَفْتُوْنَكَؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَۚ وَ هُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَؕ وَ اِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْاؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۷۶ ﴾(2)

ترجمہ: اللہ (عزوجل) تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔ اور پھر اگر نری لڑکیاں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ میں ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دَین کے، تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا۔ یہ حصہ باندھا ہوا ہے۔ اللہ (عزوجل) کی طرف سے بے شک اللہ (عزوجل) علم والا حکمت والا ہے۔

ترجمہ: اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان

1 ......پ ٤، النساء: ١١، ١٢.

2 ......پ ٦، النساء: ١٧٦.

www.dawateislami.net

کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیّت وہ کرگئیں اور دَین نکال کر، اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دَین نکال کر، اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا۔ پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں۔ میت کی وصیت اور دَین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا، یہ اللّٰہ (عزوجل) کا ارشاد ہے۔ اور اللّٰہ (عزوجل) علم والا حلم والا ہے۔

ترجمہ: اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللّٰہ (عزوجل) تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہے تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا۔ اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہو مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ اللّٰہ (عزوجل) تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللّٰہ (عزوجل) ہر چیز جانتا ہے۔

احادیث

حدیث ۱ بخاری ومسلم ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما سے راوی ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: ''فرض حصوں کو فرض حصے والوں کو دے دو اور جو بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کو دے دو۔'' (1)

حدیث ۲ بخاری ومسلم حضرت اسامہ ابن زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما سے راوی کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: ''مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔'' (2)

حدیث ۳ ترمذی وابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''قاتل وارث نہیں ہوتا ہے۔'' (3)

حدیث ۴ ابوداؤد حضرت بریدہ (4) رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے دادی کے لئے چھٹا حصہ مقرر فرمایا جب ماں نہ ہو۔ (5)

---

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب الفرائض، باب ميراث الولد... إلخ، الحديث: ٦٧٣٢، ج٤، ص٣١٦.

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب الفرائض، باب لايرث المسلم الكافر... إلخ، الحديث: ٦٧٦٤، ج٤، ص٣٢٥.

3 ......"جامع الترمذي"، كتاب الفرائض، باب ما جاء في إبطال ميراث القاتل، الحديث: ٢١١٦، ج٤، ص٣٦.

4 ......بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر ''ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ'' لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ ''سنن ابوداود'' میں ''حضرت بریدہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ'' مذکور ہے، اسی وجہ سے ہم نے متن میں تصحیح کردی ہے۔... **علمیه**

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب الفرائض، باب في الجدة، الحديث: ٢٨٩٥، ج٣، ص١٦٨.

www.dawateislami.net

حَدِیث ۵ ترمذی وابن ماجہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فیصلہ فرمایا کہ وصیت سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا اور حقیقی بہن بھائی وارث ہوں گے نہ علاتی[1] بہن بھائی۔[2]

حَدِیث ۶ احمد، ترمذی، ابوداؤد وابن ماجہ حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد ابن ربیع کی بیوی سعد سے اپنی دو بیٹیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں لائی اور عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) یہ دونوں سعد کی بیٹیاں ہیں۔ ان کا باپ آپ کے ساتھ اُحد میں شہید ہوگیا اوران کے چچا نے کُل مال لے لیا ہے ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا اور جب تک ان کے پاس مال نہ ہو ان کی شادی نہیں کی جاسکتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''اس بارے میں اللہ تعالٰی فیصلہ فرمادے گا۔'' تو آیت میراث نازل ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان لڑکیوں کے چچا کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو دوثلث (دوتہائی) دےدو اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ دےدو اور جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔[3]

حَدِیث ۷ بخاری ہزیل ابن شرحبیل سے راوی کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سوال کیا گیا کہ میت کی ایک بیٹی اور ایک پوتی اور ایک بہن کو ترکہ کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فیصلہ کیا تھا۔ بیٹی کا نصف ہے، پوتی کا چھٹا حصہ (تكملة للثلثين) اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے۔[4]

حَدِیث ۸ امام مالک واحمد وترمذی، ابوداؤد ودارمی وابن ماجہ حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا۔[5]

حَدِیث ۹ ابن ماجہ ودارمی حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''جب بچہ زندہ پیدا ہو تو اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی اور اس کو وارث بھی بنایا جائے گا۔''[6]

حَدِیث ۱۰ امام مالک واحمد وترمذی وابوداؤد ودارمی وابن ماجہ حضرت قَبِیْصَہ بن ذُوَیْب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ ایک دادی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اپنی میراث کے بارے میں سوال کیا تھا تو آپ نے صحابہ کرام سے

---

1 ......یعنی باپ شریک۔

2 ......"جامع الترمذي"، كتاب الفرائض، باب ما جاء في ميراث الإخوة...إلخ، الحديث: ۲۱۰۱، ج۴، ص۲۹.

3 ......"جامع الترمذي"، كتاب الفرائض، باب ما جاء في ميراث البنات، الحديث: ۲۰۹۹، ج۴، ص۲۸.

4 ......"صحيح البخاري"، كتاب الفرائض، باب ميراث ابنة...إلخ، الحديث: ۶۷۳۶، ج۴، ص۳۱۷.

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب الفرائض، باب في الجدة، الحديث: ۲۸۹۴، ج۳، ص۱۶۸.

6 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الجنائز، باب ماجاء في الصلاة على الطفل، الحديث: ۱۵۰۸، ج۲، ص۲۲۲.

www.dawateislami.net

معلومات کی تو حضرت مُغیرَہ ابن شُعْبَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے میری موجودگی میں دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہی فیصلہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس بھی ایک دوسری دادی نے اپنی میراث کا سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا وہی چھٹا حصہ دادیوں کا ہے اگر دو ہوں گی تو دونوں اس میں شریک ہو جائیں گی اور ایک ہوگی تو اسے مل جائے گا۔ (1)

حدیث ۱۱ دارمی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''فرائض کو سیکھو اس لئے کہ وہ تمہارے دین میں سے ہے۔'' (2)

حدیث ۱۲ دارمی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: ''جب کسی عورت کے مرنے کے وقت اس کا شوہر اور ماں باپ ہوں تو شوہر کو نصف ملے گا اور ماں کو باقی کا تہائی۔'' (3)

حدیث ۱۳ دارمی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ ''شوہر کے مرنے کے وقت جب اس کی بیوی اور ماں باپ ہوں تو بیوی کو چوتھائی اور ماں کو باقی کا تہائی ملے گا۔'' (4)

حدیث ۱۴ دارمی اسود ابن یزید سے راوی ہیں کہ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک بیٹی اور ایک بہن وارث ہونے کی صورت میں یہ فیصلہ کیا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا۔ (5)

حدیث ۱۵ دارمی میں حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، خنثی (6) کے بارے میں کہ جب اس میں مرد اور عورت دونوں کے اعضاء ہوں تو جس عضو سے پیشاب کرے گا اس کے اعتبار سے ترکہ دیا جائے گا۔ (7)

حدیث ۱۶ دارمی میں روایت ہے کہ حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جب چند لوگ دیوار گرنے یا ڈوب جانے کی وجہ سے ایک ساتھ مر جائیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے زندہ لوگ ان کے وارث ہوں گے۔ (8)

---

1 ......''سنن أبي داود''، کتاب الفرائض، باب في الجدة، الحدیث: ۲۸۹٤، ج۳، ص۱٦۸.

2 ......''سنن الدارمي''، کتاب الفرائض، باب في تعلیم الفرائض، الحدیث: ۲۸۵۱، ج۲، ص٤٤۱.

3 ......''سنن الدارمي''، کتاب الفرائض، باب في زوج وابوین... إلخ، الحدیث: ۲۸٦۵، ج۲، ص٤٤۳.

4 ......المرجع السابق، الحدیث: ۲۸٦۷.

5 ......''سنن الدارمي''، کتاب الفرائض، باب في بنت واخت، الحدیث: ۲۸۷۹، ج۲، ص٤٤۵.

6 ......ہیجڑا، مخنث۔

7 ......''سنن الدارمي''، کتاب الفرائض، باب في میراث الخنثی، الحدیث: ۲۹۷۰، ج۲، ص٤٦۱.

8 ......المرجع السابق، باب میراث الغرقی، الحدیث: ۳۰٤٤، ج۲، ص٤۷۳.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۷ دارمی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''ماموں اس میت کا وارث ہے جس کا اور کوئی وارث نہ ہو۔''[1]

ان حقوق کا بیان جن کا تعلق میّت کے ترکہ سے ھے

مسئلہ ۱ جب کوئی مسلمان اس دار فانی سے[2] کوچ کر جائے[3] تو شرعاً[4] اس کے ترکہ سے کچھ احکام متعلق ہوتے ہیں۔ یہ احکام چار ہیں:

① اس کے چھوڑے ہوئے مال سے اس کی تجہیز و تکفین[5] مناسب انداز میں کی جائے۔ (محیط بحوالہ عالمگیری ص ۴۴۷)[6] اس کا تفصیلی بیان اس کتاب کے حصہ چہارم میں موجود ہے۔

② پھر جو مال بچا ہو اس سے میّت کے قرضے چکائے جائیں۔ قرض کی ادائیگی وصیت پر مقدم ہے[7] کیونکہ قرض فرض ہے جب کہ وصیت کرنا ایک نفلی کام ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا آپ نے قرض وصیت سے پہلے ادا کرایا۔[8] (ابن ماجہ، دارقطنی وبیہقی)

مسئلہ ۲ قرض سے مراد وہ قرض ہے جو بندوں کا ہو، اس کی ادائیگی وصیت پر مقدم ہے۔

مسئلہ ۳ اگر میت نے کچھ نمازوں کے فدیہ کی وصیت کی یا روزوں کے فدیہ کی یا کفارہ کی یا حج بدل کی تو تمام چیزیں ادائیگی قرض کے بعد ایک تہائی مال سے ادا کی جائیں گی اور اگر بالغ ورثاء اجازت دیں تو تہائی سے زیادہ مال سے بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔[9]

وصیّت: ادائیگی قرض کے بعد وصیت کا نمبر آتا ہے۔ قرض کے بعد جو مال بچا ہو اس کے تہائی سے وصیتیں پوری کی جائیں گی۔ ہاں اگر سب ورثہ بالغ ہوں اور سب کے سب تہائی مال سے زائد سے وصیت پوری کرنے کی اجازت دے دیں تو

---

1 ...... ''سنن الدارمي''، كتاب الفرائض، باب ميراث ذوى الأرحام...إلخ، الحديث:٣٠٥٢، ج٢، ص٤٧٤.

2 ...... یعنی دنیا سے۔ 3 ...... یعنی مرجائے۔ 4 ...... اسلامی قانون کے مطابق۔ 5 ...... کفن دفن کا بندوبست۔

6 ...... ''الفتاوى الهندية''، كتاب الفرائض، الباب الاول فى تعريفها...إلخ، ج٦، ص٤٤٧.

7 ...... یعنی وصیت پر عمل کرنے سے پہلے قرض ادا کرنا ہوگا۔

8 ...... ''سنن ابن ماجه''، كتاب الوصايا، باب الدَين قبل الوصية، الحديث:٢٧١٥، ج٣، ص٣١١.

و''الشريفية'' شرح ''السراجية''، ص٥.

9 ...... ''الشريفية'' شرح ''السراجية''، ص٥، ٦.

و''الفتاوى الهندية''، كتاب الفرائض، الباب الاول فى تعريفها...إلخ، ج٦، ص٤٤٧.

www.dawateislami.net

جائز ہے۔[1] (خانیہ بحوالہ عالمگیری ج٦ص٤٤٧)

میراث: وصیت کے بعد جو مال بچا ہو اس کی تقسیم درج ذیل ترتیب کے ساتھ عمل میں آئے گی۔

① ان وارثوں میں تقسیم ہوگا جو قرآن، حدیث یا اجماع امت کی رو سے اصحاب فرائض (مقررہ حصوں والے) ہیں اگر اصحاب فرائض بالکل نہ ہوں یا ان کے بعد بھی کچھ مال بچا ہو تو درج ذیل وارثوں میں علی الترتیب تقسیم ہوگا۔ ② عصبات نسبیہ۔ ③ عصبات سببیہ۔ (یعنی آزاد کردہ غلام کا آقا) ④ عصبہ سببی کا نسبی عصبہ پھر سببی عصبہ۔ ⑤ ذوی الفروض النسبیہ کو ان کے حقوق کی مقدار میں دوبارہ دیا جائے گا۔ ⑥ ذوی الارحام۔ ⑦ مولی الموالاۃ۔ ⑧ پھر وہ شخص جس کے نسب کا مرنے والے نے کسی دوسرے پر اس طرح اقرار کیا ہو کہ اس کا نسب اس کے اقرار کی وجہ سے ثابت نہ ہوسکا یعنی جس پر نسب کا اقرار کیا ہو اس نے تصدیق نہ کی ہو بشرطیکہ اقرار کنندہ[2] اپنے اقرار پر مرا ہو مثلاً مرنے والے نے ایک شخص کے بارے میں یہ اقرار کیا کہ یہ میرا بھائی ہے اب اس اقرار کا مفہوم یہ ہوا کہ اس شخص کا نسب میرے باپ سے ثابت ہے اور باپ اس کو اپنا بیٹا تسلیم نہیں کرتا ہے۔ ⑨ پھر جو بچا ہو وہ اس شخص کو دیا جائے جس کے لئے میّت نے کُل مال کی وصیت کی تھی۔ ⑩ اور پھر بھی بچے تو بیت المال میں جمع ہوگا۔[3] (عالمگیری ج٦ص٤٤٧) اس زمانے میں بیت المال کا نظام نہیں ہے، اس لئے صدقہ کردیا جائے۔

واضح رہے کہ یہ دس قسم کے وارث ہیں ان کی تفصیلات آئیں گی۔

میراث سے محروم کرنے والے اسباب

بعض اسباب ایسے ہیں جو وارث کو میراث سے شرعاً محروم کردیتے ہیں اور وہ چار ہیں:

① غلام ہونا۔ یعنی اگر وارث غلام ہے خواہ کلیۃً غلام ہو یا مدبر ہو یا ام ولد ہو یا مکاتب ہو تو وہ وارث نہ ہوگا۔[4] (شریفیہ ص١٠ و عالمگیری ج٦ص٤٥٢ و تبیین الحقائق ص٢٣١)

② مورث کا[5] قاتل ہونا۔ اس سے مراد ایسا قتل ہے جس کی وجہ سے قاتل پر قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہو۔[6]

ان امور کی تفصیلات اس کتاب کے اٹھارہویں حصے میں مذکور ہیں۔

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الفرائض، الباب الاول فی تعريفها...إلخ، ج٦، ص٤٤٧.

2 ......اقرار کرنے والا۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الفرائض، الباب الاول فی تعريفها...إلخ، ج٦، ص٤٤٧.

4 ......المرجع السابق، الباب الخامس فی الموانع، ج٦، ص٤٥٤.

5 ......یعنی میت کا۔

6 ......"الشريفية" شرح "السراجية"، فصل موانع الإرث، ص١١.

www.dawateislami.net

③ دین کا اختلاف۔ یعنی مسلمان کافر اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔ عام صحابہ رضی اللہ عنہم اور علی و زید رضی اللہ عنہما کا یہی فیصلہ ہے[1] نیز یہ حدیث بھی ہے لَا یَتَوَارَث اَھْلُ مِلَّتَیْنِ شَتّٰی یعنی دو مختلف ملتوں کے افراد ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔[2] (سنن دارمی، ابوداؤد وغیرہ)

مسئلہ ۱ اگر کوئی مسلمان مرتد ہوگیا معاذ اللہ تو مرتد ہونے کی وجہ سے اس کے اموال اس کی ملکیت سے خارج ہو جاتے ہیں پھر اگر وہ دوبارہ اسلام لے آئے اور کفر سے توبہ کرلے تو مالک ہو جائے گا اور اگر کفر ہی پر مرگیا[3] تو زمانہ اسلام کے جو اموال ہیں ان سے زمانہ اسلام کے قرضے ادا کئے جائیں گے اور باقی اموال مسلمان ورثاء لے لیں گے اور ارتداد کے[4] زمانے میں جو کمایا ہے اس سے ارتداد کے زمانے کے قرضے ادا کئے جائیں گے اور اگر کچھ بچ جائے گا تو وہ غرباء پر صدقہ کردیا جائے گا۔[5] (ہدایہ ج۲ ص ۶۰۱، عالمگیری ج ۶ ص ۴۵۵)

مسئلہ ۲ گمراہ اور بدعتی لوگ جن کی تکفیر نہ کی گئی ہو وہ وارث بھی بنیں گے اور مورث بھی۔

مسئلہ ۳ قادیانی بھی مرتد ہیں، ان کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۴ مرتد عورت جب اپنے ارتداد پر مرجائے تو اس کے زمانہ اسلام اور زمانہ ارتداد کے تمام اموال اس کے وارثوں پر تقسیم کردیئے جائیں گے۔[6] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۵۵)

مسئلہ ۵ وہ لوگ جو انبیاء علیہم السلام کی صریح توہین کے مرتکب ہوں یا شیخین رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیں، وہ بھی وارث نہ ہوں گے۔

④ ملکوں کا اختلاف۔ یعنی یہ کہ وارث اور مورث (یعنی مرنے والا شخص کہ جس کی میراث تقسیم ہوگی) دو مختلف ملکوں کے باشندے ہوں تو اب یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۱ ملکوں کے اختلاف سے شرعاً مراد یہ ہے کہ دونوں ملکوں کی اپنی الگ افواج ہوں اور وہ ایک دوسرے کا خون حلال سمجھتے ہوں۔[7] (شریفیہ ص ۲۰ و عالمگیری ج ۶ ص ۴۵۴)

---

1 ……"الشريفية"شرح"السراجية"، فصل موانع الارث، ص ١٤.

2 ……"سنن أبي داود"،كتاب الفرائض، باب هل يرث المسلم الكافر؟،الحديث: ٢٩١١،ج٣،ص ١٧٤.

3 ……یعنی مرتد ہی مرگیا۔ 4 ……مرتد ہونے کے۔

5 ……"الهداية"،كتاب السير، باب احكام المرتدين، ج ١، ص ٤٠٧.

و"الفتاوى الهندية"،كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، ج ٢، ص ٢٥٤.

6 ……"الفتاوى الهندية"،كتاب الفرائض، الباب السادس فى ميراث اهل الكفر، ج٦، ص ٤٥٥.

7 ……"الشريفية"شرح"السراجية"، فصل موانع الارث، ص ١٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ ملکوں کا اختلاف غیر مسلموں کے حق میں ہے یعنی یہ کہ اگر ایک عیسائی مسلمانوں کے ملک میں ہے اور اس کا رشتہ دار دوسرے ملک میں ہے جو دارالحرب ہے تو اب یہ ایک دوسرے کے وارث نہ[1] ہوں گے۔[2] (عالمگیری ج۶ ص۴۵۴)

مسئلہ ۳ اگر مسلمان تجارت کی غرض سے یا کسی اور غرض سے دارالحرب میں چلا گیا اور وہیں مر گیا یا مسلمان کو حربیوں نے قیدی بنا کر رکھ لیا اور وہ دارالحرب میں مر گیا تو اس کے رشتہ دار جو دارالاسلام میں ہیں اس کے وارث ہوں گے۔[3] (شریفیہ ص ۲۱ و عالمگیری ج۶ ص۴۵۴)

مسئلہ ۴ پاکستان کے مسلمان اور وہ مسلمان جو ہندوستان، امریکہ، یورپ یا کہیں اور رہتے ہوں، ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ (م)

مسئلہ ۵ اگر وارث اور مورث مسلمانوں کے دو گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں جو آپس میں نبرد آزما ہیں[4] اور دونوں کی الگ فوجیں ہیں تب بھی وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔[5] (شریفیہ ص ۲۱)

مسئلہ ۶ مستأمن اگر ہمارے ملک میں مر جائے اور اس کا مال ہو تو ہم پر لازم ہے کہ اس کا مال اس کے وارثوں کو بھیجیں اور اگر ذمی مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کا مال بیت المال میں جائے گا۔[6] (عالمگیری ج۶ ص۴۵۴)

مسئلہ ۷ کفار کے مختلف گروہ مثلاً نصرانی، یہودی، مجوسی، بت پرست سب ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔[7] (عالمگیری، ج۶ ص۴۵۴)

اصحاب فرائض کا بیان

یہ حصے جن کا ذکر ہوا شرعی طور پر بارہ قسم کے افراد کے لئے مقرر ہیں ان کو اصحاب فرائض کہتے ہیں ان میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔

مرد یہ ہیں: ① باپ ② جدِ صحیح یعنی دادا، پردادا۔ (اوپر تک) ③ ماں جایا بھائی۔ ④ شوہر۔

عورتیں یہ ہیں: ① بیوی۔ ② بیٹی۔ ③ پوتی۔ (نیچے تک) ④ حقیقی بہن۔ ⑤ باپ شریک بہن۔ ⑥ ماں شریک بہن۔ ⑦ ماں۔ ⑧ اور جدّۂ صحیحہ۔

---

1 ...... بہارِ شریعت میں اس مقام پر '' وارث ہوں گے'' لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اصل کتاب میں عبارت اس طرح ہے ''وارث نہ ہوں گے''، اسی وجہ سے ہم نے متن میں تصحیح کر دی ہے۔...**علمیه**

2 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الفرائض، الباب الخامس في الموانع، ج٦، ص٤٥٤.

3 ......المرجع السابق.

4 ...... جنگ لڑ رہے ہیں۔

5 ......''الشريفية'' شرح ''السراجية''، فصل موانع الارث، ص١٦.

6 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الفرائض، الباب الخامس في الموانع، ج ٦، ص٤٥٤.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱ جدِ صحیح اس دادا کو کہتے ہیں کہ جس کی میت کی طرف نسبت میں مونث کا واسطہ بیچ میں نہ آئے۔ جیسے باپ کا باپ اور دادا کا باپ۔[1] (عالمگیری ج۶ ص ۴۴۸)

مسئلہ ۲ جدِ فاسد اس کو کہتے ہیں جس کی میت کی طرف نسبت میں مونث کا واسطہ آئے جیسے ماں کا باپ جس کو ہم نانا کہتے ہیں یا ماں کے باپ کا باپ یا دادی کا باپ۔[2]

مسئلہ ۳ جدۂ صحیحہ وہ دادی ہے جس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں جدِ فاسد کا واسطہ نہ آئے لہٰذا باپ کی ماں اور ماں کی ماں دونوں جدۂ صحیحہ ہیں۔

مسئلہ ۴ جدۂ فاسدہ وہ دادی یا نانی ہے جس کی میت کی طرف نسبت میں جدِ فاسد آجائے۔ جیسے نانا کی ماں اور دادی کے باپ کی ماں۔[3] (شریفیہ ص ۲۳)

مسئلہ ۵ جدِ صحیح اور جدۂ صحیحہ اصحاب فرائض میں سے ہیں جب کہ جدِ فاسد اور جدۂ فاسدہ اصحاب فرائض میں سے نہیں ہیں بلکہ ذوی الارحام میں سے ہیں[4] ان کا مفصل بیان ذوی الارحام کی بحث میں آئے گا۔ (شریفیہ ص ۲۳)

باپ کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ باپ کی تین مختلف حالتیں ہیں اور ہر حالت میں اس کا الگ حصہ ہے۔

مسئلہ ۲ جب باپ کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا یا پوتا (نیچے تک) ہو تو باپ کو کُل مال میں سے صرف چھٹا حصہ ملے گا یعنی $\frac{1}{6}$۔[5] (عالمگیری ج۶ ص ۴۴۸)

مثلاً۔۱۔ مسئلہ ۶

باپ	بیٹا
۱	۵

یا۔۲۔ مسئلہ ۶

باپ	پوتا
۱	۵

مسئلہ ۳ اگر باپ کے ساتھ میت کی بیٹی یا پوتی (نیچے تک) ہے تو باپ کو چھٹا حصہ بطور صاحب فرض کے ملے گا اور اگر تقسیم کے بعد بچ جائے گا تو وہ باپ کو بطور عصبہ کے ملے گا۔[6] (عالمگیری ج۶ ص ۴۴۸، خزانۃ المفتین)

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض، ج٦، ص٤٤٨۔٤٥٠.

2 ......المرجع السابق، ص٤٤٨.

3 ......"الشريفية" شرح "السراجية"، باب معرفة الفروض و مستحقيها، ص١٨.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض، ج٦، ص٤٤٨.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مثلاً۔ا۔

مسئلہ ٦

باپ	بیٹی
١+٢=٣	٣

یا۔٢۔

مسئلہ ٦

باپ	پوتی
١+٢=٣	٣

مسئلہ ۴ جب باپ کے ساتھ میت کا بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی (نیچے تک) نہ ہو تو باپ کو صرف بطور عصوبت اصحاب فرائض سے بچ جانے کے بعد ہی ملے گا اور اس صورت میں کوئی معین حصہ نہیں بلکہ جو کچھ بچا ہوگا وہ سب باپ کو ملے گا۔[1] (سراجی ص ۷)

مثلاً=

مسئلہ ٣

ماں	باپ
١	٢

جد صحیح کے حصوں کا بیان

مسئلہ ١ جب باپ نہ ہو تو دادا (جد صحیح) سوائے چند صورتوں کے باپ ہی کی طرح ہے۔[2] (سراجی ص ۷، شریفیہ ص ۲۴)

مثال۔ا۔

مسئلہ ٦

دادا	بیٹا
١	۵

مثال۔٢۔

مسئلہ ٦

دادا	پوتا
١	۵

مثال۔٣۔

مسئلہ ٦

دادا	بیٹی
١+٢=٣	٣

مثال۔۴۔

مسئلہ ٦

دادا	پوتی
١+٢=٣	٣

مثال۔۵۔

مسئلہ ٣

ماں	دادا
١	٢

---

1 ......"السراجی"، باب معرفة الفروض و مستحقیها، ص٦.

2 ......"السراجی"، باب معرفة الفروض و مستحقیها، ص٧.
و"الشریفیة شرح السراجیة"،باب معرفة الفروض و مستحقیها،ص١٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ باپ کی ماں، باپ کے ہوتے ہوئے میراث سے محروم ہوگی مگر دادا کے ہوتے ہوئے محروم نہ ہوگی۔[1] (شریفیہ ص ۲۴)

مثال۔ا۔ مسئلہ ا

دادی	باپ
محروم	ا

مثال۔۲۔ مسئلہ ٦

دادا	دادی
۵	ا

مسئلہ ۳ اگر شوہر یا بیوی کا انتقال ہوجائے اور دونوں میں سے کوئی ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ میت کے ماں باپ بھی ہوں تو اس صورت میں باپ تو ماں کے حصہ کو گھٹا دے گا کہ شوہر یا بیوی کے حصہ کے بعد جو بچے گا وہ اس کا تہائی[2] پائے گی اور اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھٹا سکتا بلکہ ماں، دادا کے ہوتے ہوئے پورے مال کا تہائی پائے گی۔ اس کو مثال سے یوں سمجھنا چاہیے۔

مثال۔ا۔ مسئلہ ٦

باپ	ماں	شوہر
۲	ا	۳

اس کی توضیح یہ ہے کہ شوہر کو نصف ملا، اور ماں کو شوہر کا حصہ نکالنے کے بعد جو بچا تھا اس میں سے تہائی ملا حالانکہ ماں کا حصہ کل مال کا تہائی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم ماں کو کل مال کا تہائی دیتے تو اس کا حصہ باپ کے برابر ہوجاتا جو درست نہیں، اس لئے باپ نے ماں کے حصہ کو گھٹا دیا جب کہ دادا ایک واسطہ ہوجانے کی وجہ سے ایسا نہیں کرسکتا۔ مثال ملاحظہ ہو۔ (مصنف)

مثال۔۲۔ مسئلہ ۱۲

ماں	بیوی	دادا
۴	۳	۵

اس صورت میں ماں کو پورے مال کا تہائی ملے گا۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے۔

مسئلہ ۴ حقیقی بھائی بہن ہوں یا علّاتی[3] ہوں یا اخیافی[4] سب کے سب باپ کے ہوتے ہوئے بالاتفاق محروم ہوجاتے ہیں۔ جب کہ دادا کے ہوتے ہوئے بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک محروم ہوتے ہیں فتویٰ اسی

1 ......"الشريفية"شرح"السراجية"، باب معرفة الفروض ومستحقيها، ص۱۹.

2 ......تیسرا حصہ۔ 3 ......یعنی باپ شریک۔ 4 ......یعنی ماں شریک۔

www.dawateislami.net

پر ہے۔ [1] (عالمگیری ج ٦ ص ٤٤٨ ، کافی ۔ سراجی ص ١١) مثالیں ملاحظہ ہوں۔

مثال ۔١۔ مسئلہ١

باپ	حقیقی بہن	حقیقی بھائی
١	محروم	محروم

مثال ۔٢۔ مسئلہ١

دادا	بھائی	بہن
١	م	م

مسئلہ ٥ باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم رہے گا کیونکہ رشتہ داری میں اصل باپ ہی ہے۔ [2]

مثال ۔ مسئلہ١

باپ	دادا
١	م

ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ١ اگر ماں شریک بھائی یا بہن صرف ایک ہے تو اسے چھٹا حصہ ملے گا $\frac{1}{6}$ ۔ [3] (عالمگیری ج ٦ ص ٤٤٨)

مثال ۔ مسئلہ٦

شوہر	ماں شریک بھائی	چچا
٣	١	٢

مسئلہ ٢ اگر ماں شریک بھائی یا بہن دو یا دو سے زائد ہوں تو وہ سب ایک تہائی $\frac{1}{3}$ میں شریک ہو جائیں گے اور ان بھائی بہنوں کو برابر حصہ ملے گا۔ [4] (سراجی ص ٧)

مثال ۔ مسئلہ١٢

بیوی	ماں شریک بھائی	ماں شریک بہن	چچا
٣	٢	٢	٥

1 ......"السراجی"،باب معرفة الفروض ومستحقیها، فصل فی النساء ، ص ١١ .

2 ......"السراجی"، باب معرفة الفروض و مستحقیها، ص٧.

3 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض، ج٦، ص٤٤٨ .

4 ......"السراجی"، باب معرفة الفروض و مستحقیها،ص٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ ماں شریک بھائی یا بہن میت کے بیٹا بیٹی، پوتا، پوتی (نیچے تک) باپ یا دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائیں گے۔[1] (عالمگیری ج۶ ص۴۵۰)

مثال۔۱۔ مسئلہ۱

باپ	ماں شریک بھائی
۱	م

مثال۔۲۔ مسئلہ۱

دادا	ماں شریک بھائی
۱	م

نوٹ: ماں شریک بہنیں بھی عام حالتوں میں ماں شریک بھائیوں کی طرح ہیں۔

شوہر کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ شوہر کو کل مال کا آدھا $\frac{1}{2}$ اس صورت میں ملے گا جبکہ اس کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے تک) نہ ہو۔[2] (عالمگیری ج۶ ص۴۵۰، درمختار ج۵ ص۶۷۶)

مثال۔ مسئلہ۲

شوہر	باپ
۱	۱

مسئلہ ۲ اگر شوہر کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی (نیچے تک) ہو تو اس صورت میں شوہر کو چوتھائی حصہ $\frac{1}{4}$ ملے گا۔[3] (عالمگیری ج۶ ص۴۵۰، درمختار ج۵ ص۶۷۶)

مثال۔۱۔ مسئلہ۴

بیٹا	شوہر
۳	۱

مثال۔۲۔ مسئلہ۴

بیٹی	چچا	شوہر
۲	۱	۱

---

1 ……"الفتاوی الهندیة"، کتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض، ج٦، ص٤٥٠.

2 ……المرجع السابق. 3 ……المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مثال۔۳۔ مسئلہ۴

شوہر	پوتا
۱	۳

بیویوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ اگر میّت کی بیوی کے ساتھ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی نہ ہو تو اس کو کُل مال کا چوتھائی $\frac{1}{4}$ ملے گا۔[1]
(عالمگیری ج۶ص۴۵۰، درمختار ج۵ص۶۷۴)

مثال۔ مسئلہ۴

بیوی	بھائی
۱	۳

مسئلہ ۲ اگر میت کی بیوی کے ساتھ میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی ہو تو اس کو آٹھواں حصہ[2] ملے گا $\frac{1}{8}$ ۔[3]
(عالمگیری ج۶ص۴۵۰، درمختار ج۵ص۶۷۴)

مثال۔ مسئلہ۸

بیٹا	بیوی
۷	۱

مثال۔ مسئلہ۸

پوتا	بیوی
۷	۱

حقیقی بیٹیوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ اگر صرف ایک بیٹی ہو تو اس کو آدھا[4] $\frac{1}{2}$ ملے گا۔[5] (عالمگیری ج۶ص۴۴۸، درمختار ج۵ص۶۷۶)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب الفرائض،الباب الثانی فی ذوی الفروض،ج٦،ص٤٥٠.

2 ......یعنی کل مال میں سے آٹھواں حصہ۔

3 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب الفرائض،الباب الثانی فی ذوی الفروض،ج٦،ص٤٥٠.

4 ......یعنی کل مال میں سے آدھا مال۔

5 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض،ج٦،ص٤٤٨.

www.dawateislami.net

مثال۔ مسئلہ ٦

باپ	بیٹی
١+٢=٣	٣

مسئلہ ٢ اگر بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو ان سب کو دوتہائی ٢/٣ ملے گا اور ان میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔ [1] (عالمگیری ج٦ ص ٤٤٨، درمختار ج٥ ص ٦٧٦)

مسئلہ ٣

بیٹی	بیٹی	بھائی
١	١	١

مسئلہ ٣ اور اگر بیٹی کے ساتھ میت کا لڑکا بھی ہو تو بیٹی اور بیٹا دونوں عصبہ بن جائیں گے اور مال بطور عصوبت دونوں میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ بیٹے کو بہ نسبت بیٹی کے دوگنا دیا جائے گا۔ [2] (عالمگیری ج٦ ص ٤٤٨، درمختار ج٥ ص ٦٧٦)

مثال ۔١۔ مسئلہ ٤

شوہر	بیٹی	بیٹا
١	١	٢

مثال ۔٢۔ مسئلہ ٤ ع ٢٤

شوہر	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹا
١/٦	٣	٣	٦	٦

پوتیوں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ١ اگر میت کے بیٹا بیٹی نہیں صرف ایک پوتی ہے تو اس کو آدھا ١/٢ ملے گا۔ [3] (عالمگیری ج٦ ص ٤٤٨، درمختار ج٥ ص ٦٧٦)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الفرائض، الباب الثاني في ذوي الفروض، ج٦، ص٤٤٨.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مثال۔ مسئلہ ۸

بیوی	چچا	پوتی
۱	۳	۴

مسئلہ ۲ اگر میت کا بیٹا بیٹی نہیں ہے دو پوتیاں ہیں یا دو سے زائد تو وہ دو تہائی میں شریک ہوں گی۔[1] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۸، درمختار ج ۵ ص ۶۷۶)

مثال۔ مسئلہ ۱۲

شوہر	چچا	پوتی	پوتی	پوتی	پوتی
۳	۱	۲	۲	۲	۲

مسئلہ ۳ اگر میت کی ایک بیٹی ہے تو پوتی ایک ہو یا ایک سے زائد وہ سب کی سب چھٹے حصے $\frac{۱}{۶}$ میں شریک ہوں گی تا کہ لڑکیوں کا حصہ دو تہائی پورا ہو جائے اس سے زائد نہ ہو کیونکہ قرآن کریم میں لڑکیوں کا حصہ دو تہائی سے زائد کسی صورت میں نہیں ہے۔ اب آدھا تو حقیقی بیٹی نے قوت قرابت کی وجہ سے لے لیا تو صرف چھٹا حصہ ہی باقی رہا جو پوتیوں کو مل جائے گا۔[2] (شریفیہ ص ۳۴، عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۸، درمختار ج ۵ ص ۶۷۶)

مثال۔ مسئلہ ۱۲

شوہر	بیٹی	پوتی	پوتی	چچا
۳	۶	۱	۱	۱

مسئلہ ۴ پوتیاں میت کی دو حقیقی بیٹیوں کے ہوتے ہوئے محروم ہو جائیں گی بشرطیکہ میت کا کوئی پوتا، پرپوتا (نیچے تک) موجود نہ ہو۔[3] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۸، درمختار ج ۵ ص ۶۷۶)

مثال۔ مسئلہ ۲۴

زوجہ	بیٹی	بیٹی	پوتی	چچا
۳	۸	۸	م	۵

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض، ج۶، ص٤٤٨.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ اگر پوتیوں کے ساتھ میت کی دو حقیقی بیٹیاں بھی ہوں اور پوتا یا پر پوتا (نیچے تک) ہو تو پوتیاں، پوتے یا پر پوتے کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی۔[1] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۸، درمختار ج ۵ ص ۶۷۶)

مثال۔۱۔ مسئلہ ۳ ع ۹

بیٹی	بیٹی	پوتی		پوتا
۱/۳	۱/۳	۱	(۱/۳)	۲

مثال۔۲۔ مسئلہ ۳ ع ۹

بیٹی	بیٹی	پوتی		پر پوتا
۱/۳	۱/۳	۱	(۱/۳)	۲

مسئلہ ۶ پوتیوں کے ساتھ اگر میت کا بیٹا ہو تو پوتیاں محروم ہو جائیں گی۔[2] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۸، درمختار ج ۵ ص ۶۷۶)

مثال۔۱۔ مسئلہ ۱

پوتی	پوتی	بیٹا
م	م	۱

حقیقی بہنوں کے حصّوں کا بیان

مسئلہ ۱ اگر بہن ایک ہے تو اسے آدھا ۱/۲ ملے گا۔[3] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۸، درمختار ج ۵ ص ۶۷۶)

مثال۔ مسئلہ ۲

بہن	چچا
۱	۱

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض، ج۶، ص۴۴۸.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق، ص۴۵۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ اگر بہنیں دو یا دو سے زائد ہیں تو وہ دو تہائی ۲/۳ میں شریک ہوں گی۔ (1) (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۸، درمختار ج ۵ ص ۶۷۶)

مثال۔ مسئلہ ۳

بہن	بہن	چچا
۱	۱	۱

مسئلہ ۳ اگر میت کی بہنوں کے ساتھ میت کا کوئی بھائی بھی ہو تو وہ اس کے ساتھ مل کر عصبہ ہو جائیں گی اور تقسیم مال ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ﴾ کی بنیاد پر ہوگی یعنی مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ (2) (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۸، درمختار ج ۵ ص ۶۷۶)

مثال۔ مسئلہ ۴

بہن	بہن	بھائی
۱	۱	۲

مسئلہ ۴ اگر بہنوں کے ساتھ میت کی کوئی بیٹی، پوتی یا پرپوتی (نیچے تک) ہو تو اب بہن عصبہ بن جائے گی یعنی جو کچھ باقی بچے گا وہ لے گی، کیونکہ حدیث میں فرمایا: ''بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناؤ'' (3) (درمختار ج ۵ ص ۶۷۶، بحرالرائق، تبیین)

مثال۔ مسئلہ ۶

بیٹی	پوتی	بہن
۳	۱	۲

باپ شریک بھنوں کے حصّوں کا بیان

مسئلہ ۱ اگر باپ شریک بہن ایک ہو اور حقیقی بہن کوئی نہ ہو تو اُسے آدھا ملے گا۔ (4) (عالمگیری ج ۶ ص ۴۵۰، درمختار ج ۵ ص ۶۷۶)

---

1 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض، ج ٦، ص ٤٥٠.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... ''الدرالمختار''، كتاب الفرائض، فصل فی العصبات، ج ١٠، ص ٥٥٢، ٥٥٣.

و''سنن الدارمی''، كتاب الفرائض، باب فی بنت وأخت، الحديث: ٢٨٨١، ج ٢، ص ٤٤٦.

4 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض، ج ٦، ص ٤٥٠.

www.dawateislami.net

مثال۔ مسئلہ۲

باپ شریک بہن	چچا
۱	۱

مسئلہ ۲ اگر دو یا دو سے زائد باپ شریک بہنیں ہوں تو وہ دو تہائی $\frac{۲}{۳}$ میں شریک ہوں گی۔ [1] (درمختار ج۵ ص۶۷۶، عالمگیری ج۶ ص۴۵۰)

مثال۔ مسئلہ۳

باپ شریک بہن	باپ شریک بہن	چچا
۱	۱	۱

مسئلہ ۳ اگر میت کی باپ شریک بہن یا بہنوں کے ساتھ ایک حقیقی بہن ہو تو باپ شریک بہن یا بہنوں کو صرف چھٹا تکمِلَةُ لِلثُّلُثَیْنِ ملے گا۔ [2] (عالمگیری ج۶ ص۴۵۰، درمختار ج۵ ص۶۷۶)

مثال۔ مسئلہ۶

بہن	باپ شریک بہن	چچا
۳	۱	۲

مسئلہ ۴ اگر باپ شریک بہن کے ساتھ میت کی دو حقیقی بہنیں ہوں تو اس کو کچھ نہ ملے گا اس لئے کہ دو تہائی جو زائد سے زائد بہنوں کا حصہ تھا وہ پورا ہو چکا۔ [3] (عالمگیری ج۶ ص۴۵۰، درمختار ج۵ ص۶۷۶)

مثال۔ مسئلہ۳

بہن	بہن	باپ شریک بہن	چچا
۱	۱	م	۱

مسئلہ ۵ اگر باپ شریک بہن کے ساتھ میت کی دو حقیقی بہنیں ہوں اور باپ شریک بھائی بھی ہو تو حقیقی بہنوں کے حصہ کے بعد جو کچھ بچے گا وہ ان کے درمیان ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ﴾ کی بنیاد پر منقسم ہوگا۔ [4] (بزازیہ علی عالمگیری ج۶ ص۴۰۴، عالمگیری ج۶ ص۴۵۰، درمختار ج۵ ص۶۷۶)

---

1 ……"الفتاوى الهندية"، كتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض، ج٦، ص٤٥٠.

2 ……المرجع السابق. 3 ……المرجع السابق. 4 ……المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مثال۔ مسئلہ ۳ ع ۹

بہن	بہن	باپ شریک بہن		باپ شریک بھائی
$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{3}$	۱	($\frac{1}{3}$)	۲

مسئلہ ۶ اگر باپ شریک بہنوں کے ساتھ میت کی بیٹیاں یا پوتیاں (نیچے تک) ہوں تو یہ بہنیں ان کے ساتھ عصبہ ہو جائیں گی۔[1] (عالمگیری ج ٦ ص ۴۵۰، درمختار ج ۵ ص ٦٧٦)

مثال۔ مسئلہ ۲

بیٹی	باپ شریک بہن
۱	۱

مسئلہ ۷ حقیقی بھائی بہن ہوں یا باپ شریک سب کے سب بیٹے یا پوتے (نیچے تک) اور باپ کے ہوتے ہوئے بالاتفاق محروم رہتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور فتویٰ اسی پر ہے۔[2] (عالمگیری ج ٦ ص ۴۵۰، درمختار ج ۵ ص ٦٧٦)

مثال۔۱۔ مسئلہ ۱

بیٹا	حقیقی بھائی	حقیقی بہن	باپ شریک بھائی	باپ شریک بہن
۱	م	م	م	م

مثال۔۲۔ مسئلہ ۱

باپ	حقیقی بھائی	حقیقی بہن	باپ شریک بھائی	باپ شریک بہن
۱	م	م	م	م

مسئلہ ۸ باپ شریک بھائی یا بہن، حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے محروم ہو جاتے ہیں۔[3] (عالمگیری ج ٦ ص ۴۵۰، درمختار ج ۵ ص ٦٧٦)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الفرائض، الباب الثاني في ذوي الفروض، ج ٦، ص ٤٥٠.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مثال۔ مسئلہ ۱

حقیقی بھائی	باپ شریک بھائی	باپ شریک بہن
۱	م	م

ماں کے حصوں کا بیان

مسئلہ ۱ اگر میت کی ماں کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا یا بیٹی یا پوتا یا پوتی ہو تو ماں کو چھٹا حصہ $\frac{۱}{۶}$ ملے گا۔[1] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۹، درمختار ج ۵ ص ۵۳۹)

مثال۔ مسئلہ ۶/۱۸

ماں	بیٹا		بیٹی
$\frac{۱}{۳}$	۱۰	$\frac{۵}{۱۵}$	۵

مسئلہ ۲ اگر میت کی ماں کے ساتھ میت کے دو بھائی بہن ہوں خواہ وہ حقیقی ہوں، باپ شریک ہوں یا ماں شریک ہوں تو ماں کو اس صورت میں بھی چھٹا حصہ $\frac{۱}{۶}$ ملے گا۔[2] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۹، درمختار ج ۵ ص ۶۷۵)

مثال۔ مسئلہ ۶/۱۸

ماں	بھائی		بہن
$\frac{۱}{۳}$	۱۰	$\frac{۵}{۱۵}$	۵

مسئلہ ۳ اگر ماں کے ساتھ میت کے مذکورہ رشتہ دار نہ ہوں تو ماں کو کُل مال کا تہائی حصہ $\frac{۱}{۳}$ ملے گا۔[3] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۹)

مثال۔ مسئلہ ۳

ماں	چچا
۱	۲

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الفرائض، الباب الثاني في ذوي الفروض، ج ٦، ص ٤٤٩.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مَسئلہ ۴ اگر ماں کے ساتھ شوہر اور بیوی میں سے بھی کوئی ایک ہو تو پہلے شوہر یا بیوی کا حصہ دیا جائے گا پھر جو بچے گا اس میں سے ایک تہائی ماں کو دیا جائے گا اور یہ صرف دوصورتوں میں ہے۔[1] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۴۹، درمختار ج ۵ ص ۶۷۵)

مثال ۔ا۔ مسئلہ ۶

ماں	باپ	شوہر
ا	۲	۳

مثال ۔۲۔ مسئلہ ۴

ماں	باپ	بیوی
ا	۲	ا

مَسئلہ ۵ اگر مذکورہ صورتوں میں بجائے باپ کے دادا ہو تو ماں کو کل مال کا تہائی ملے گا $\frac{1}{3}$ ۔[2] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۵۰)

مثال ۔ مسئلہ ۱۲

ماں	بیوی	دادا
۴	۳	۵

دادی کے حصوں کا بیان

مَسئلہ ۱ جدہ صحیحہ جس کا بیان ہو چکا ہے اس کو چھٹا حصہ ملے گا۔ دادیاں اور نانیاں ایک سے زائد ہوں اور سب درجے میں برابر ہوں تو وہ بھی چھٹے حصے میں شریک ہوں گی۔[3] (شریفیہ ص ۴۱، عالمگیری ج ۶ ص ۴۵۰، درمختار ج ۵ ص ۶۷۶)

مثال ۔ا۔ مسئلہ ۶

دادی	چچا
ا	۵

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروض، ج٦، ص٤٤٩.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق، ص٤٥٠.

www.dawateislami.net

مثال ۔۲۔ مسئلہ ٦

دادی		نانی	چچا
١	$(\frac{١}{٢})$	١	$\frac{٥}{١٠}$

مسئلہ ۲ اگر دادی و نانی کے ساتھ میت کی ماں بھی ہو تو دادی و نانی دونوں محروم ہوجائیں گی۔[1] (عالمگیری ج٦ ص ٤٥٠، درمختار ج٥ ص ٦٧٦)

مثال ۔١۔ مسئلہ ١٢

بیوی	ماں	نانی	نانی	چچا
٣	٤	م	م	٥

مثال ۔۲۔ مسئلہ ١٢

بیوی	ماں	دادی	چچا
٣	٤	م	٥

مسئلہ ۳ وہ دادیاں جو باپ کی طرف سے ہوں وہ باپ کے ہوتے ہوئے بھی محروم ہوجائیں گی۔[2] (شریفیہ ص ٤٢، عالمگیری ج٦ ص ٤٥٠، درمختار ج٥ ص ٦٧٦)

مثال ۔ مسئلہ ٦

بیٹا	باپ	دادی (باپ کی ماں)
٥	١	م

مسئلہ ۴ وہ دادیاں جو باپ کی طرف سے ہوں اور دادا سے اوپر ہوں وہ دادا کے ہوتے ہوئے ساقط ہوجائیں گی لیکن باپ کی ماں ساقط نہ ہوگی کیونکہ اس کی رشتہ داری دادا کے واسطے سے نہیں۔[3] (درمختار ج٥ ص ٦٧٦)

مثال ۔١۔ مسئلہ ٤

بیوی	دادا	(پردادی) دادا کی ماں
١	٣	م

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الفرائض، الباب الرابع فی الحجب، ج ٦، ص ٤٥٣.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الفرائض، فصل فی العصبات، ج ١٠، ص ٥٦٣.

www.dawateislami.net

مثال ۔۲۔ مسئلہ ۱۲

بیوی	دادا	دادی (باپ کی ماں)
۳	۷	۲

مسئلہ ۵ قریب والی دادی و نانی، دور والی دادی اور نانی کو محروم کردے گی۔

مسئلہ ۱۲

بیوی	باپ کی ماں	دادا	نانی کی ماں
۳	۲	۷	م

عصبات کا بیان

مسئلہ ۱ عصبات سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے مقرر شدہ حصے نہیں البتہ اصحاب فرائض سے جو بچتا ہے انہیں ملتا ہے اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو تمام مال انہی میں تقسیم ہو جاتا ہے۔[1] (عالمگیری ج ٦ ص ٤٥١، الاختیار شرح المختار بحوالہ عالمگیری، درمختار ج ۵ ص ٦٧٧) عصبات کی دو قسمیں ہیں: ① عصبہ نسبی۔ اور ② عصبہ سببی۔

مسئلہ ۲ عصبہ نسبی سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جن کے مقررہ حصے نہیں ہیں بلکہ اصحاب فرائض سے اگر کچھ بچتا ہے تو انہیں ملتا ہے عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں: ① عصبہ بنفسہٖ۔ ② عصبہ بغیرہٖ۔ ③ عصبہ مع غیرہٖ۔[2] (شریفیہ ص ۴۵)

مسئلہ ۳ عصبہ بنفسہٖ سے مراد وہ مرد ہے کہ جب اس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں کوئی عورت نہ آئے۔ عصبہ بنفسہٖ کی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم: جزو میت، یعنی بیٹے پوتے (نیچے تک)

دوسری قسم: اصل میت، یعنی میت کا باپ دادا (اوپر تک)

تیسری قسم: میت کے باپ کا جزو، یعنی بھائی پھر ان کی مذکر اولاد در اولاد (نیچے تک)

چوتھی قسم: میت کے دادا کا جزء یعنی چچا پھر انکی مذکر اولاد در اولاد (نیچے تک)

مسئلہ ۴ ان چاروں قسموں میں وراثت بالترتیب جاری ہوگی اور ترتیب وہی ہے جو ہم نے تقسیم میں اختیار کی ہے یعنی اگر پہلی قسم کے لوگ موجود ہیں تو دوسری قسم کے لوگ عصبہ نہیں بنیں گے اور دوسری قسم کے ہوتے ہوئے تیسری قسم کے عصبہ

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الفرائض، الباب الثالث فی العصبات، ج٦، ص ٤٥١.

2 ......"الشریفیة" شرح "السراجیة"، باب العصبات، ص ٣٧.

www.dawateislami.net

نہیں بنیں گے اور تیسری قسم کے ہوتے ہوئے چوتھی قسم کے نہیں بنیں گے۔[1] (درمختار ج۵ ص۶۷۷)

مثال ۔۱۔ مسئلہ۱۲

شوہر	بیٹا	باپ
۳	۷	۲

مذکورہ صورت میں باپ کو بطور عصوبت کچھ نہیں ملا ہے $\frac{1}{6}$ بطور فرضیت دیا گیا ہے۔

مثال ۔۲۔ مسئلہ۴

شوہر	بیٹا	چچا
۱	۳	م

مسئلہ ۵ عصبات میں ترتیب وترجیح کا ایک اصول تو ہم نے ذکر کردیا کہ رشتہ داری کا قرب[2] دیکھا جائے گا اس کے بعد دوسرا اصول یہ ہے کہ قوۃ قرابت کو دیکھا جائے گا یعنی دوہری[3] رشتہ داری والے کو اکہری[4] رشتہ داری والے پر ترجیح ہوگی اس میں مرد وعورت کی بھی تفریق نہیں۔[5]

مثال ۔۱۔ مسئلہ۴

بیوی	حقیقی بھائی	باپ شریک بھائی
۱	۳	م

مثال ۔۲۔ مسئلہ۸

بیوی	بیٹی	باپ شریک بھائی	حقیقی بہن
۱	۴	م	۳

مسئلہ ۶ عصبہ بغیرہٖ چار عورتیں ہیں، یہ وہ عورتیں ہیں جن کا مقررہ حصہ نصف یا دوتہائی ہے یہ عورتیں اپنے بھائیوں کی موجودگی میں عصبہ بن جائیں گی اور بجائے فرض کے صرف بطور عصوبت جو ملے گا وہ لیں گی، وہ عورتیں یہ ہیں: ① بیٹی۔ ② پوتی۔ ③ حقیقی بہن۔ ④ باپ شریک بہن۔[6] (درمختار ج۵ ص۶۷۹)

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الفرائض، فصل فی العصبات، ج ۱۰، ص ۵۵۰.

2 ......یعنی قریبی تعلق۔ 3 ......دوطرفہ۔ 4 ......یک طرفہ۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الفرائض، فصل فی العصبات، ج ۱۰، ص ۵۵۱.

6 ......المرجع السابق، ص ۵۵۲.

www.dawateislami.net

مثال۔ا۔ مسئلہ۴

شوہر	بیٹا	بیٹی
ا	۲	ا

مثال۔۲۔ مسئلہ۲ عـــ۶

شوہر	بھائی		بہن
$\frac{۱}{۳}$	۲	$(\frac{۱}{۳})$	ا

مسئلہ ۷ وہ عورتیں جن کا فرض حصہ نہیں ہے مگر ان کا بھائی عصبہ ہے وہ اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ نہیں ہوں گی۔ کیونکہ قرآن کریم میں صرف بیٹیوں اور بہنوں کو ہی اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ قرار دیا گیا ہے۔[1] (درمختار ج۵ ص۶۷۹)

مثال۔ا۔ مسئلہ۴

زوجہ	چچا	پھوپھی
ا	۳	م

اس صورت میں باقی کُل مال چچا کو ملے گا اور اس کی بہن جو میت کی پھوپھی ہے محروم رہے گی۔

مسئلہ ۸ عصبہ مع غیرہ سے مراد وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے جیسے حقیقی بہن یا باپ شریک بہن بیٹی کے ہوتے ہوئے عصبہ بن جاتی ہے۔

مثال مسئلہ۸

بیوی	حقیقی بہن	بیٹی
ا	۳	۴

مسئلہ۸

بیوی	باپ شریک بہن	بیٹی
ا	۳	۴

=

مسئلہ ۹ سببی عصبہ مولی العتاقہ ہے۔ اگر ہمیں کتاب کے نامکمل رہ جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو ہم مولیٰ العتاقہ کی بحث کو حذف کر دیتے کیونکہ اب درحقیقت اس کا کوئی وجود نہیں بہر حال اس سے مراد وہ شخص ہے جس نے کوئی غلام آزاد کیا

[1] ......"ردالمحتار"، کتاب الفرائض، فصل فی العصبات، ج۱۰، ص۵۵۲.

www.dawateislami.net

ہواور وہ غلام مرگیا ہواور غلام کا کوئی رشتہ دار نہ ہو صرف اس کو آزاد کرنے والا شخص ہو اب اس کا آقا[1] اس کو آزاد کرنے کے سبب اس کی میراث کا[2] مستحق ہوگا کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے: ''اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ کَلُحْمَةِ النَّسَب''[3] وَلاء کا تعلق نسبی تعلق ہی کی طرح ہے۔[4] (درمختار ج۵ ص۶۸۰)

مسئلہ ۱۰ اگر آزاد کرنے والا بھی زندہ نہ ہو تو مال اس کے عصبات کو اُسی ترتیب کے مطابق ملے گا جو ہم عصبات کی ترتیب میں بیان کرآئے ہیں۔ البتہ فرق یہ ہے کہ آزاد کرنے والے کے عصبات میں اگر عورتیں ہیں تو ان کو کچھ نہ ملے گا۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے: ''لَیْسَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ''[5] عورتوں کے لئے وَلاء نہیں یعنی انہیں اس سبب سے میراث نہ ملے گی کہ ان کے کسی رشتہ دار نے کسی شخص کو آزاد کیا تھا اور اگر کسی عورت نے خود غلام آزاد کیا تھا تو وہ اس کی میراث لے لے گی۔[6] (شریفیہ ص۵۱، درمختار ج۵ ص۶۸۱)

حَجب کا بیان

مسئلہ ۱ علم الفرائض کی اصطلاح میں حجب سے مراد یہ ہے کہ کسی وارث کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے یا تو کم ہوجائے یا بالکل ہی ختم ہوجائے اس کی دو قسمیں ہیں: ① حجب نقصان اور ② حجب حرمان۔[7] (شریفیہ ص۵۷)

مسئلہ ۲ حجبِ نقصان یعنی وارث کے حصہ کا کم ہوجانا پانچ قسم کے وارثوں کیلئے ہے۔ ① شوہر کیلئے۔

مثال۔۱۔ مسئلہ۴

شوہر	بیٹا
۱	۳

شوہر کا حصہ نصف $\frac{1}{2}$ تھا مگر میت کی اولاد کی وجہ سے چوتھائی $\frac{1}{4}$ ہوگیا، ② بیوی کا بھی یہی حال ہے۔

مثال۔۲۔ مسئلہ۸

بیوی	بیٹا
۱	۷

1 ......مالک۔ 2 ......یعنی ترکہ کا۔

3 ......''صحیح ابن حبان''، کتاب البیوع، باب البیع المنھی عنه، الحدیث:۴۹۲۹، ج۷، ص۲۲۰.

4 ......''الدرالمختار''، کتاب الفرائض، فصل فی العصبات، ج۱۰، ص۵۵۵.

5 ......''سنن الدارمی''، کتاب الفرائض، باب ما للنساء من الولاء، الحدیث:۳۱۵۲، ج۲، ص۴۸۹.

6 ......''الشریفیة''شرح''السراجیة''، باب العصبات، ص۴۲.

7 ......''الشریفیة''شرح''السراجیة''، باب الحجب، ص۴۷.

www.dawateislami.net

بیوی کو اگر اولاد نہ ہوتو چوتھائی ملتا ہے مگر اولاد حصہ کم کردیتی ہے یعنی بجائے چوتھائی کے آٹھواں ملے گا۔

③ ماں کا حصہ بھی اولاد یا دو بھائی بہنوں کی موجودگی میں بجائے تہائی کے چھٹا رہ جاتا ہے۔

مثال۔۳۔ مسئلہ ٦

ماں	بیٹا
۱	۵

④ پوتی۔پوتی کا حصہ ایک حقیقی بیٹی کی موجودگی میں نصف سے کم ہوکر چھٹا رہ جاتا ہے۔

⑤ باپ شریک بہن۔اس کا حصہ ایک حقیقی بہن کی موجودگی میں نصف کے بجائے چھٹا رہ جاتا ہے۔[1]

مثال۔۴۔ مسئلہ ٦

بیٹی	پوتی	چچا
۳	۱	۲

مثال۔۵۔ مسئلہ ٦

بہن	باپ شریک بہن	چچا
۳	۱	۲

مسئلہ ۳ جحب حرمان۔یعنی کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے محروم ہوجانا۔[2] (شریفیہ ص ۵۷)

مسئلہ ۴ ہروہ شخص جس کو میت سے کسی شخص کے ذریعہ سے تعلق ہووہ اس درمیانی شخص کی موجودگی میں وراثت سے محروم رہے گا۔البتہ ماں شریک بہن اور بھائی اس قانون کے اطلاق سے مستثنیٰ ہیں مثلاً دادا باپ کے ہوتے ہوئے محروم رہے گا۔[3]

مثال۔۱۔ مسئلہ ۴

بیوی	باپ	دادا
۱	۳	م

مثال۔۲۔ مسئلہ ۱۲

بیوی	ماں	نانی	بھائی
۳	۴	م	۵

---

1 ......"الشريفية"شرح"السراجية"،باب الحجب،ص ٤٧.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق،ص ٤٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ قریبی رشتہ دار دور والے رشتہ دار کو محروم کردیتا ہے۔[1]

مثال۔۱۔　مسئلہ۸

بیوی	بیٹا	پوتا
۱	۷	م

پوتا خواہ اس بیٹے سے ہو یا دوسرے بیٹے سے ہو محروم رہے گا کیونکہ بیٹا بہ نسبت پوتے کے زیادہ قریب ہے۔

مسئلہ ۶ جو وارث خود میراث سے محروم ہوگیا ہے وہ دوسرے وارث کا حصہ کم یا بالکل ختم کرسکتا ہے۔[2]

مثال۔۱۔　مسئلہ۶

باپ	بھائی	بھائی	ماں
۵	م	م	۱

اب بھائی باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہیں مگر اس کے باوجود انہوں نے ماں کا حصہ تہائی سے کم کرکے چھٹا کردیا۔

مثال۔۲۔　مسئلہ۴

بیوی	دادی	باپ	نانی کی ماں
۱	م	۳	م

اس صورت میں دادی باپ کی وجہ سے محروم ہے مگر اس نے پرنانی کو محروم کردیا۔

حصوں کے مخارج کا بیان

مسئلہ ۱ اصطلاح فرائض میں مخرج سے مراد وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے جس میں سے تمام ورثہ کو بلا کسر ان کے حصے تقسیم کئے جاسکیں۔[3] (درمختار جلد۵)

مثال۔　مسئلہ۶

ماں	بیٹی	پوتی	چچا
۱	۳	۱	۱

یہاں چھ اصطلاح میں مخرج المسئلہ ہے، اگرچہ مسئلہ۱۲ سے بھی بلا کسر درست تھا اور چوبیس سے بھی مگر چھ سب سے چھوٹا عدد ہے۔ لہٰذا یہی مخرج المسئلہ ہے۔

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الفرائض، فصل فی العصبات، ج۱۰، ص۵۶۰.

2 ......المرجع السابق، ص۵۶۱.

3 ......"رد المحتار"، کتاب الفرائض، باب المخارج، ج۱۰، ص۵۹۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مقررہ حصے چھ ہیں، جن کو دو قسموں پر منقسم کیا گیا ہے۔

پہلی قسم: آدھا، چوتھائی، آٹھواں۔ **دوسری قسم:** دو تہائی، تہائی، چھٹا۔

اب اگر کسی مسئلہ میں ایک ہی فرض حصہ ہو تو اس کا مخرج اس حصہ کا ہمنام عدد ہوگا۔[1] (شریفیہ ص ۶۱) مثلاً اگر چھٹا ہے تو مخرجِ مسئلہ ۶ قرار پائے گا۔ آٹھواں ہے تو آٹھ قرار پائے گا۔ اور آپ نے مثالوں میں دیکھ لیا کہ مخرج مسئلہ وارثوں کے اوپر کھینچے جانے والے خط پر دائیں جانب لکھا جاتا ہے۔ آدھا حصہ اگر ہو تو اس کا مخرج دو ہے اور دو تہائی ہو تو اس کا مخرج تین ہے۔[2]

مثال۔ مسئلہ ۳

بیٹی	بیٹی	چچا
۱	۱	۱

مسئلہ ۳ اگر کسی مسئلہ میں ایک سے زیادہ حصے جمع ہو جائیں مگر وہ ایک ہی قسم کے ہوں (اُن دو قسموں میں سے جو ہم نے بیان کی ہیں) تو سب سے چھوٹے حصے کا جو مخرج ہو گا وہی تمام حصوں کا ہوگا۔[3]

مثال ۔۱۔ مسئلہ ۶

ماں	حقیقی بہن	حقیقی بہن	چچا
۱	۲	۲	۱

اس مثال میں ماں کا چھٹا حصہ ہے اور دو بہنوں کا دو تہائی ہے مگر چھٹا دو تہائی سے کم ہے، لہٰذا ہم نے چھٹے کے ہم نام عدد کو مخرج مسئلہ قرار دیا ہے۔

مثال ۔۲۔ مسئلہ ۷

ماں	حقیقی بہن	حقیقی بہن	ماں شریک بہن	ماں شریک بہن
۱	۲	۲	۱	۱

اس مثال میں دوسری قسم کے تمام حصے جمع ہو گئے ہیں، لہٰذا جو سب سے چھوٹے حصے کا مخرج تھا وہی تمام کا مخرج قرار پایا۔

مسئلہ ۴ اگر پہلی قسم کا نصف $\frac{1}{2}$ دوسری قسم کے کسی حصہ کے ساتھ آ جائے یا سب کے ساتھ آ جائے تو مسئلہ چھ ۶ سے ہوگا۔[4]

---

1 ...... "الشريفية" شرح "السراجية"، باب مخارج الفروض، ص ٥١.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الفرائض، باب المخارج، ج١٠، ص٥٩٢.

3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق، ص٥٩٣.

www.dawateislami.net

مثال۔۱۔ مسئلہ ۱۰ عَـ

شوہر	ماں	حقیقی بہن ۲	ماں شریک بہن ۲
۳	۱	۴	۲

اس مثال میں شوہر کا حصہ نصف ہے جو دوسری قسم کے تمام حصوں کے ساتھ آ گیا ہے یعنی ۱/۶ ، ۱/۳ ، ۲/۳ ، کے ساتھ، اس لئے مسئلہ ۱/۶ سے ہوگا پھر مُؤَوَّل ہو کر ۱۰ سے ہو جائے گا۔

مثال۔۲۔ مسئلہ ۷ عَـ

شوہر	بہنیں ۲
۳	۴

مثال۔۳۔ مسئلہ ۶

شوہر	ماں شریک بہنیں ۲	چچا
۳	۲	۱

مثال۔۴۔ مسئلہ ۶

ماں	بیٹی	چچا
۱	۳	۲

مثال۔۵۔ مسئلہ ۸ عَـ

شوہر	حقیقی بہنیں ۲	ماں
۳	۴	۱

مسئلہ ۵ اگر چوتھائی دوسری قسم کے کسی حصے یا تمام حصوں کے ساتھ جمع ہو جائے تو مخرج مسئلہ ۱۲ بارہ ہوگا۔[1] (شریفیہ ص ۶۳)

مثال۔۱۔ مسئلہ ۱۷ عَـ

بیوی	ماں	حقیقی بہنیں ۲	ماں شریک بہنیں ۲
۳	۲	۸	۴

اس مثال میں چوتھائی ۱/۴ کے ساتھ ۱/۶ ، ۲/۳ ، ۱/۳ سب ہی جمع ہیں، اس لئے مخرج مسئلہ ۱۲ ہے۔

مسئلہ ۶ اگر آٹھواں حصہ دوسری قسم کے تمام حصوں یا بعض حصوں کے ساتھ آ جائے تو مخرج مسئلہ چوبیس ۲۴ ہوگا۔[2]

مثال۔۱۔ مسئلہ ۲۴

بیوی	بیٹیاں ۲	ماں	چچا
۳	۱۶	۴	۱

اس مثال میں آٹھواں، دوتہائی اور چھٹے کے ساتھ آیا ہے اس لئے مسئلہ چوبیس سے کیا گیا ہے۔

---

1 ......"الشریفیۃ" شرح "السراجیۃ"، باب مخارج الفروض، ص ۵۳.

2 ......"السراجی"، باب مخارج الفروض، ص ۱۹.

www.dawateislami.net

مثال۔۲۔ مسئلہ۲۴

بیوی	بیٹیاں۲	چچا
۳	۱۶	۵

عَول کا بیان

مسئلہ ۱ عول سے مراد اصطلاح فرائض میں یہ ہے کہ مخرجِ مسئلہ جب ورثاء کے حصوں پر پورا نہ ہوتا ہو یعنی حصّے زائد ہوں اور مخرج کا عدد حصوں کے مجموعی اعداد سے کم ہو تو مخرج مسئلہ کے عدد میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، اس طرح کی تمام ورثاء پر ان کے حصوں کی نسبت سے ہو جاتی ہے۔[1] (درمختار ج۵ ص۵۳۷)

مسئلہ ۲ عول کا فیصلہ سب سے پہلے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے عہد میں درج ذیل مسئلہ پیش آیا، آپ نے صحابہ سے مشورہ کیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عول کا مشورہ دیا۔

مسئلہ۶ عـــ۸

شوہر	ماں	بہن
۳	۲	۳

اس پر کسی نے انکار نہ کیا۔[2] (درمختار ج۵ ص۶۸۸) پھر بعد میں یہی طریقہ رائج ہو گیا، اب اس مسئلہ میں حصوں کی تعداد آٹھ ہے جب کہ مخرج چھ ہے لہٰذا دو عدد کا اضافہ کر دیا گیا ہے اور ایک نشان عـــ جو عول کا مخفف ہے لگا دیا گیا ہے۔

مسئلہ ۳ ۶ چھ کا عول طاق عدد میں بھی ہوتا ہے اور جُفت میں بھی مگر یہ عول صرف دس تک ہوتا ہے۔[3] (درمختار ج۵ ص۶۸۹)

مثال۔۱۔ مسئلہ۶ عـــ۷

شوہر	بہن	بہن
۳	۲	۲

---

1 ……"الدرالمختار"، کتاب الفرائض، باب العول، ج۱۰، ص۵۶۹.

2 ……"الدرالمختار"، کتاب الفرائض، باب العول، ج۱۰، ص۵۶۹.

3 ……المرجع السابق، ص۵۷۰.

www.dawateislami.net

مثال ۔۲۔ مسئلہ ۶ عـ ۸

ماں	شوہر	بہن	بہن
۱	۳	۲	۲

مثال ۔۳۔ مسئلہ ۶ عـ ۹

ماں	شوہر	بہن	بہن	ماں شریک بھائی
۱	۳	۲	۲	۱

مثال ۔۴۔ مسئلہ ۶ عـ ۱۰

ماں	شوہر	بہن	بہن	ماں شریک بھائی	ماں شریک بھائی
۱	۳	۲	۲	۱	۱

مسئلہ ۴ بارہ کا عول سترہ تک ہوتا ہے مگر یہ عول جفت عدد میں نہیں ہوگا صرف طاق میں ہوگا۔[1] (درمختار ج ۵ ص ۶۸۹ شریفیہ ص ۵۷)

مثال ۔۱۔ مسئلہ ۱۲ عـ ۱۳

بیوی	بہن	بہن	ماں
۳	۴	۴	۲

مثال ۔۲۔ مسئلہ ۱۲ عـ ۱۵

بیوی	بہن	بہن	ماں	ماں شریک بھائی
۳	۴	۴	۲	۲

مثال ۔۳۔ مسئلہ ۱۲ عـ ۱۷

بیوی	بہن	بہن	ماں	ماں شریک بھائی	ماں شریک بھائی
۳	۴	۴	۲	۲	۲

مسئلہ ۵ چوبیس ۲۴ کا عول صرف ستائیس ہے۔[2] (درمختار ج ۵ ص ۶۸۹)

---

1 ......"الدرالمختار"،کتاب الفرائض،باب العول ، ج ۱۰،ص ۵۷۰.

2 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مثال۔ا۔ مسئلہ ۲۴ ع ۲۷

بیوی	بیٹی	بیٹی	ماں	باپ
۳	۸	۸	۴	۴

اعداد کے درمیان نسبتوں کا بیان

تخریج مسائل کے وقت ورثاء کی تعداد، انکے حصوں کی تعداد، مخرج مسئلہ کا عدد، سب ہی کو مدنظر رکھنا ہوتا ہے پھر ان اعداد کی باہمی نسبتیں بھی تخریج مسائل کے سلسلے میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں ہم ان نسبتوں کا ذکر کرتے ہیں۔

تماثل: اگر دو عدد آپس میں برابر ہیں تو ان میں تماثل کی نسبت ہے جیسے ۴=۴۔

تداخل: دو مختلف عددوں میں سے چھوٹا عدد اگر بڑے کو کاٹ دے یعنی بڑا چھوٹے پر پورا پورا تقسیم ہو جائے تو ان دونوں میں نسبت تداخل ہے جیسے ۱۶ اور ۴۔

توافق: دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا بڑے کو نہ کاٹے بلکہ ایک تیسرا عدد دونوں کو کاٹے تو ان دونوں میں نسبت توافق ہوگی جیسے ۸، اور ۲۰ کہ انہیں ۴ کاٹتا ہے ان دونوں میں توافق بالرُّبع ہے اور ۵ بیس کا عدد وفق ہے جب کہ دو آٹھ کا عدد وفق ہے۔

تباین: اگر دو مختلف عدد اس قسم کے ہوں کہ نہ تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو کاٹیں اور نہ ہی کوئی تیسرا ان کو کاٹے تو ان میں نسبت تباین ہے۔ جیسے ۹ اور ۱۰۔ (1)

نسبتوں کی پہچان

دو عددوں میں مماثلت اور مساوات تو ظاہر ہی ہوتی ہے البتہ تداخل اور توافق اور تباین کی پہچان کا قاعدہ معلوم ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہے۔

دو عددوں میں اگر چھوٹا عدد بڑے عدد کو پورا پورا تقسیم کر دے تو یہ تداخل ہے اور اگر پورا پورا تقسیم نہ کرے تو چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے تقسیم کریں اور اس کا جو باقی بچے اُس سے چھوٹے عدد کو تقسیم کریں پھر اس کا جو باقی بچے اس سے پہلے کے باقی کو تقسیم کریں اسی طرح ایک کو دوسرے سے تقسیم کرتے رہیں یہاں تک کہ باقی کچھ نہ بچے تو اگر آخری تقسیم کرنے والا عدد ایک ہے تو ان دو عددوں میں تباین ہے اور اگر ایک سے زیادہ دو تین چار وغیرہ کوئی عدد ہے تو ان میں توافق ہے اور اُس عدد کے نام کی مناسبت سے اس توافق کا نام بھی ہوتا ہے۔

(1)......"السراجی"، فصل فی معرفۃ التماثل والتداخل...إلخ، ص ۲۰، ۲۱.

www.dawateislami.net

مثلاً آخری تقسیم کرنے والا عدد دو تھا تو توافق بالنصف اور تین تھا تو توافق بالثلث اور چار تھا تو توافق بالربع ہے۔اس کی مثالیں یہ ہیں۔

۱۳اور۴۵کو اور۱۰۔۱۶کو اور۹۔۱۵کو اس طرح تقسیم کیا جائے۔

۱۳) ۴۵ (۳
۳۹
۶) ۱۳ (۲
۱۲
۱) ۶ (۶
۶
×

۱۰) ۱۶ (۱
۱۰
۶) ۱۰ (۱
۶
۴) ۶ (۱
۴
۲) ۴ (۲
۴
×

۹) ۱۵ (۱
۹
۶) ۹ (۱
۶
۳) ۶ (۲
۶
×

پہلی مثال میں آخری تقسیم کرنے والا عدد ایک ہے لہٰذا ۱۳اور۴۵ میں تباین ہے۔دوسری مثال میں آخری تقسیم کرنے والا عدد دو ہے لہٰذا ۱۰اور۱۶ میں توافق بالنصف ہے۔اور تیسری مثال میں آخری تقسیم کرنے والا عدد تین ہے۔لہٰذا ۹اور۱۵ میں توافق بالثلث ہے۔

توافق کی صورت میں ان دونوں عددوں کو تقسیم کرنے والے عدد سے ان دونوں کو تقسیم کرکے جو عدد حاصل ہوگا وہ اس کا وفق کہلاتا ہے مثلاً ۱۶اور۱۰کو ۲سے تقسیم کیا تو ۱۶کا وفق ۸ ہے اور۱۰کا وفق ۵ ہے اور۹اور۱۵کو ۳سے تقسیم کیا تو ۹کا وفق ۳ ہے اور۱۵کا وفق ۵ ہے۔[1]

تصحیح: اگر وارثوں کی تعداد اور اصل مسئلہ سے ملنے والے حصوں میں کسر واقع ہوجائے تو اس کسر کے دور کرنے کو تصحیح کہتے ہیں۔[2] (ضوء السراج حاشیہ شریفیہ ص۷۲) اور کبھی حصوں کے کم از کم عدد سے حاصل کرنے کو بھی تصحیح کہتے ہیں۔[3] (شریفیہ ص۷۲) یعنی اصل مسئلہ پر بھی تصحیح کا اطلاق ہوتا ہے۔اس سلسلہ میں مجموعی طور پر سات اصول کارفرما ہیں۔تین تو حصوں اور اعداد روٴس (یعنی جو لوگ حصہ پانے والے ہیں انکی تعداد) کے درمیان ہیں اور چار خود اعداد روٴس کے درمیان ہیں۔

---

1 ......"الشريفية"شرح"السراجية"، فصل فی معرفة التماثل و التداخل...إلخ، ص۵۷، ۵۸.

2 ......"ضوء السراج"حاشية "الشريفية"،باب التصحيح،ص ۶۱.

3 ......"الشريفية"شرح"السراجية"، باب التصحيح،ص ۶۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱ اگر ہر فریق کے حصے اس پر بلا کسر کے منقسم ہورہے ہیں تو تصحیح کی کوئی ضرورت نہیں۔ [1] (شریفیہ ص ۷۲)

مثال۔۱۔ مسئلہ ۶

ماں	باپ	بیٹیاں ۲
۱	۱	۴

اب یہاں وارثوں کے تین فریق ہیں اور ہر فریق کو پورا پورا حصہ بغیر کسر کے مل گیا دو بیٹیاں جو ایک فریق ہیں ان کا مجموعی حصہ ۴ ہے جس میں سے دو دو ہر ایک کو مل گئے۔

مسئلہ ۲ اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور ان کے عدد سہام (حصوں کی تعداد) اور عدد رؤس میں نسبت توافق ہو تو اس فریق کے عدد رؤس کا عدد وفق نکال کر اسے اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور اگر مسئلہ عائلہ ہے تو اس کے عول میں ضرب دیں گے اب جو حاصل ہوگا وہ تصحیح مسئلہ ہے۔ پھر اسی عدد وفق کو ہر فریق کے حصے میں ضرب دی جائے گی اس طرح اس فریق کا حصہ بلا کسر نکل آئے گا۔ اب رہا فریق کے ہر ہر فرد کا حصہ تو اس کی تخریج کا طریقہ ہم بعد میں بیان کریں گے۔ [2]

مثال۔۱۔ مسئلہ ۶ ت ۳۰ المضروب ع ۵

ماں	باپ	بیٹیاں۔۱۰ (۵)
۱	۱	۴
۵	۵	۲۰

صورت مذکورہ میں کسر صرف ایک فریق پر تھی یعنی بیٹیوں پر، انکے عدد رؤس ۱۰ اور عدد سہام ۴ میں توافق بالنصف ہے، یعنی دونوں کو کاٹنے والا عدد ۲ ہے۔ لہٰذا اس کا عدد وفق ۵ نکلا۔ اب اس کو ہم نے اصل مسئلہ (جو ۶ سے ہے) میں ضرب دیا تو تیس ۳۰ حاصل ضرب نکلا۔ یہ تیس ۳۰ تصحیح مسئلہ ہے جس کو ''ت'' سے ظاہر کیا گیا ہے جو تصحیح کا مخفف ہے پھر اسی مضروب ۵ کو ہر فریق کے حصے سے ضرب دی گئی جس سے ہر فریق کا حصہ بلا کسر معلوم ہوگیا۔

مثال۔۲۔ مسئلہ ۱۲ ع ۱۵ ت ۴۵ المضروب ع ۳

شوہر	ماں	باپ	بیٹیاں ۶ (۳)
۳	۲	۲	۸
۹	۶	۶	۲۴

1 ......''الشريفية''شرح''السراجية''، باب التصحيح،ص ٦١.

2 ......المرجع السابق،ص ٦٢.

www.dawateislami.net

اس صورت میں حصے مخرج مسئلہ سے بڑھ گئے تھے، لہٰذا مسئلہ عائلہ ہو گیا پھر سہام اور رؤس میں نسبت دیکھی گئی تو صرف ایک ہی فریق پر کسر تھی، وہ بیٹیاں ہیں، ان کے اور ان کے حصوں کے درمیان نسبت توافق بالنصف ہے لہٰذا ہم نے عدد رؤس کے عدد وفق کو عول مسئلہ میں ضرب دی اور اس طرح حاصل ضرب مخرجِ مسئلہ بن گیا۔ پھر اُسی مضروب کو ہر فریق کے حصہ سے ضرب دے دی گئی۔ [1]

مسئلہ ۳ اگر کسر ایک ہی فریق پر ہو مگران کے عدد سہام اور عدد رؤس میں نسبت تباین ہو تو تصحیح کا طریقہ یہ ہے کہ جس فریق پر کسر ہے اس کے کُل عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں یا عول مسئلہ میں (اگر مسئلہ عائلہ ہے) ضرب دیں اور اسی طرح ہر فریق کے حصہ میں۔

مثال۔۱۔ مسئلہ ٦ ت ۱۸ — المضروب ع ۳

شوہر	دادی	اخوات الام ۳
۳	۱	۲
۹	۳	٦

مثال۔۲۔ مسئلہ ٦ عـ ۳۵ — المضروب ع ۵

شوہر	بہنیں۔ ۵
۳	۴
۱۵	۲۰

مسئلہ ۴ مذکورہ تین اصول اس وقت جاری ہوں گے جب کسر ایک فریق پر ہو لیکن ایک سے زائد فریقوں پر کسر ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل چار اصولوں سے کام لیا جائے گا۔ [2]

مسئلہ ۵ اگر کسر ایک سے زائد فریقوں پر ہو تو رؤس اور رؤس کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی اگر اعداد رؤس آپس میں متماثل ہوں تو کسی ایک عدد کو اصل مسئلہ میں یا اس کے عول میں (اگر مسئلہ عائلہ ہو) ضرب دیں گے پھر اسی مضروب کو ہر فریق کے حصے میں ضرب دیں گے۔ [3]

مثال۔۱۔ مسئلہ ٦ ت ۱۸ — المضروب ع ۳

بیٹیاں ٦	دادیاں ۳	چچا ۳
۴	۱	۱
۱۲	۳	۳

---

1 ……"الشريفية"شرح"السراجية"، باب التصحيح ،ص٦٢.

2 ……المرجع السابق،ص٦٣.

3 ……المرجع السابق،ص٦٣, ٦٤.

www.dawateislami.net

توضیح اس کی یہ ہے کہ اصل مسئلہ ۶ سے ہوا جس میں سے ۶ بیٹیوں کو دوتہائی یعنی ۴ ملے اب چونکہ چار، چھ پر پوری طرح تقسیم نہیں ہوتا اور ۴۔۶ میں توافق[1] ہے، لہٰذا ۶ کا وفق عدد ۳ ہو گیا اور تین دادیوں کو ایک اور تینوں چچوں کو ایک ملا جوان پر پورا تقسیم نہیں ہوتا اب ہمارے پاس یہ عدد رؤس ہیں۔۳۔۳۔۳، ان میں تماثل ہے لہٰذا کسی ایک عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور پھر مضروب کو ہر فریق کے حصہ سے ضرب دی جائے گی۔

مسئلہ ۶ اگر کسر ایک سے زائد فریقوں پر ہے مگر ان کے اعداد رؤس میں آپس میں نسبت تداخل ہے تو جو بڑا عدد ہے اسے اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے یا اگر عائلہ ہے تو اسکے عول میں دیں گے۔[2]

مسئلہ ۷ اگر کسر وارثوں کے ایک سے زائد فریقوں پر ہو اور اُن کے اعداد رؤس میں توافق ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک عدد رؤس کے وفق کو دوسرے فریق کے کل عدد رؤس میں ضرب دیں گے۔ پھر حاصل ضرب کی نسبت تیسرے فریق کے عدد رؤس سے دیکھیں گے۔ اگر ان میں توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کُل میں ضرب دیں گے اور اگر حاصل ضرب اور تیسرے فریق کے عدد رؤس میں تباین کی نسبت ہو تو پورے ایک عدد کو دوسرے میں ضرب دے لیں گے۔ پھر حاصل ضرب کو چوتھے فریق کے عدد رؤس کے ساتھ اسی طرح دیکھیں گے۔ اگر توافق ہوگا تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل عدد میں ضرب دیں گے اور اگر تباین ہو تو ایک عدد کو دوسرے سے ضرب کر دیں گے۔ اسی طرح جتنے فریق میں کسر ہوگی، کریں گے۔ آخر میں جو حاصل ضرب ہوگا اس کو اصل مسئلہ میں یا عول والے مسئلے میں عول سے ضرب دے دیں گے اور اسی عدد کو ہر فریق کے حصے میں بھی ضرب دے دیں گے۔[3]

---

1 ...... بہار شریعت میں اس مقام پر '' تداخل '' لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اصل لفظ یہاں پر '' توافق '' ہے، اسی وجہ سے ہم نے متن میں تصحیح کر دی ہے۔...علمیه

2 ......"الشریفیة"شرح"السراجیة"، باب التصحیح، ص ٦٤.

مثال۔ مسئلہ ۱۲ تا ۱۴۴

بیویاں۔۴۔	دادیاں۔۳۔	چچا۔۱۲۔
۳	۲	۷
۳۶	۲۴	۸۴

توضیح: اصل مسئلہ ۱۲ ہے جس سے سدس یعنی دو حصے تین دادیوں کے ہیں لیکن دو، تین میں تباین ہے لہٰذا جدات کی تعداد تین ہی رہے گی چوتھائی بیویوں کا یعنی تین حصے لیکن تین اور چار میں بھی تباین ہے اس لیے زوجات کی تعداد بھی یہی رہے گی باقی مال اعمام (چچوں) کو بطور عصبہ ملے گا اور وہ سات حصے ہیں لیکن اعمام کی تعداد ۱۲ ہے جبکہ ۱۲ اور ۷ میں بھی تباین ہے اس لیے اعمام کی تعداد ۱۲ ہی رہے گی پھر ہم نے عدد رؤس کی آپس میں نسبت دیکھی تو زوجات اور جدات کی تعداد یعنی ۴ اور ۳ ان میں اور ۱۲ میں تداخل ہے لہٰذا ہم نے بڑے عدد رؤس ۱۲ کو اصلِ مسئلہ ۱۲ میں ضرب دی تو ایک سو چوالیس حصے ہو گئے اب ہر فریق کے حصے کو مضروب یعنی ۱۲ سے ضرب دیں گے پس بیویوں کے ۳۶، دادیوں کے ۲۴ اور چچوں کے ۸۴ حصے ہوں گے جو کہ ہر فریق کے عدد رؤس پر پورے پورے تقسیم ہو جائیں گے۔...علمیه

3 ......"الشریفیة"شرح"السراجیة"، باب التصحیح، ص ٦٥.

www.dawateislami.net

مثال۔ (1) مسئلہ۲۴ت ۴۳۲۰ المضروب ۱۸۰

چچا۔ ۶۔	دادیاں ۱۵	(۹) بیٹیاں ۱۸	بیویاں ۔۴۔
۱	۴	۱۶	۳
۱۸۰	۷۲۰	۲۸۸۰	۵۴۰

جیسا کہ آپ واضح طور پر دیکھ رہے ہیں اس مسئلہ میں ہر فریق پر کسر ہے لہٰذا ہم پہلے تو اعداد سہام (2) اور اعداد رؤس (3) کی نسبت دیکھیں گے تو ۳۔۴ میں تباین ہے لہٰذا یہ اعداد یونہی رہیں گے۔ ۱۶، ۱۸ میں توافق بالنصف ہے لہٰذا ۱۸ کا عدد وفق نکالیں گے جو ۹ ہے اب گویا یہ عدد ۹ ہی ہے اور رؤس کے درمیان نسبت دیکھتے ہوئے ۱۸ کا لحاظ نہ ہوگا۔ بلکہ ۹ کا ہی ہوگا۔ ۴، ۱۵ اور ۱، ۶ میں بھی نسبت تباین ہے۔ لہٰذا یہ اعداد بھی اپنی جگہ ہی رہیں گے اب رؤس کی نسبت دیکھی گئی تو ۴۔۶ میں نسبت توافق ہے تو ان میں سے کسی ایک کا عدد وفق نکال کر دوسرے میں ضرب دے سکتے ہیں یہاں ۶ کا عدد وفق نکالا تو تین ۳ نکلا اب ۴ کو تین میں ضرب دی تو ۱۲ حاصل ہوئے اب ۱۲ اور ۹ میں بھی نسبت توافق بالثلث کی ہے تو ۹ کا عدد وفق نکالا جو ۳ ہے اور ۱۲ کو ۳ میں ضرب دی ۳۶ حاصل آیا۔ اب ۳۶ اور ۱۵ میں بھی توافق بالثلث ہے لہٰذا ۱۵ کے عدد وفق ۵ کو ۳۶ میں ضرب دی تو ۱۸۰ حاصل ہوئے اب اس کو اصل مسئلہ ۲۴ میں ضرب دی تو ۴۳۲۰ چار ہزار تین سوبیس حاصل آیا جو مخرج مسئلہ ہے پھر اسی مضروب ۱۸۰ کو ہر فریق کے حصہ میں ضرب دی گئی تو وہ حاصل آیا جو ہم نے ہر ایک فریق کے نیچے لکھ دیا ہے۔

مسئلہ ۸ اگر کسر ایک سے زائد فریقوں پر ہو اور اعداد میں تباین ہو تو کسی ایک کو دوسرے عدد رؤس میں ضرب دی جائے گی پھر اس کی نسبت دوسرے عدد رؤس سے دیکھی جائے گی اگر تباین کی نسبت ہو تو اس کو دوسرے عدد رؤس سے ضرب دیں گے اور بالآخر جو حاصل ہوگا اس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے۔ (4)

مثال۔ مسئلہ۲۴ت ۵۰۴۰ المضروب ع ۲۱۰

چچا۔۷۔	بیٹیاں ۔۱۰۔(۵)	دادیاں ۔ ۶۔(۳)	بیویاں ۔۲۔
۱	۱۶	۴	۳
۲۱۰	۳۳۶۰	۸۴۰	۶۳۰

توضیح = اب ۳۔۲ میں تباین ہے لہٰذا یہ اسی طرح رہیں گے اور ۴۔۶ میں توافق بالنصف ہے تو ۶ کا عدد وفق ۳ نکال لیا گیا۔ اس طرح ۱۶۔۱۰ میں توافق بالنصف ہے تو ۱۰ کا عدد وفق نکال لیا جو ۵ ہے اور ۱۔۷ میں تباین ہے لہٰذا وہ اپنی جگہ رہا۔ اب ہمارے پاس یہ اعداد رؤس ہیں ۔۲۔۳۔۵۔۷ یہ سب آپس میں متباین ہیں۔ لہٰذا ۲ کو ۳ میں ضرب دی تو حاصل ۶ ہوا۔ اس کو ۵ میں ضرب دی تو ۳۰ حاصل ہوا۔ اس کو ۷ میں ضرب دی تو حاصل ۲۱۰ دوسودس آیا۔ اب اس کو ۲۴ اصل مسئلہ میں ضرب دی تو حاصل پانچ ہزار چالیس

1...... یہ مثال مسئلہ ۶ کے تحت مذکور تھی جبکہ یہ مسئلہ ۷ کی مثال ہے لہٰذا ہم نے اسے مسئلہ ۷ کے تحت ذکر کر دیا۔...علمیہ

2...... حصوں کی تعداد۔ 3...... ہر فریق کی تعداد۔

4......"الشريفية"شرح"السراجية"، باب التصحيح ، ص ٦٦ .

www.dawateislami.net

آیا،۵۰۴۰۔اور یہ مخرج مسئلہ ہے، پھر اسی مضروب ۲۱۰ کو ہر فریق کے حصے میں ضرب دی تو وہ حاصل آیا جو ہر فریق کے نیچے لکھا ہے۔

مسئلہ ۹ استقراء سے [1] یہ بات ثابت ہے کہ چار فریقوں سے زائد پر کسر نہیں آسکتی۔ [2] (شریفیہ ص ۷۸)

ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا اُصول

ہر فریق یا وارثوں کے ہر گروپ کا مجموعی حصہ معلوم کرنے کا طریقہ تو ہم بیان کر چکے ہیں اب اگر ہر گروپ کے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا ہو تو اس کے کئی طریقے ہیں چند ہم ذکر کرتے ہیں۔

① ہر فریق کے حصہ کو (جو اس فریق کو اصل مسئلہ سے ملا ہے) ان کے عدد رؤس پر تقسیم کردیں پھر جو خارج قسمت ہے اُسے اس عدد میں ضرب دیں جس کو تصحیح کے لئے اصل مسئلہ میں ضرب دیا تھا، اب جو حاصل ہوگا وہ اس فریق کے ہر فرد کا حصہ ہوگا۔ [3]

مثال۔ مسئلہ ۲۴ ت ۵۰۴۰ المضروب ع ۲۱۰

بیویاں ۔۲	دادیاں ۔۶	بیٹیاں ۔۱۰	چچا ۔۷
۳	۴	۱۶	۱
۶۳۰	۸۴۰	۳۳۶۰	۲۱۰
لک	لک	لک	لک
۳۱۵	۱۴۰	۳۳۶	۳۰

توضیح= اب اس مسئلہ میں بیویوں کو ۳ ملے جبکہ عدد رؤس ۲ ہے لہٰذا ہم نے ۳ کو دو پر تقسیم کیا تو خارج قسمت $1\frac{1}{2}$ نکلا پھر اس کو المضروب ۲۱۰ میں ضرب دیا تو حاصل ۳۱۵ آیا جو ہر بیوی کا حصہ ہے اس کو قاعدہ کے مطابق فریق کے حصہ کے نیچے لک ۳۱۵ لکھ دیا گیا۔ لِکُ دراصل لکل واحد (ہر ایک کا) کا مخفف ہے۔ اس طرح بیٹیوں کا مجموعی حصہ ۱۶ ہے اور عدد رؤس ۱۰ ہے، لہٰذا ۱۶ کو ۱۰ پر تقسیم کیا گیا $1\frac{3}{5}$ پھر اس کو مضروب ۲۱۰ میں ضرب دیا گیا تو ۳۳۶ حاصل ہوا اور یہی ہر بیٹی کا حصہ ہے یہی عمل تمام فریقوں کے ساتھ کیا جائے گا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ المضروب کو فریق کے اعداد رؤس پر تقسیم کردیا جائے پھر خارج قسمت کو اسی فریق کے حصہ میں (جو اصل مسئلہ سے ان کو ملا ہے) ضرب دے دیا جائے تو حاصل ہر فرد کا حصہ ہوگا۔ اب مذکورہ مثال ہی کو لے لیں اس میں

---

1 ......غور وفکر سے، تجربے سے۔

2 ......"الشریفیة"شرح"السراجیة"، باب التصحیح ،ص ٦٧.

3 ......المرجع السابق،فصل فی معرفة نصیب کل فریق،ص ٦٨.

www.dawateislami.net

بیویوں کا حصہ ۳ ہے اوران کی تعداد ۲ ہے، جب مضروب (جس کو اصل مسئلہ میں ضرب دی تھی) ۲۱۰ کو ۲ پر تقسیم کیا تو ایک سَو پانچ ۱۰۵ حاصل ہوا۔ اب اسکو بیویوں کے مجموعی حصے ۳ سے ضرب دی تو ۳۱۵ حاصل ہوا جو ہر بیوی کا انفرادی حصہ ہے یہی عمل دوسرے فریقوں کے ساتھ کیا جائے گا۔[1]

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر فریق کے حصہ کو (جواصل مسئلہ سے اس کو ملا ہے) ان کے عددروٴس سے نسبت دیں پھر اس نسبت کے لحاظ سے مضروب سے اس فریق کے ہر فرد کو دے دیں، مثلاً اسی مسئلہ میں جب بیویوں کے حصہ ۳ کو عدد روٴس ۲ سے نسبت دی $\frac{1}{2}$ ۱ کی نسبت نکلی، اب اسی نسبت کے اعتبار سے مضروب سے ہر بیوی کو دیا تو ۳۱۵ آیا۔ یہی عمل ہر ایک فریق کے ساتھ کیا جائے گا، اس کے علاوہ اور طریقے بھی ہیں جو حساب داں حضرات[2] کے لئے مشکل نہیں۔[3]

وارثوں اور دوسرے حقداروں میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ

جو کچھ مال میت نے چھوڑا ہو اس کی تقسیم اسی ترتیب پر ہوگی جس کا ذکر شروع کتاب میں ہوا۔ اب وارثوں اور دوسرے حقداروں میں ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ ذکر کیا جاتا ہے۔

① اگر ترکہ اور تصحیح میں مماثلت ہو تو ضرب وغیرہ کی ضرورت نہیں اور مسئلہ درست ہے۔[4]

مثال۔

مسئلہ ٦		ترکہ ٦ روپیہ
ماں	باپ	بیٹیاں ۴
۱	۱	۴

توضیح= اب ترکہ یعنی وہ مال جو میت نے چھوڑا ہے اس کا عدد ٦ ہے جو ٦ سے مماثلت رکھتا ہے اس لئے پورا پورا تقسیم ہو گیا۔

مسئلہ ۱ اگر میت کے پاس کچھ نقد روپیہ ہو اور کچھ دوسرا مال تو سب کی مناسب قیمت لگائی جائے پھر تقسیم کیا جائے۔

مسئلہ ۲ اگر ترکے اور تصحیح میں تباین ہو تو وارث کے سہام کو[5] جو اُسے تصحیح سے ملے ہیں کُل ترکے میں ضرب دیں اور حاصل ضرب کو تصحیح سے تقسیم کریں جو جواب ہوگا وہ اس وارث کا حصہ ہے۔[6]

1 ......"الشريفية"شرح"السراجية"، باب التصحيح ،فصل في معرفة نصيب كل فريق،ص٦٨.

2 ......علم حساب کے ماہرین۔

3 ......"الشريفية"شرح"السراجية"، باب التصحيح ،فصل في معرفة نصيب كل فريق،ص٦٩.

4 ......المرجع السابق،ص٧٠.

5 ......حصوں کو۔

6 ......"الشريفية"شرح"السراجية"، باب التصحيح ، فصل في قسمة التركات...إلخ،ص٧٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶		ترکہ ۷ روپے	
بنت	بنت	ماں	باپ
۲	۲	۱	۱

توضیح = اس صورت میں تصحیح کا عدد چھ ہے اور ترکہ سات روپیہ ہے چھ اور سات میں تباین ہے اس لئے ایک لڑکی کے حصے یعنی دو کو سات میں ضرب دیا تو حاصل ضرب چودہ ہوا۔ اس کو چھ سے تقسیم کیا تو $\frac{1}{3}$ ۲ روپیہ بیٹی کا حصہ ہوا اور باپ کا ترکہ ایک ہے اس کو ۷ سے ضرب دیا تو ۷ ہوئے اس کو ۶ سے تقسیم کیا تو $\frac{1}{6}$ ۱ روپیہ باپ کا حصہ ہوا۔

مسئلہ ۳ اگر ترکے اور تصحیح میں توافق ہو تو وارث کے سہام کو ترکے کے وفق میں ضرب دیں اور حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق سے تقسیم کریں جو جواب ہوگا وہ اس وارث کا حصہ ہے۔[1]

مسئلہ ۶/۲		ترکہ ۱۵ روپے/۵
باپ	ماں	بیٹی
۲	۱	۳

توضیح:۔ تصحیح کا عدد چھ ہے اور ترکہ پندرہ روپیہ۔ چھ اور پندرہ میں توافق بالثلث ہے۔ چھ کا وفق دو ہوا اور پندرہ کا وفق پانچ۔ لہٰذا باپ کے حصے یعنی دو کو پندرہ کے وفق پانچ میں ضرب دیا حاصل ضرب دس ہوا۔ دس کو چھ کے وفق دو سے تقسیم کیا تو پانچ جواب آیا۔ یہ باپ کا حصہ ہے بیٹی کے حصے تین کو پندرہ کے وفق پانچ میں ضرب دیا تو پندرہ ہوا۔ اسے چھ کے وفق دو سے تقسیم کیا تو $\frac{1}{2}$ ۷ بیٹی کا حصہ ہوا۔ ماں کے حصے ایک کو پانچ پر ضرب دیا تو جواب پانچ ہوا۔ اُس کو دو سے تقسیم کیا تو جواب $\frac{1}{2}$ ۲ ہوا، یہ ماں کا حصہ ہے۔

قاعدہ: اگر ترکے اور تصحیح مسئلہ میں تداخل ہو تو چھوٹے عدد سے بڑے عدد کو تقسیم کرنے کے بعد جو جواب آئے گا اس کو اس عدد کا وفق مان کر وہی عمل کیا جائے گا جو توافق کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ یعنی اگر ترکے کا عدد تصحیح سے زیادہ ہے تو تصحیح سے ترکے کو تقسیم کرنے کے بعد جو عدد حاصل ہوگا اس کو ہر وارث کے سہام میں ضرب دے دینے سے اس وارث کا حصہ معلوم ہو جائے گا اور اگر تصحیح کا عدد ترکے سے زیادہ ہے تو ترکے سے تصحیح کو تقسیم کر کے جو عدد حاصل ہوگا وہ تصحیح کا وفق ہوگا اس سے ہر وارث کے سہام کو تقسیم کرنے سے اُس وارث کا حصہ معلوم ہو جائے گا۔[2]

1 ......"الشریفیة"شرح"السراجیة"، باب التصحیح ،فصل فی قسمة الترکات...إلخ، ص ۷۰.

2 ......المرجع السابق، ص ۷۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ ترکہ ۱۸/۳

اب	ام	بنت
۲	۱	۳

توضیح: تصحیح مسئلہ چھ اور ترکہ اٹھارہ روپیہ میں تداخل ہے تو چھ سے اٹھارہ کو تقسیم کیا تو تین جواب آیا۔ تین کو بیٹی کے حصے یعنی تین سہام کو اٹھارہ کے وفق تین میں ضرب دیا تو نو روپیہ بیٹی کا حصہ ہوگیا۔ اسی طرح دوسرے وارثوں کا نکال دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۴/۲ ترکہ ۱۲ روپے

اب	ام	بنت	زوجہ
۵	۴	۱۲	۳

توضیح:۔ تصحیح کے عدد چوبیس(۲۴) اور ترکہ کے عدد بارہ(۱۲) میں تداخل ہے تو بارہ سے چوبیس کو تقسیم کیا جواب دو آیا۔ یہ چوبیس کا وفق ہے بیٹی کا حصہ جو بارہ سہام تھا اسے دو سے تقسیم کیا تو لڑکی کا حصہ چھ روپے ہوگیا اور باپ کے پانچ سہام کو دو سے تقسیم کیا تو ۲ ۱/۲ روپیہ باپ کا حصہ ہوا۔ ماں کے چار سہام کو دو سے تقسیم کیا تو دو روپیہ ماں کا حصہ ہوا۔ بیوی کے تین سہام کو دو سے تقسیم کیا ڈیڑھ روپیہ بیوی کا حصہ ہوگیا۔

مسئلہ ۴: اگر ہر فریق کا حصہ معلوم کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فریق کو جو کچھ اصل مسئلہ سے ملا ہے تو توافق کی صورت میں اسے ترکہ کے وفق میں ضرب دیں اور حاصل ضرب کو تصحیح مسئلہ کے وفق پر تقسیم کریں اب جو خارج ہوگا وہ اس فریق کا حصہ ہے۔(1)

مثال = مسئلہ ۶ تعول الی ۹ (۳) ترکہ ۳۰/(۱۰) روپے

شوہر	بہنیں۔۴	ماں شریک بہنیں۔۲
۳	۴	۲
۱۰	۱۳ ۱/۳	۶ ۲/۳

توضیح= بہنوں کو اصل مسئلہ سے مجموعی طور پر ۴ ملے تھے ان چار کو ترکہ کے وفق ۱۰ میں ضرب دی تو حاصل ۴۰ آیا۔ اب اس ۴۰ کو وفق مسئلہ پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ۱۳ ۱/۳ آیا۔ یہی چار بہنوں کے ترکہ سے مجموعی حصہ ہے، یہی حال باقی فریقوں کا ہے۔

مسئلہ ۵: اگر تصحیح اور ترکہ میں تبایُن کی نسبت ہو تو ہر فریق کے حصہ کو کل ترکہ میں ضرب دیں گے اور حاصل کو کل تصحیح پر تقسیم کردیں گے اب خارج قسمت اس فریق کا مجموعی حصہ ہوگا۔(2)

(1)......"الشريفية"شرح"السراجية"، باب التصحيح ، فصل في قسمة التركات...إلخ، ص ٧١.

(2)......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مثال = مسئلہ ۶ تعول الی ۹ — ترکہ/۳۲ روپے

شوہر	بہنیں ۔۴	ماں شریک بہنیں ۔۲
۳	۴	۲
۱۰ ۲/۳	۱۴ ۲/۹	۷ ۱/۹

مسئلہ ۶ اگر فریق کے ہر ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا ہو تو اس کا طریقہ بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ (1) صرف فرق اتنا ہے کہ بجائے فریق کے حصے کو ضرب دینے کے ہر ہر فرد کے حصے کو ضرب دی جائے گی۔

مثال = مسئلہ ۶ تعول الی ۹ (۳) — ترکہ/۳۰ روپے (۱۰)

شوہر	بہنیں ۔۴	ماں شریک بہنیں ۔۲
۳	۴	۲
۱۰	۱۳ ۱/۳	۶ ۲/۳
	لک ۳ ۱/۳	لک ۳ ۱/۳

توضیح: اب مثال مذکور میں شوہر کا حصہ تو واضح ہے، ایک بہن کا حصہ اگر معلوم کرنا ہو تو ایک بہن کے حصہ کو وفق ترکہ میں ضرب دیں گے یعنی ایک کو دس میں دیں گے تو حاصل دس آیا اب دس کو تین پر تقسیم کیا تو حاصل ۳ ۱/۳ آیا۔

قرض خواہوں میں مال کی تقسیم

مسئلہ ۱ اگر میت کا مال اتنا ہے کہ ہر قرض خواہ کو اس کا پورا پورا حق مل سکتا ہے جب تو ظاہر ہے کسی تکلف کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر صورت یہ ہو کہ قرض خواہ (2) زائد ہیں اور ترکہ کم ہے اب کسی ایک کو پورا ادا کرنا اور باقی کو کم دینا انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ اس لئے ایک ایسا طریقہ وضع کیا گیا ہے کہ ہر قرض خواہ کو انصاف سے مل جائے، اور وہ یہ کہ ہر قرض خواہ کا دَین بمنزلہ سہم کے تصور کیا جائے اور تمام قرض خواہوں کے قرض کا مجموعہ بمنزلہ تصحیح یعنی مخرج مسئلہ کے تصور کیا جائے اور پھر وہی عمل کیا جائے جو تقسیم ترکہ میں ہوتا ہے۔

مثلاً۔ ایک شخص مرگیا اور ترکہ ۹ روپے چھوڑے جب کہ اس پر ایک شخص کے ۱۰ روپے تھے۔ دوسرے کے ۵ تو مجموعہ ۱۵

1 ……یعنی مسئلہ ۴: کے تحت جو مذکور ہوا۔ 2 ……یعنی میت جن کا مقروض تھا۔

www.dawateislami.net

روپے ہوا۔اس کو بمنزلہ مخرج مسئلہ کے کیا، اور ۹۔۱۵ میں توافق بالثلث ہے اب ہم نے دس والے کو (جو ایک شخص کا قرض تھا) ۳ میں (جو وفق ترکہ ہے) ضرب دی تو حاصل تیس آیا اب اس حاصل کو وفق تصحیح (۵) پر تقسیم کیا تو خارج دس والے کا حصہ قرار پایا اور وہ ۶ ہے۔[1]

مثال۔

مسئلہ ۱۵ (۵)	ترکہ ۹ روپے (۳)
قرض زید ۱۰	قرض خالد ۵
۱۰	۵
۶ روپیہ	۳ روپیہ

اس پر قیاس کرتے ہوئے تباین کی صورت کا حل کچھ مشکل نہ ہوگا۔

تخارُج کا بیان

اس سے مراد یہ ہے کہ وارثوں میں کوئی یا قرض خواہوں میں سے کوئی تقسیم ترکہ سے پہلے میت کے مال میں سے کسی معین چیز کو لینا چاہے اور اس کے عوض اپنے حق سے دستبردار ہو جائے خواہ وہ حق اس چیز سے زائد ہو یا کم اور اس پر تمام ورثہ یا قرض خواہ متفق ہو جائیں تو اس کا نام فقہ کی اصطلاح میں ''تخارج'' یا ''تصالح'' ہے۔اس صورت میں طریق تقسیم یہ ہے کہ اس شخص کے حصہ کو تصحیح سے خارج کر کے باقی مال تقسیم کر دیا جائے۔[2] (شریفیہ ص ۸۵، درمختار ج ۵ ص ۵۶۵)

مثلاً۔ ایک عورت نے ورثہ میں شوہر، ماں اور چچا چھوڑے، اب شوہر نے کہا میں اپنا حصہ مہر کے بدلہ چھوڑتا ہوں، اس پر باقی ورثہ راضی ہوگئے تو مال اس طرح تقسیم ہوگا۔

مثال۔ مسئلہ ۳

ماں	چچا
۲	۱

توضیح: اب اصل مسئلہ شوہر کے ہوتے ہوئے ۶ تھا جس میں سے ۳ شوہر کو ملنا تھے اور تہائی ۲۔ماں کو ملنا تھے، جبکہ ایک چچا کا تھا، اس لئے شوہر کا حصہ مہر کے عوض ساقط ہوگیا اور باقی وارثوں کے حصے حسب سابق رہے۔خلاصہ یہ کہ وارثوں کو وہی حصے ملیں گے جو تخارج سے قبل خارج ہونے والے وارث کی موجودگی میں ملتے تھے۔[3] (درمختار ج ۵ ص ۵۶۵)

---

1 ......''الشریفیة''شرح''السراجیة''، باب التصحیح، فصل فی قسمة الترکات...إلخ، ص ۷۳،۷۲.

2 ......''الشریفیة''شرح''السراجیة''، فصل فی التخارج، ص ۷۴،۷۳.

3 ......''الدر المختار''، کتاب الفرائض، باب المخارج، ج ۱۰، ص ۶۰۲.

www.dawateislami.net

ردّ کا بیان

مسئلہ ۱ ردّ عول کی ضد ہے کیونکہ عول میں حصے مخرج سے زائد ہوجاتے ہیں اور مخرج مسئلہ میں اضافہ کرنا پڑتا ہے جب کہ ردّ میں حصے گھٹ جاتے ہیں اور مخرج مسئلہ میں کمی کرنا پڑتی ہے، اب اگر یہ صورت واقع ہو کہ مخرج سے اصحاب فرائض کو ان کے مقررہ حصوں کے دینے کے بعد بھی کچھ بچ جائے اور کوئی عصبہ بھی موجود نہ ہو تو باقی ماندہ کو اصحاب فرائض پر اُن کے حصوں کی نسبت سے دوبارہ تقسیم کیا جائے گا۔[1] (شریفیہ ص ۸۶، عالمگیری ج ۶ ص ۴۶۹، درمختار ج ۵ ص ۵۴۷، تبیین الحقائق ج ۶ ص ۲۴۷)

مسئلہ ۲ شوہر اور بیوی پر ردّ نہیں کیا جائے گا، جمہور صحابہ رضی اللہ عنھم کا یہی قول ہے۔[2] (شریفیہ ص ۸۶ ومحیط سرخسی بحوالہ عالمگیری ج ۶ ص ۴۶۹، درمختار ج ۵ ص ۵۴۷، تبیین الحقائق ج ۶ ص ۲۴۷)

اس زمانے میں بیت المال کا نظام نہیں ہے اس لئے زوجین[3] پر ردّ کر دیا جائے گا جب کہ اور کوئی وارث نہ ہو۔[4] (شامی ودرمختار ج ۵ ص ۶۸۹)

مسئلہ ۳ ردّ کے مسائل چار اقسام پر مشتمل ہیں۔ پہلی قسم یہ ہے کہ مسئلہ میں ان وارثوں میں سے جن پر ردّ ہوتا ہے صرف ایک قسم ہو اور جن پر ردّ نہیں ہوتا ہے یعنی (زوجین) میں سے کوئی نہ ہو اس صورت میں مسئلہ انکے عدد رؤس سے کیا جائے گا کیونکہ مال سب کا سب انہی کو دینا ہے اور چونکہ رؤس ومخرج میں تماثل ہے اس لئے مزید کسی عمل کی ضرورت نہیں۔[5] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۶۹، تبیین الحقائق ج ۶ ص ۲۴۷)

مثال۔۱۔ بالرد مسئلہ ۲

بیٹی	بیٹی
۱	۱

مثال۔۲۔ بالرد مسئلہ ۲

بہن	بہن
۱	۱

مسئلہ ۴ اگر مسئلہ میں ایک سے زائد اجناس[6] ان وارثوں کی ہیں جن پر رد ہوتا ہے اور جن پر ردّ نہیں ہوتا ہے وہ نہیں ہیں تو مسئلہ ان کے سہام سے کیا جائے گا۔[7] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۶۹، درمختار ج ۵ ص ۵۴۷، تبیین الحقائق ج ۶ ص ۲۴۷)

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الفرائض، الباب الرابع عشر فی الردّ وهو ضدّ العول، ج٦، ص ٤٦٩.
و"الشریفیة" شرح "السراجیة"، باب الردّ، ص ٧٤، ٧٥.

2 ...... "الشریفیة" شرح "السراجیة"، باب الردّ، ص ٧٤، ٧٥.

3 ...... یعنی میاں بیوی۔

4 ...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب العول، ج ١٠، ص ٥٧٠.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الفرائض، الباب الرابع عشر فی الردّ وهو ضدّ العول، ج٦، ص ٤٦٩.

6 ...... اقسام۔

7 ...... "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب العول، ج ١٠، ص ٥٧٢.

www.dawateislami.net

مثال۔۱۔ بالرد مسئلہ۲

ماں شریک بہن	دادی
۱	۱

توضیح= اس مسئلہ میں دادی کا حصہ چھٹا ہے اور ماں شریک بہن کا بھی یہی ہے،مسئلہ اگر ۶ سے کیا جاتا ہے تو ہر ایک کو ایک ایک ملتا اور ۴ بچتے، اس لئے مسئلہ انکے سہام یعنی ۲ سے کردیا گیا۔

مثال۔۲۔ مسئلہ۳

ماں شریک بہنیں۔۲۔	ماں
۲	۱

توضیح= چونکہ ماں شریک بہنیں دو ہیں، اس لئے انکا مقررہ حصہ ثلث $\frac{۱}{۳}$ ہے، جبکہ ماں کا حصہ چھٹا ہے۔اب اگر مسئلہ ۶ سے کیا جائے تو بہنوں کو چھ میں سے ۲ ملتے ہیں اور ماں کو ایک۔لہٰذا ان کے مجموعی سہام[1] ۳ ہوئے پس بجائے اس کے کہ ۶ سے مسئلہ کریں ۳ ہی سے کردیا۔اس طرح فرض حصہ دینے کے بعد جو کچھ بچا وہ بھی انہی کی طرف رڈ ہو گیا۔

مثال۔۳۔ بالرد مسئلہ۴

بیٹی	پوتی
۳	۱

توضیح: اصل مسئلہ ۶ سے تھا جن میں سے نصف (یعنی ۳) بیٹی کا ہے اور چھٹا یعنی ایک پوتی کا ہے تو کل حصے ۴ ہوئے انہی سے مسئلہ کردیا گیا۔

مثال۔۴۔ بالرد مسئلہ۵

بیٹی۔۲۔	ماں
۴	۱

توضیح: چونکہ بیٹیاں ۲ ہیں ان کو چھ کا دوتہائی یعنی ۴ ملنا ہے جب کہ ماں کو ایک ملے گا اس طرح مجموعی سہام ۵ بنتے ہیں اور انہی سے مسئلہ کردیا گیا۔

مثال۔۵۔ بالرد مسئلہ۵

بیٹی	پوتی	ماں
۳	۱	۱

---

[1]......کل حصے۔

www.dawateislami.net

مثال۔۲۔ بالرد مسئلہ ۵

بہن	ماں شریک بہنیں ۲
۳	۲

مسئلہ ۵ اگر من یرد علیہ[1] کی ایک جنس ہو اور من لایُرد علیہ بھی ہوں تو من لایُرد علیہ[2] کا حصہ پہلے اس کے اقل مخارج سے دیا جائے گا اور اس مخرج سے جو بچے گا اس کو من یردّ علیہ کے رؤس پر تقسیم کردیا جائے گا اب اگر یہ باقی انکے رؤس پر پورا پورا تقسیم ہوجائے تب تو ضرب وغیرہ کی ضرورت نہیں جیسا کہ آگے آئے گا۔[3] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۷۰، درمختار ج ۵ ص ۵۴۷، تبیین الحقائق ج ۶ ص ۲۴۷)

مثال۔۱۔ بالرد مسئلہ ۴

شوہر	بیٹیاں۔۳۔
۱	۳

توضیح = جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، اس مسئلہ میں شوہر من لایُرد علیہ میں سے ہے جب کہ بیٹیاں من یُرد علیہ میں سے ہیں۔ اب شوہر کے لئے دو مخرج تھے ایک نصف اور دوسرا ربع، ربع اقل مخارج ہے۔ پس ہم نے ۴ سے مسئلہ کیا اور شوہر کا حصہ دے دیا۔ اب ۳ بچے تو ان کے من یردعلیہ یعنی بیٹیوں کے عدد رؤس ۳ پر تقسیم کردیا گیا جو پورا تقسیم ہوگیا، لہٰذا مزید کسی عمل کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۶ اگر من لایردعلیہ کو انکے اقل مخارج سے دینے کے بعد باقی ماندہ من یردعلیہ کے رؤس پر پورا تقسیم نہ ہو بلکہ اس میں اور ان کے اعداد رؤس میں نسبت توافق ہو تو انکے عدد رؤس کے وفق کو من لایردعلیہ کے مخرج مسئلہ میں ضرب دی جائے گی اور حاصل کو مخرج مسئلہ قرار دیا جائے گا۔[4]

مثال۔۱۔ مسئلہ ۸ ~~۴~~

شوہر	بیٹیاں ۶ (۲)
۱/۲	۳/۶

توضیح = یہاں من لایردعلیہ میں سے شوہر ہے جس کا اقل مخرج ۴ ہے لہٰذا مسئلہ ۴ سے ہی کیا گیا اور شوہر کو ایک دے دیا اب ۳، چھ پر پوری طرح تقسیم نہیں ہوتا، لہٰذا ہم نے ۳ اور ۶ میں نسبت دیکھی تو وہ تداخل کی ہے جو حکم توافق میں ہے، اب بیٹیوں کے رؤس کا عدد وفق ۲ ہے، ۲ کو شوہر کے مخرج مسئلہ ۴ سے ضرب دی تو حاصل ۸ آیا، پھر اسی دو کو شوہر کے حصہ میں ضرب دی تو حاصل ۲ آیا اور بیٹیوں کے حصہ میں ضرب دی تو حاصل ۶ آیا اور ہر لڑکی کو ایک ایک ملا۔

1 ......یعنی جس پر رد ہوتا ہے۔ 2 ......یعنی جس پر رد نہیں ہوتا ہے۔

3 ......"الدر المختار" و"ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب العول، ج ۱۰، ص ۵۷۲.
و"الشریفیة" شرح "السراجیة"، باب الرد، ص ۷۸.

4 ......"الدر المختار" و"ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب العول، ج ۱۰، ص ۵۷۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ اگر من لا یردعلیہ کے دینے کے بعد باقی ماندہ[1] میں اور من یردعلیہ کے رؤس میں نسبت تباین ہو تو کل عدد رؤس کو من لا یردعلیہ کے مخرجِ مسئلہ میں ضرب دی جائے گی اور حاصل ضرب مخرجِ مسئلہ ہوگا۔[2]

مثال۔ مسئلہ ۲۰

شوہر	بیٹیاں ۵
۱	۳
۵	۱۵

توضیح= شوہر کا حصہ ادا کرنے کے بعد ۳ اور ۵ میں تباین ہے، لہٰذا ۵ کو ۴ میں ضرب دیا تو حاصل بیس آیا جو مخرج مسئلہ بنایا گیا ہے پھر اس ۵ کو ہر فریق کے حصہ سے ضرب دے دی۔ ع

مسئلہ ۸ مسائل رڈ میں چوتھی قسم یہ ہے کہ من لا یردعلیہ کے ساتھ من یردعلیہ کی دو جنسیں ہوں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ من لا یردعلیہ سے باقی ماندہ کو مسئلہ من یردعلیہ پر تقسیم کیا جائے اگر پورا تقسیم ہو جائے تو ضرب کی ضرورت نہیں اور اس کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ بیوی کو چوتھائی ملتا ہو اور باقی من یردعلیہ پر اَثلاثاً[3] تقسیم ہو رہا ہو[4]۔

مثال۔ بالرد مسئلہ ۴ (۴۸)

بیوی	دادیاں۔۴۔	ماں شریک بہنیں۔۶۔
۱	۱	۲
۱۲	۱۲	۲۴

توضیح= یہاں بیوی کو چوتھائی دیا گیا ہے اور مسئلہ ۴ سے کیا گیا ہے اور من یردعلیہ کا مسئلہ الگ کیا گیا ہے وہ اس طرح کہ اگر صرف دادیاں اور ماں شریک بہنیں ہوتیں تو مسئلہ بالرد ۳ ہوتا جن میں سے ۲ بہنوں کو اور ایک دادی کو ملتا۔ اب من یردعلیہ کا مسئلہ ۳ سے ہے اور من لا یردعلیہ کا حصہ دے کر ۳ بچتے ہیں لہٰذا اب ضرب کی ضرورت نہیں لیکن دادیوں پر ایک پورا تقسیم نہیں ہوتا جبکہ بہنوں پر ۲ پورے تقسیم نہیں ہوتے، دادیوں کے سہام اور اعداد رؤس میں تباین ہے لہٰذا ان کو اپنے حال پر رکھا گیا جب کہ بہنوں کے سہام اور اعداد رؤس میں توافق ہے لہٰذا بہنوں کا عدد وفق نکالا گیا جو ۳ ہے اب ہمارے پاس یہ اعداد رؤس ہیں: ۴،۱، ۳، جو سب متباین ہیں۔ لہٰذا ہم نے بہنوں کے اعداد رؤس کے وفق کو دادیوں کے کُل اعداد رؤس میں ضرب دیا تو حاصل ۱۲ آیا۔ پھر

---

1. ...... بچا ہوا۔
2. ......"الدر المختار" و"ردالمحتار"، كتاب الفرائض، باب العول، ج١٠، ص٥٧٢.
و"الشريفية" شرح "السراجية"، باب الرد، ص٧٨.
3. ...... یعنی تین حصوں میں۔
4. ......"السراجي"، باب الرد، ص٢٨.

www.dawateislami.net

اس حاصل کو من لا یردعلیہ کے مسئلہ ۴ سے ضرب دی تو حاصل اڑتالیس[۴۸] آیا پھر اسی بارہ[۱۲] سے ہر فریق کے حصہ کو ضرب دی تو جو حاصل آیا وہ ہر ایک فریق کا حصہ ہے جیسا کہ آپ مثال میں دیکھ رہے ہیں۔

مسئلہ ۹ اگر من لا یردعلیہ کا حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ من یردعلیہ کے مخرج مسئلہ پر پورا تقسیم نہ ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ من یردعلیہ کے کل مسئلہ کو من لا یردعلیہ کے مسئلہ میں ضرب دیں اب جو حاصل ہوگا وہ دونوں فریقوں کا مخرج مسئلہ ہوگا۔ (1)

مثال۔ بالرد مسئلہ ۸×۵ / ۴۰×۳۶ / ۱۴۴۰ المضروب ۵ع المضروب ۳۶ع

بیویاں۔۴۔	بیٹیاں۔۹۔	دادیاں۔۶۔	
۱/۵	۴/۲۸	۱/۷	
۱۸۰/لک ۴۵	۱۰۰۸/لک ۱۱۲	۲۵۲/لک ۴۲	(لک۔لکل واحد)

توضیح= اصولی طور پر یہ مسئلہ ۲۴ سے ہونا تھا کیونکہ آٹھواں دوتہائی اور چھٹے کے ساتھ آرہا ہے لیکن حصے بچتے تھے اس لئے مسئلہ رد کا ہوگیا تو پہلے بیویوں کو ان کے اقل مخارج ۸ سے حصہ دیا پھر من یردعلیہ کا مسئلہ الگ حل کر کے دیکھا تو وہ ۵ ہو رہا ہے جس میں سے ۴ بیٹیوں کے حصہ میں آرہے ہیں اور ایک دادی کے، اب بیویوں کا حصہ نکالنے کے بعد ۷ بچے جو ۵ پر پورے تقسیم نہیں ہوتے، اب من لایُردعلیہ کے باقی ماندہ ۷ اور مسئلہ من یردعلیہ ۵ میں تباین ہونے کی وجہ سے مسئلہ من یردعلیہ ۵ کو کل مسئلہ من لا یرد علیہ میں ضرب دی تو حاصل چالیس[۴۰] آیا جو فریقین کا مخرج مسئلہ ہے۔اب ان میں سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ من لا یردعلیہ کے سہام کو (2) مسئلہ من لا یردعلیہ میں ضرب دیں جیسے یہاں ایک کو ۵ سے ضرب دی تو حاصل ۵ آیا یہ من لا یردعلیہ کا حصہ ہے اور من یردعلیہ میں سے ہر فریق کے حصہ کو مسئلہ من لا یردعلیہ کے باقی ماندہ سے ضرب دی جائے گی تو بیٹیوں کو ۴ ملے تھے انہیں جب ۷ میں ضرب دی گئی تو حاصل ۲۸ آیا جو بیٹیوں کا مجموعی حصہ ہے، اور دادیوں کے حصے کو جب سات میں ضرب دی تو ۷ آیا یہ دادیوں کا مجموعی حصہ ہے اب اگر ہر فریق یا بعض کے حصے انکے رؤوس پر (3) پوری طرح تقسیم نہ ہوتے ہوں تو وہی عمل دہرایا جائے گا جو تصحیح کے باب میں ہم بیان کر آئے ہیں، مثلاً اسی مسئلہ میں بیویوں کی تعداد ۴ اور انکے حصے ۵ ہیں جن میں تباین ہے اس لئے ان اعداد کو یونہی رکھا گیا۔ بیٹیاں ۹ ہیں اور ان کے حصے ۲۸ ان میں بھی تباین کی نسبت ہے لہٰذا یہ بھی اپنی جگہ رہے اور یہی حال دادیوں کا ہے اب صرف رؤوس کے درمیان نسبت تلاش کی تو دادیاں ۶ اور بیویاں ۴ ہیں۔ان میں توافق بالنصف ہے

---

1 ......"السراجی"، باب الرد، ص ۲۸.

2 ......حصوں کو۔ 3 ......یعنی ان کی تعداد پر۔

www.dawateislami.net

لہٰذا ہم نے ۴ کے نصف ۲ کو ۶ میں ضرب دی تو حاصل ۱۲ آیا۔ اور یہ عدد بیٹیوں کی تعداد ۹ سے توافق بالثلث کی نسبت رکھتا ہے لہٰذا ۱۲ کے ثلث ۴ کو ۹ میں ضرب دی تو حاصل ۳۶ آیا اس کو ۴۰ میں ضرب دی تو حاصل ایک ہزار چار سو چالیس آیا۔ پھر اسی مضروب سے ہر فریق کے حصوں کو ضرب دی بیویوں کے حصے ۵ کو ۳۶ سے ضرب دی تو حاصل ایک سو اَسّی ۱۸۰ آیا، جب اس کو ۴ پر تقسیم کیا تو ہر ایک کو ۴۵ ملا۔ بیٹیوں کے حصہ ۲۸ کو جب ۳۶ سے ضرب دی تو حاصل ایک ہزار آٹھ آیا۔ اس کو ۹ پر تقسیم کیا ہر لڑکی کو ۱۱۲ ملا پھر دادیوں کے حصے ۷ کو ۳۶ سے ضرب دی تو حاصل دو سو باون آیا اور اس کو ۶ پر تقسیم کیا تو ہر ایک کا حصہ بیالیس نکلا۔[1] (تبیین الحقائق ج ۶ ص ۲۴۸)

مُناسَخہ کا بیان

یہ لفظ نسخ سے نکلا ہے جس کے معنی بدلنے کے ہیں اور فرائض کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ میت کے ترکہ کی تقسیم سے قبل ہی اگر کسی وارث کا انتقال ہوجائے تو اس کا حصہ اس کے وارثوں کی طرف منتقل کر دیا جائے۔[2] (شریفیہ ص ۱۰۴، عالمگیری ج ۶ ص ۴۷۰)

مسئلہ ۱ اگر دوسری میت کے وُرَثہ بعینہٖ وہی ہیں جو پہلی میت کے تھے اور تقسیم میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا ہے تو ایک ہی مرتبہ تقسیم کافی ہوگی کیونکہ تکرار بے کار ہے۔[3]

مثال = مسئلہ ۷

بیٹے ۲	بیٹیاں ۳
۴	۳

اب ان بیٹیوں میں سے اگر کوئی مرجائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو سوائے حقیقی بھائی اور بہنوں کے تو اب ظاہر ہے کہ ان کے درمیان ترکہ ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ۚ﴾ کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا اور اس طرح ان کے حصوں میں تقسیم کے اعتبار سے کچھ فرق نہ ہوگا لہٰذا بجائے اس کے کہ ہم دوبارہ علیحدہ مسئلہ کی تصحیح کریں ہم نے شروع سے مال اس طرح تقسیم کیا کہ مرنے والی بیٹی کو بالکل ساقط کر دیا۔ جیسے مثال سابق کو اس طرح حل کریں گے۔

مثال = مسئلہ ۶

بیٹے ۲	بیٹیاں ۲
۴	۲

1 ......"التبیین الحقائق"، کتاب الفرائض، ج۷، ص ۵۰۵.

2 ......"الشریفیة"شرح"السراجیة"، باب المناسخة، ص ۹۰.

3 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

یعنی اب بیٹیاں بجائے ۳ کے دو ہی ہیں اور مرنے والی بیٹی کا ترکہ از خود اس کے بھائیوں اور بہنوں پر منقسم ہوگا۔

مسئلہ ۲ اگر دوسری میت کے ورثہ پہلی میت کے ورثہ سے مختلف ہیں تو اس کی تصحیح کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پہلی میت کا ترکہ بیان کردہ اصولوں کے مطابق تقسیم کیا جائے پھر دوسری میت کا ترکہ بھی اصول مذکورہ کی روشنی میں تقسیم کریں، اب مناسخہ کا عمل شروع ہوگا اور وہ یہ ہے کہ دوسری میت کے مسئلہ کی تصحیح اور اس کے مافی الید (یعنی جو حصہ اس کو پہلی میت سے ملا ہے) میں تین حالتوں میں سے کوئی حالت ہوگی ① یا ان دونوں میں نسبت تماثل ہوگی ② یا توافق ہوگی ③ یا تباین ہوگی۔ اگر نسبتِ تماثل ہے تب تو ضرب کی ضرورت نہیں بلکہ پہلی تصحیح بمنزلہ اصل مسئلہ کے ہوجائے گی اور دوسری تصحیح کے ورثہ گویا پہلی تصحیح کے ورثہ بن جائیں گے۔ اس طرح دونوں میتوں کے وارثوں کا مخرج مسئلہ ایک ہی رہے گا اور اگر نسبت توافق ہو تو تصحیح ثانی کے عدد وفق کو پہلی تصحیح کے کُل میں ضرب دی جائے گی اور اگر نسبت تباین ہو تو تصحیح ثانی کو تصحیح اول میں ضرب دی جائے گی۔ اب جو حاصل آئے گا وہ دونوں مسئلوں کا مخرج ہوگا پھر ان دونوں آخری صورتوں میں پہلی تصحیح کے ورثہ کے حصوں کو دوسری تصحیح کے کُل یا وفق میں ضرب دی جائے گی، جبکہ دوسری تصحیح کے ورثہ کو مافی الید کے کُل یا وفق میں ضرب دی جائے گی۔ (1)

مسئلہ ۳ اگر مافی الید اور تصحیح ثانی میں نسبت تداخل ہو تو چھوٹے عدد کو کسی سے ضرب نہیں دی جائے گی بڑے عدد کے وفق سے ضرب دی جائے گی۔

مسئلہ ۴ اگر دوسرے کے بعد تیسرا چوتھا (آگے تک) مرتا ہے تو یہی اصول جاری ہوں گے صرف یہ خیال رہے کہ پہلی اور دوسری تصحیح کا مبلغ، پہلے مسئلہ کی تصحیح کے قائم مقام ہوگا اور تیسرا بمنزلہ دوسری تصحیح کے ہوگا۔ (2) وعلٰی ھذا القیاس۔

مثال۔۱

بالرد مسئلہ ۴×۴ / ۲×۱۶ / ۴×۳۲ / ۱۲۸

شوہر	بیٹی	ماں
حامد	کریمہ	عظیمہ
۱	۳	۱
۴	۹	۳
		۶

1 ……"الشریفیة"شرح"السراجیة"، باب المناسخة، ص ۹۱۔۹۴.

2 ……السراجی، باب المناسخة، ص ۳۴.

www.dawateislami.net

۲۔ مسئلہ۴ تماثل حامد

بیوی	باپ	ماں
حلیمہ	عمرو	رحیمہ
۱/۲	۲/۴	۱/۲
۸	۱۶	۸

۳۔ مسئلہ۲/۶ توافق بالثلث کریمہ مف ۹ ۳/ (مف۔مافی الید کا مخفف ہے)

بیٹی	بیٹا	بیٹا	نانی
رقیہ	خالد	عبداللہ	عظیمہ
۲/۳	۲/۶	۲/۶	۱/۳
۱۲	۲۴	۲۴	

۴۔ مسئلہ۲/۴ تباین عظیمہ ع ۹ (مف۔مافی الید کا مخفف ہے)

شوہر	بھائی		بھائی
عبدالرحمٰن	عبدالرحیم	(۱)	عبدالکریم
۱/۲	۱/۹		۱/۹
۱۸	۹		۹

المبلغ ۱۲۸

الأحیاء

حلیمہ	عمرو	رحیمہ	رقیہ	خالد	عبداللہ	عبدالرحمٰن	عبدالرحیم	عبدالکریم
۸	۱۶	۸	۱۲	۲۴	۲۴	۱۸	۹	۹

توضیح = اصطلاح میں ایک میت کے ورثہ کو ایک بطن کہتے ہیں۔اب یہ مسئلہ چار بطون پر مشتمل ہے بطن اوّل میں مسئلہ ردّ کا ہے۔ ۱/۴ حصہ شوہر کو، ۱/۲ بیٹی کو اور ۱/۶ ماں کو۔حسب قاعدہ شوہر کو اقلِ مخارج یعنی ۴ سے حصہ دیا گیا پھر ماں اور بیٹی کا مسئلہ الگ کیا تو ۶ سے ہوا،اس میں سے نصف یعنی ۳ بیٹی کو اور چھٹا یعنی ۱۔ ماں کو دیا۔اب انکے حصوں کو بمنزلہ رؤس کے قرار

www.dawateislami.net

دیا گیا اور ان کی نسبت شوہر کا حصہ الگ کرنے کے بعد باقی مسئلہ سے کی تو تباین کی نسبت نکلی کیونکہ ۳ اور ۴ میں تباین ہے پھر چار کو چار سے ضرب دی تو حاصل ۱۶ آیا اب جن پر رد کیا جاتا ہے انکے سہام کو ان لوگوں کے سہام میں ضرب دیا جن پر رد نہیں کیا جاتا ہے تو حاصل چار آیا اور جن پر رد کیا جاتا ہے انکے سہام کو جن لوگوں پر رد نہیں کیا جاتا انکے باقی میں ضرب دی یعنی ۳۔ تو بیٹی کو ۹ ملے اور ماں کو ۶ ملے پھر شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس نے اپنی دوسری بیوی اور باپ اور ماں چھوڑے۔ مسئلہ چار سے کیا چوتھائی بیوی کو دیا اور باقی ماندہ کا ایک تہائی ماں کو دیا اور باقی ۲ بطور عصوبت [1] باپ کو دیئے، اب چونکہ مخرج مسئلہ ثانی ۴ اور مافی الید ۴ میں مماثلت ہے اسلئے ضرب کی کوئی ضرورت نہیں اور دونوں مسئلوں کا مخرج وہی سولہ رہا جو پہلے تھا۔ پھر کریمہ کا انتقال ہوا اس نے ایک بیٹی دو بیٹے اور نانی چھوڑی، مسئلہ ٦ سے ہوا ایک بیٹی کو ایک دادی کو ملا اور دو دو ہر بیٹے کے حصہ میں آئے۔ اب مافی الید ۹ اور مسئلہ ٦ میں توافق بالثلث ہے تو چھ کے وفق یعنی ۲ کو پہلے مسئلے سے ضرب دی تو حاصل بتیس آیا پھر اسی دو کو بطن نمبر ۲ کے ورثہ کے حصوں میں ضرب دی اور مافی الید کے وفق یعنی ۳ سے بطن نمبر ۳ کے ورثہ کے حصوں کو ضرب دی۔ اب عظیمہ کا انتقال ہوا اس نے شوہر اور ۲ بھائی چھوڑے مسئلہ ۲ سے ہوا جن میں ایک شوہر کو ملا اور چونکہ ایک دو بھائیوں پر پورا منقسم نہیں ہوتا تھا اس لئے عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دی تو حاصل ۴ آیا پھر اسی مضروب کو ہر ایک کے حصے میں ضرب دے دی اب مافی الید ۹ اور مسئلہ ۴ میں نسبت تباین ہے لہٰذا ۴ کو ۳۲ سے ضرب دی تو حاصل ایک سو اٹھائیس آیا۔ پھر اس چار کو اوپر والے بطون کے ورثہ کے حصوں سے ضرب دی اور ۹ کو اسی میت کے ورثہ سے ضرب دی۔

فائدہ: یہ خیال رہے کہ ضرب صرف انہی ورثہ کے حصوں میں دی جائے گی جو زندہ ہوں اور جو مُردہ ہو چکے ہیں ان کو ایک مربع خانہ میں محصور کر دیا جائے گا تاکہ ضرب دیتے وقت غلطی کا امکان نہ رہے۔ مناسخہ میں ورثہ کے نام ضرور لکھے جائیں خواہ فرضی کیوں نہ ہوں، اس لئے کہ جب ان میں سے بعض ورثہ کا انتقال ہوگا تو ان کے باہمی رشتہ کے تعین میں آسانی ہوگی۔ نیز اختتامِ عمل پر لفظ الاحیاء المبلغ لکھ کر جو زندہ وارث ہوں ان کے مجموعی حصص [2] لکھے جائیں گے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی شخص کئی بطون سے [3] مختلف حصے پاتا ہے۔ مثلاً خالد نے بطن اول سے ۲ بطن ثانی سے ۴ بطن ثالث سے ٦ حصے پائے تو اب الاحیاء کے نیچے اس کا نام لکھ کر ۱۲ لکھیں گے اس طرح عمل مناسخہ تکمیل کو پہنچے گا۔

ذوی الارحام کا بیان

مسئلہ ۱: اگرچہ ذوی الارحام کے معنی مطلق رشتہ داروں کے ہیں لیکن اصحاب فرائض کی اصطلاح میں اس سے مراد

1 ...... یعنی عصبہ ہونے کی وجہ سے۔ 2 ...... کل حصے۔ 3 ...... یعنی کئی میتوں سے۔

www.dawateislami.net

صرف وہ رشتہ دار ہیں جو نہ تو اصحاب فرائض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبات میں سے ہیں۔[1] (عالمگیری ج ٦ ص ٤٥٨، سراجی ص ٣٤، شامی ج ٥ ص ٦٩٣)

مسئلہ ٢ ذوی الارحام کی چار اقسام ہیں: ① پہلی قسم میں وہ لوگ ہیں جو میت کی اولاد میں ہوں۔ یہ بیٹیوں یا پوتیوں کی اولاد ہے۔ ② دوسری قسم، یہ وہ لوگ ہیں جن کی اولاد خود میت ہے یہ جد فاسد یا جدہ فاسدہ ہے خواہ ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ ③ تیسری قسم، یہ وہ لوگ ہیں جو میت کے ماں باپ کی اولاد میں ہوں جیسے حقیقی بھائیوں کی بیٹیاں یا علاتی[2] بھائیوں کی بیٹیاں اور اخیافی[3] بھائیوں کے بیٹے بیٹیاں اور ہر قسم کی بہنوں کی اولاد۔ ④ چوتھی قسم، یہ وہ لوگ ہیں جو میت کے دادا دادی، نانا نانی کی اولاد میں ہوں۔ جیسے باپ کا ماں شریک بھائی اور اس کی اولاد، پھوپھیاں اور ان کی اولاد، ماموں اور ان کی اولاد، خالائیں اور ان کی اولاد اور ماں باپ دونوں یا باپ کی طرف سے چچاؤں کی بیٹیاں یا ان کی اولاد۔[4] (عالمگیری ج ٦ ص ٤٥٩)

مسئلہ ٣ ان میں ترتیب یہی ہے کہ پہلی قسم کے ہوتے ہوئے دوسری قسم کے ذوی الارحام وارث نہ ہوں گے اور دوسری قسم کے ہوتے ہوئے تیسری قسم کے وارث نہ ہوں گے۔ تیسری قسم کے ہوتے ہوئے چوتھی قسم کے وارث نہ ہوں گے۔[5] (عالمگیری ج ٦ ص ٤٥٩، کافی بحوالہ عالمگیری، شامی ج ٥ ص ٦٩٣)

مسئلہ ٤ ذوی الارحام اسی وقت وارث ہوں گے جب کہ اصحاب فرائض میں سے وہ لوگ موجود نہ ہوں جن پر مال دوبارہ رد کیا جا سکتا ہو اور عصبہ بھی نہ ہو۔[6] (عالمگیری ج ٦ ص ٤٥٩)

مسئلہ ٥ اس پر اجماع ہے کہ زوجین کی وجہ سے ذوی الارحام محجوب نہ ہوں گے یعنی زوجین کا حصہ لینے کے بعد ذوی الارحام پر تقسیم کیا جائے گا۔[7] (عالمگیری ج ٦ ص ٤٥٩)

مسئلہ ٦ پہلی قسم کے ذوی الارحام میں میراث کا زیادہ مستحق وہ ہے جو میت سے اقرب ہو جیسے نواسی، پر پوتی سے زیادہ مستحق ہے۔[8]

مسئلہ ٧ اگر قربِ درجہ میں سب برابر ہیں تو ان میں سے جو وارث کی اولاد ہے وہ زیادہ مستحق ہے خواہ وہ عصبہ کی اولاد ہو یا صاحب فرض کی ہو، جیسے پر پوتی نواسی کے بیٹے سے زیادہ مستحق ہے اور پوتی کا بیٹا نواسی کے بیٹے سے زیادہ مستحق ہے۔[9] (کافی بحوالہ عالمگیری ج ٦ ص ٤٥٩، شامی ج ٥ ص ٦٩٣)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الفرائض، الباب العاشر في ذوي الارحام، ج٦، ص٤٥٨.

2 ...... باپ شریک۔

3 ...... ماں شریک۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الفرائض، الباب العاشر في ذوي الارحام، ج٦، ص٤٥٨.

5 ...... المرجع السابق، ص٤٥٩.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... المرجع السابق.

9 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ اگر قرب میں[1] سب برابر ہوں اور ان میں وارث کی اولاد کوئی نہ ہو یا سب وارث کی اولاد ہوں تو مال سب میں برابر تقسیم کیا جائے گا جب کہ تمام ذوی الارحام مرد ہوں یا تمام عورتیں ہوں اور اگر کچھ مرد ہوں اور کچھ عورتیں ہوں تو ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے مطابق تقسیم ہوگا۔ اس حکم پر ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے جب کہ ان ذوی الارحام کے آباء و امہات[2] ذکورۃ و انوثت کی صفت میں متفق ہوں۔[3]

مسئلہ ۹ اگر اصول کی صفات ذکورت و انوثت کے اعتبار سے[4] مختلف ہوں تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک ابدان فروع کا اعتبار ہوگا اور مال انکے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔ بشرطیکہ وہ سب مرد ہوں یا سب عورتیں ہوں اور اگر ملے جلے ہوں تو ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے مطابق تقسیم ہوگا۔[5]

مثال۔۱۔ مسئلہ۳

نواسہ	نواسی
۲	۱

توضیح: اب چونکہ یہاں صفت اُصول متفق ہے یعنی دونوں بیٹی کی اولاد ہیں تو مال کی تقسیم باعتبار ابدان ہوگی۔ یعنی نواسہ مرد ہونے کی وجہ سے بمنزلہ دو عورتوں کے ہے گویا کُل ۳ وارث ہوئے تو مال کے تین حصہ کر لئے گئے۔ دو حصے نواسے کو اور ایک حصہ نواسی کو دے دیا گیا۔[6] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۵۹، شامی ج ۵ ص ۶۹۴)

مثال۔۲۔ مسئلہ۳

نواسی کے بیٹے کا بیٹا (ابن ابن بنت بنت)	نواسی کی بیٹی کی بیٹی (بنت بنت بنت بنت)
۲	۱

توضیح= اب چونکہ اصول دونوں کے متفق ہیں یعنی مونث ہیں تو اب مال وارثوں کے ابدان کے اعتبار سے تقسیم ہوگا یعنی مرد کو دوگنا اور عورت کو اکہرا[7] ملے گا۔[8]

مثال۔۳۔ مسئلہ۲

نواسی کی بیٹی (بنت بنت بنت)	نواسہ کی بیٹی (بنت ابن بنت)
۱	۱

1 ...... یعنی رشتہ داری کے تعلق میں۔ 2 ...... یعنی اصول۔
3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الفرائض، الباب العاشرفی ذوی الارحام، ج٦، ص٤٥٩.
4 ...... یعنی مرد و عورت ہونے کے اعتبار سے۔
5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الفرائض، الباب العاشرفی ذوی الارحام، ج٦، ص٤٥٩.
6 ......المرجع السابق.
7 ...... یعنی ایک حصہ۔
8 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الفرائض، الباب العاشرفی ذوی الارحام، ج٦، ص٤٥٩.

www.dawateislami.net

توضیح = اس صورت میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک ابدان کا اعتبار کرتے ہوئے مال ان کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا جائے گا۔[1]

مثال۔۴۔ مسئلہ۴

نواسہ کی بیٹی نفر۲	نواسی کا بیٹا ایک نفر
۲	۲

توضیح = اس صورت میں بھی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک وارثوں کے ابدان کا اعتبار کرکے نواسی کے بیٹے کو نواسے کی دونوں بیٹیوں کے برابر قرار دے کر، دو نواسی کے بیٹے کو اور ایک ایک نواسے کی دونوں بیٹیوں کو دیا جائے گا۔[2]

فائدہ: ذوی الارحام کے بارے میں امام اسبیجابی نے مبسوط میں فرمایا کہ ابو یوسف (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کا قول اصح ہے کیونکہ وہ سہل تر ہے۔ صاحب محیط کا بیان ہے کہ بخارا کے مشائخ[3] نے ان مسائل میں ابو یوسف کے قول پر ہی فتویٰ دیا ہے۔[4] (کافی بحوالہ عالمگیری ج۶ ص۴۶۰، بحر الرائق ج۸ ص۵۰۸) اس لئے اس کتاب میں ابو یوسف کا قول ہی اختیار کیا گیا ہے۔

ذوی الارحام کی دوسری قسم

مسئلہ ۱ ذوی الارحام کی دوسری قسم وہ لوگ ہیں جن کی اولاد میں میت خود ہے، جیسے فاسد دادا اور دادی ان میں میراث کا مستحق وہی ہوگا جو میت سے زیادہ قریب ہوگا خواہ وہ باپ کی جانب کا ہو یا ماں کی جانب کا اور قریب والے کے ہوتے ہوئے دور والا محروم رہے گا خواہ یہ قریب والا مؤنث ہو اور بعید والا مذکر ہو۔[5] (طحطاوی ص ۳۹۹ ج ۴، شامی ج ۵ ص ۶۹۵، بحر الرائق ج ۸ ص ۵۰۷، سراجی ص ۴۶)

مثال۔ مسئلہ۱

نانا	نانی کا باپ	دادی کا باپ
۱	م	م

چونکہ ان تینوں میں نانا میت کے زیادہ قریب ہے اس لئے کل مال نانا ہی کو ملے گا اور باقی دونوں محروم ہوں گے۔

مسئلہ ۲ اگر یہ لوگ رشتہ داری کے قرب کے اعتبار سے برابر ہوں تو انکی چھ صورتیں ہیں۔

① ان میں سے بعض کی نسبت میت کی جانب وارث کے واسطے سے ہو اور بعض کی نسبت وارث کے واسطے سے نہ

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الفرائض، الباب العاشرفي ذوى الارحام، ج٦، ص٤٥٩.

2 ......المرجع السابق، ص٤٦٠.

3 ......یعنی بخارا کے علمائے کرام۔

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الفرائض، الباب العاشر في ذوى الارحام، ج٦، ص٤٦٠.

5 ......"السراجى"، باب ذوى الارحام، فصل في الصنف الثاني، ص٤١.

www.dawateislami.net

ہو۔ جیسے ابِ ام الام یعنی نانی کا باپ، اب ابُ الام یعنی نانا کا باپ۔

توضیح: ان میں نانی کے باپ کی رشتہ داری میت سے نانی کے واسطے سے ہے اور نانی ذوی الفروض میں ہے اور نانا کے باپ کی رشتہ داری نانا کے واسطے سے ہے وہ خود ذوی الفروض میں سے نہیں ہے بلکہ ذوی الارحام میں ہے لیکن نانی کا باپ اور نانا کا باپ درجہ میں برابر ہیں اس لئے مذہب صحیح پر دونوں وارث ہوں گے اور وارث کے ذریعہ سے رشتہ داری سبب ترجیح نہ ہوگی۔[1] (شامی ج۵ ص۶۹۵ طحطاوی ج۴ ص۳۹۹۔ بحرالرائق ج۸ ص۵۰۸، عالمگیری ج۶ ص۴۶۰)

② ان سب کی نسبت میت کی طرف وارث کے واسطے سے ہو جیسے اب ام اب یعنی دادی کا باپ اور جیسے ابِ ام ام یعنی نانی کا باپ۔

توضیح: دادی کے باپ کی رشتہ داری دادی کے ذریعہ سے ہے اور دادی ذوی الفروض میں ہے اسی طرح نانی کے باپ کی رشتہ داری نانی کے ذریعہ سے ہے وہ بھی ذوی الفروض میں سے ہے تو دونوں وارث ہوں گے۔

③ ان میں سے کسی کی نسبت میت کی طرف وارث کے واسطے سے نہ ہو۔ جیسے اب اب ام یعنی نانا کا باپ وام اب ام یعنی نانا کی ماں۔

توضیح: نانا کے باپ کی رشتہ داری نانا کے واسطے سے ہے اور نانا ذوی الارحام میں ہے۔ یہی رشتہ نانا کی ماں کا بھی ہے لہٰذا دونوں کی رشتہ داری وارث کے واسطے سے نہیں ہے تو دونوں وارث ہوجائیں گے۔

④ ان سب کی میت سے رشتہ داری میت کے باپ کی طرف سے ہو۔ جیسے اب اب ام الاب یعنی دادی کا دادا اور ام اب ام الاب یعنی دادی کی دادی۔

⑤ ان سب کی میت سے رشتہ داری میت کی ماں کی جانب سے ہو جیسے اب اب الام نانا کا باپ اور جیسے ام اب ام نانا کی ماں۔

⑥ ان میں سے بعض کی رشتہ داری میت کے باپ کی جانب سے اور بعض کی رشتہ داری ماں کی جانب سے ہو، جیسے اب ام الاب یعنی دادی کا باپ اور اب ام الام نانی کا باپ۔

مسئلہ ۳ جب درجہ میں مساوی ذوی الارحام کی میت سے قرابت میں اتحاد ہو مثلاً سب میت کے باپ کی جانب کے رشتہ دار ہوں جیسا چوتھی صورت میں ہے یا سب کی قرابت میت کی ماں کی جانب سے ہو جیسے پانچویں صورت میں ہے، اور جس کے ذریعہ سے قرابت ہے وہ مذکر و مؤنث ہونے میں بھی یکساں ہے تو یہ ذوی الارحام بھی اگر خود سب مذکر ہوں یا سب مؤنث ہوں تو سب کو برابر حصہ ملے گا۔ اور اگر بعض مذکر ہیں اور بعض مؤنث تو ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ حصہ ہوگا اور اگر جن کے ذریعہ سے

[1] ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الفرائض، الباب العاشرفی ذوی الارحام، ج٦،ص٤٦٠.

www.dawateislami.net

نسبت تھی ان کے مذکر ومؤنث ہونے میں اختلاف ہوتو سب سے پہلی جگہ جہاں اختلاف ہوا تھا وہاں مذکروں کو[1] دو حصے اور مؤنثوں کو[2] ایک حصہ دیا جائے گا۔[3] (طحطاوی ج۴ص ۳۹۹،شامی ج۵ص ۶۹۵،شریفیہ ص ۱۰۹) پھر مذکروں کے حصے کو ان کے وارثوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ سب مذکر ہوں یا سب مؤنث تو ان کے ابدان پر برابر برابر تقسیم کردیا جائے گا اور اگر کچھ مذکر ہیں اور کچھ مؤنث تو ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ﴾، بالکل اسی طرح مؤنثوں کے حصے ان کے وارثوں میں تقسیم کیے جائیں گے۔

چوتھی صورت کی یہ تین مثالیں ہیں:

نمبر۱:		نمبر۲:		نمبر۳:	
اب اب ام الاب	= اب ام ام الاب	ام اب ام الاب	= ام ام ام الاب	اب اب ام الاب	= ام اب ام الاب
یعنی دادی کا دادا	یعنی دادی کا نانا	یعنی دادی کی دادی	یعنی دادی کی نانی	یعنی دادی کا دادا	یعنی دادی کی دادی

توضیح مثال ۱: اس میں دادی کے دادا اور دادی کے نانا دونوں کی رشتہ داری باپ کی جانب سے ہے اور درجہ میں بھی دونوں برابر ہیں اور دونوں مذکر ہیں لیکن دادی کے دادا کی قرابت دادی کے باپ کی وجہ سے ہے اور وہ مذکر ہے اور دادی کے نانا کی قرابت دادی کی ماں کی وجہ سے ہے اور وہ مؤنث ہے لہٰذا مال کے تین حصے کرکے دادی کے دادا کو دو حصے اور دادی کے نانا کو ایک حصہ ملے گا۔

توضیح مثال ۲: اس میں دادی کی نانی اور دادی کی دادی دونوں کی رشتہ داری باپ کی جانب سے ہے اور درجہ میں دونوں برابر ہیں اور دونوں مؤنث ہیں لیکن دادی کی دادی کی نسبت میت کی جانب دادی کے باپ کے ذریعہ سے ہے اور وہ مذکر ہے اور دادی کی نانی کی نسبت دادی کی ماں کے ذریعہ سے ہے اور وہ مؤنث ہے لہٰذا مال کے تین حصے کرکے دو حصے دادی کی دادی کو اور ایک حصہ دادی کی نانی کو ملے گا۔

توضیح مثال ۳: دادی کا دادا اور دادی کی دادی دونوں کی رشتہ داری تو باپ کی جانب سے ہے اور درجہ میں بھی برابر ہیں اور جس کے ذریعہ سے قرابت ہے وہ بھی دونوں جگہ مذکر ہے مگر یہ مذکر ومؤنث ہونے میں مختلف ہیں لہٰذا مال کے تین حصہ کرکے دو حصہ دادی کے دادا کو اور ایک حصہ دادی کی دادی کو دیا جائے گا۔

پانچویں صورت کی یہ تین مثالیں ہیں:

نمبر۱:		نمبر۲:	
اب اب الام	اب ام الام	ام اب الام	ام ام اب الام
نانا کا دادا	نانی کا دادا	نانا کی دادی	نانا کی نانی

---

1 ......یعنی مردوں کو۔ 2 ......یعنی عورتوں کو۔

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب توریث ذوی الارحام، ج۱۰، ص۵۸۱.

www.dawateislami.net

نمبر۳:

اب اب الام	ام اب ام
نانا کا باپ	نانا کی ماں

توضیح مثال ۱: نانا کے دادا اور نانی کا دادا دونوں کی رشتہ داری ماں کی طرف سے ہے اور درجہ میں دونوں برابر ہیں اور دونوں مذکر ہیں۔لیکن ذریعہ قرابت میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف ماں کے اوپر نانی اور نانا میں ہوا۔لہٰذا وہیں مال اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ نانا کو دو حصے اور نانی کو ایک حصہ ملے گا پھر نانا کا حصہ اس کے دادا کو اور نانی کا حصہ اس کے دادا کو دیا جائے گا۔

توضیح مثال ۲: نانا کی دادی اور نانا کی نانی دونوں کی رشتہ داری ماں کی جانب سے ہے اور دونوں درجہ میں برابر ہیں اور دونوں مؤنث ہیں لیکن ذریعۂ قرابت میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف نانا کے اوپر سے شروع ہوا نانا کی دادی کی قرابت نانا کے باپ کی وجہ سے ہے اور نانا کی نانی کی قرابت نانا کی ماں کی وجہ سے ہے،لہٰذا نانا کی ماں اور باپ میں پہلے مال اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ نانا کے باپ کو دو حصے اور نانا کی ماں کو ایک حصہ دیا جائے گا پھر نانا کے باپ کا حصہ اس کی ماں کو اور نانا کی ماں کا حصہ اس کی ماں کو دے دیا جائے گا۔

توضیح مثال ۳: نانا کا باپ اور نانی کی ماں دونوں کی رشتہ داری ماں کی جانب سے ہے اور دونوں درجہ میں برابر ہیں مگر مؤنث و مذکر میں مختلف ہیں لہٰذا کوئی اور وارث نہ ہونے کی صورت میں مال کے تین حصہ کر کے نانا کے باپ کو دو حصے اور ایک حصہ نانی کی ماں کو ملے گا۔

ذوی الارحام کی تیسری قسم

میت کے بھائی بہنوں کی وہ اولادیں ہیں جو عصبات و ذوی الفروض میں نہیں ہیں مثلاً ہر قسم کے بھائیوں یعنی عینی[1]، علاتی[2]، اخیافی[3] بھائیوں کی بیٹیاں اور ہر قسم کی بہنوں کے بیٹے بیٹیاں اور اخیافی بھائیوں کے بیٹے۔

مسئلہ ۱: ان ذوی الارحام میں اگر درجہ میں تفاوت ہو تو جو زیادہ قریب ہوگا اگر چہ مؤنث ہو وہ وارث ہوگا بعید والا وارث نہیں ہوگا[4] (شامی ج۵ ص۶۹۵، عالمگیری ج۶ ص۴۶۱، بحرالرائق ج۸ ص۵۰۸، شریفیہ ص۱۱۰، طحطاوی ج۴ ص۳۹۹)

---

1. یعنی حقیقی بہن بھائی۔
2. یعنی ایسے سوتیلے بہن بھائی جن کا باپ ایک اور مائیں مختلف ہوں۔
3. یعنی ایسے سوتیلے بہن بھائی جن کی ماں ایک اور باپ مختلف ہوں۔
4. "الفتاوی الھندیة"، کتاب الفرائض، الباب العاشر فی ذوی الارحام، ج٦، ص ٤٦١.

www.dawateislami.net

مثال۔ مسئلہ ا
میتہ

بنت الاخت	ابن بنت الاخ
بہن کی لڑکی	بھتیجی کا لڑکا
ا	م

توضیح: چونکہ بھانجی اور بھتیجی کا لڑکا دونوں ذوی الارحام کی تیسری قسم میں ہیں بھانجی قریب ہے اس لئے جب ذوی الارحام کی قسم اول اور ثانی نہ ہو تو قسم ثالث میں بھانجی وارث ہو جائے گی بھتیجی کا بیٹا وارث نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲ اور اگر درجہ میں سب برابر ہوں تو تین صورتیں ہوں گی یا تو سب وارث کی اولاد ہوں گے یا کوئی وارث کی اولاد نہ ہوگا یا بعض وارث کی اولاد ہوں گے اور بعض وارث کی اولاد نہ ہوں گے۔ تو اگر بعض وارث کی اولاد ہوں اور بعض وارث کی اولاد نہ ہوں تو وارث کی اولاد مقدم ہوگی غیر وارث کی اولاد پر۔[1] (شامی ج۵ص۶۹۵، عالمگیری ج۶ص۴۶۱، شریفیہ ص۱۱۰، طحطاوی ج۴ص۳۹۹)

مثال۔ مسئلہ ا
میتہ

بنت ابن اخ	ابن بنت اخت
بھتیجے کی بیٹی	بھانجی کا بیٹا
ا	م

توضیح: بھتیجے کی بیٹی اور بھانجی کا بیٹا درجہ میں دونوں برابر ہیں مگر بھتیجہ خود عصبہ ہے اور بھانجی ذوی الارحام میں ہے اس لئے بھتیجے کی بیٹی وارث کی اولاد ہونے کی وجہ سے وارث ہوگی اور بھانجی کا بیٹا وارث نہیں ہوگا خواہ یہ بہن بھائی جن کی اولادیں یہ ہیں حقیقی ہوں یا علاتی ہوں یا ایک علاتی اور ایک عینی ہو تینوں صورتوں کا یہی حکم ہے۔[2] (شامی ج۵ص۶۹۵)

مسئلہ ۳ اگر تیسری قسم کے ذوی الارحام سب وارث کی اولاد ہیں تو اس کی بھی تین صورتیں ہیں: ① سب عصبہ کی اولاد ہوں۔ ② سب ذوی الفروض کی اولاد ہوں۔ ③ بعض عصبہ کی اولاد ہوں اور بعض ذوی الفروض کی۔

مثال ۱: بنت ابن اخ حقیقی۔[3] بنت ابن اخ حقیقی۔ بنت ابن اخ علاتی۔[4] بنت ابن اخ علاتی۔

مثال ۲: بنت اخت عینی۔[5] بنت اخت عینی۔ بنت اخت علاتی۔[6] بنت اخت علاتی۔

مثال ۳: بنت اخ عینی۔[7] بنت اخ اخیافی۔[8] بنت اخ علاتی[9] اور بنت اخ اخیافی۔

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب توریث ذوی الارحام، ج ۱۰، ص ۵۷۹.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... سگے بھائی کی پوتی۔
4 ...... باپ شریک بھائی کی پوتی۔
5 ...... سگی بھانجی۔
6 ...... باپ شریک بہن کی بیٹی، (سوتیلی بھانجی)۔
7 ...... سگی بھتیجی۔
8 ...... ماں شریک بھائی کی بیٹی، (سوتیلی بھتیجی)۔
9 ...... باپ شریک بھائی کی بیٹی، (سوتیلی بھتیجی)۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ ذوی الارحام کی تیسری قسم میں جب کوئی عصبہ اور ذوی الفروض کی اولاد نہ ہو جیسے بنت بنت اخ[1] اور جیسے ابن بنتِ اخ[2] مسئلہ ۲ اور ۳ کی تمام صورتوں میں جب ذوی الارحام درجہ میں مساوات کے ساتھ قوت اور ضعف میں بھی برابر ہوں اور مذکر و مؤنث ہونے میں بھی یکساں ہوں تو سب کو برابر حصہ ملے گا اور اگر مذکر و مؤنث ہونے میں مختلف ہوں تو ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾ ملے گا اور اگر قوت وضعف میں مختلف ہوں گے تو امام ابو یوسف کے قول پر جس کو ذوی الارحام کے بارے میں ہم نے لیا ہے جو رشتہ میں قوی ہوگا وہ اولیٰ ہوگا اس سے جو رشتہ میں ضعیف ہے، یعنی حقیقی بھائی کی اولادیں علاتی بھائی کی اولادوں کے مقابلہ میں اولیٰ ہوں گی اور علاتی بھائی کی اولادیں اخیافی بھائی کی اولاد سے اولیٰ ہوں گی۔[3] (شامی ج ۵ ص ۶۹۵، عالمگیری ج ۶ ص ۴۶۱، بحرالرائق ج ۸ ص ۵۰۹، شریفیہ ص ۱۱۱، طحطاوی ج ۴ ص ۳۹۹)

مسئلہ ۵ اگر ذوی الارحام کی تیسری قسم میں اخیافی بھائی بہنوں کی اولادیں ہوں اور ان سے مقدم کوئی مستحق وارث نہ ہو تو مذکر و مؤنث کو برابر برابر حصہ ملے گا اس میں مذکر کو مؤنث پر کوئی فضیلت نہیں ہوگی۔[4] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۶۱، بحرالرائق ج ۸ ص ۵۰۹، شریفیہ ص ۱۱۱، طحطاوی ج ۴ ص ۴۰۰)

ذوی الارحام کی چوتھی قسم کا بیان

مسئلہ ۱ چوتھی قسم کے ذوی الارحام میں وہ رشتہ دار ہیں جو میت کے دادا دادی، نانا نانی کی اولاد میں ہوں جیسے ماموں، خالہ، پھوپھی اور باپ کے ماں شریک بہن بھائی، اسی طرح ان کی اولادیں اور چچا کی مؤنث اولادیں۔[5] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۵۹، شریفیہ ص ۱۱۵)

مسئلہ ۲ اگر چوتھی قسم میں کا صرف ایک ہی ذو رحم ہو اور پہلی تینوں قسموں میں سے کوئی نہ ہو تو کُل مال اسی کو مل جائے گا۔[6] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۶۲، شریفیہ ص ۱۱۵)

مسئلہ ۳ ان کی اولادوں میں جو میت سے زیادہ قریب ہوگا وہ وارث ہوگا بعید والا وارث نہیں ہوگا۔ یہ قریب خواہ باپ کی جانب کا ہو یا ماں کی جانب کا اور خواہ مذکر ہو یا مؤنث۔[7] (عالمگیری ج ۶ ص ۴۶۳، شریفیہ ص ۱۱۷)

---

1 ...... بھائی کی نواسی۔　2 ...... بھائی کا نواسہ۔

3 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الفرائض،الباب العاشر فی ذوی الارحام،ج٦،ص٤٦١.

و"ردالمحتار"،كتاب الفرائض، باب توريث ذوی الارحام، ج١٠، ص٥٧٩.

4 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الفرائض،الباب العاشر فی ذوی الارحام،ج٦،ص٤٦١.

5 ......المرجع السابق،ص٤٥٩.　6 ......المرجع السابق،ص٤٦٢.　7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مثال ۱: مسئلہ ا
میت

بنت العمۃ یعنی پھوپھی کی بیٹی	بنت بنت العمۃ یعنی پھوپھی کی بیٹی کی بیٹی
ا	م

مثال ۲: مسئلہ ا
میت

بنت العمۃ پھوپھی کی بیٹی	ابن بنت العمۃ پھوپھی کی بیٹی کا بیٹا
ا	م

مثال ۳: مسئلہ ا
میت

بنت الخالۃ خالہ کی بیٹی	بنت بنت الخالۃ خالہ کی بیٹی کی بیٹی
ا	م

مثال ۴: مسئلہ ا
میت

بنت الخالۃ خالہ کی بیٹی	ابن بنت الخالۃ خالہ کی بیٹی کا بیٹا
ا	م

مثال ۵: مسئلہ ا
میت

بنت العمۃ	بنت بنت الخالہ
ا	م

مثال ۶: مسئلہ ا
میت

بنت الخالہ	ابن بنت العمۃ
ا	م

مندرجہ بالا مثالوں میں جو قریب تھا وہ وارث ہوا اور بعید والا وارث نہ ہوا۔

مسئلہ ۴ ان ذوی الارحام میں درجہ میں مساوی چند موجود ہوں خواہ سب باپ کی جانب کے ہوں یا سب ماں کی جانب کے ہوں یا کچھ باپ کی جانب کے یا کچھ ماں کی جانب کے تو ان میں سے جو وارث کی اولاد ہوگا وہ ذوی الارحام کی اولاد

www.dawateislami.net

کے مقابلہ میں راجح ہوگا۔یعنی وارث کی اولاد کوتر کہ ملے گااور ذی رحم کی اولاد کونہیں ملے گا۔[1] (مبسوط ج۳۰ص۲۱)

مثال ا: مسئلہ ا

میت

بنت العم	بنت العمۃ
ا	م

مثال ۲: مسئلہ ا

میت

بنت الخال ماموں کی بیٹی	ابن الخالہ خالہ کا بیٹا
ا	۲

مثال ۳: مسئلہ ۳

میت

بنت العم چچا کی بیٹی	ابن الخال ماموں کا بیٹا
ا	م

توضیح مثال ا: چچا کی بیٹی اور پھوپھی کی بیٹی دونوں رشتہ میں مساوی ہیں اور دونوں کی قرابت بھی باپ کی طرف سے ہے لیکن چچا کی بیٹی عصبہ کی اولاد ہے اور پھوپھی کی بیٹی ذوی الارحام کی اولاد ہے اس لئے کُل مال چچا کی بیٹی کو ملے گا اور پھوپھی کی بیٹی محروم ہوگی۔

توضیح مثال ۲: ماموں کی بیٹی اور خالہ کا بیٹا دونوں رشتہ میں برابر ہیں اور دونوں ماں کی جانب سے ہیں اور ان میں وارث کی اولاد کوئی نہیں ہے اس لئے دونوں وارث ہوں گے تین حصے کر کے دو حصے خالہ کے بیٹے کو اور ایک حصہ ماموں کی بیٹی کو ملے گا۔

توضیح مثال ۳: چچا کی بیٹی اور ماموں کا بیٹا دونوں رشتہ میں تو برابر ہیں مگر چچا کی بیٹی کی رشتہ داری باپ کی جانب سے ہے اور ماموں کے بیٹے کی رشتہ داری ماں کی جانب سے ہے لیکن چچا کی بیٹی عصبہ کی اولاد ہے اور ماموں کا بیٹا ذی رحم کی اولاد ہے اس لئے چچا کی بیٹی کو کُل مال مل جائے گا اور ماموں کا بیٹا محروم ہوگا۔

مسئلہ ۵ اگر درجہ میں مساوی صرف ایک جانب کے ذوی الارحام نہ ہوں اور ان میں وارث کی اولاد کوئی نہ ہو تو ان میں قوتِ قرابت بھی وجہ ترجیح ہوگی یعنی حقیقی رشتہ داری علاتی پر راجح ہوگی اور علاتی اخیافی پر اور اگر دونوں طرف کے ذوی

1 ......"المبسوط"، باب ميراث ذوى الارحام، فصل فى ميراث اولادالعمات...إلخ،ج١٥،الجزء الثلاثون،ص٢٦.

www.dawateislami.net

الارحام ہوں گے تو ایک جانب کی قوتِ قرابت دوسری جانب پر اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ دو تہائی حصہ باپ کی طرف والوں کو اور ایک تہائی ماں کی طرف والوں کو ملے گا اور ایک حیثیت کے مساوی ذوی الارحام میں ہر جگہ اس اصول پر بھی عمل کیا جائے گا ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾[1] ۔ (مبسوط ج۳۰ ص۲۱)

مثال۱: مسئلہ ۱

میت

حقیقی پھوپھی کا بیٹا	علاتی پھوپھی کا بیٹا	اخیافی پھوپھی کا بیٹا
۱	م	م

توضیح مثال۱: چونکہ تینوں پھوپھیوں کے بیٹے قرابت میں[2] برابر ہیں مگر حقیقی پھوپھی کے بیٹے کی قرابت ماں اور باپ دونوں جانب سے ہے اس لئے وہ علاتی اور اخیافی پھوپھیوں کے بیٹوں پر راجح ہوگا اور کل مال اس کو مل جائے گا اور وہ دونوں محروم ہوجائیں گے۔

مثال۲: مسئلہ ۱

میت

علاتی پھوپھی کا بیٹا	اخیافی پھوپھی کا بیٹا
۱	م

توضیح مثال۲: دونوں پھوپھیوں کے بیٹے درجہ میں برابر ہیں مگر علاتی پھوپھی کے بیٹے کی قرابت باپ میں شرکت کی وجہ سے ہے اور اخیافی پھوپھی کے بیٹے کی قرابت باپ کی ماں کی وجہ سے ہے باپ کی قرابت ماں کی قرابت سے قوی ہے۔لہٰذا علاتی پھوپھی کا بیٹا وارث ہوگا اخیافی پھوپھی کا بیٹا وارث نہیں ہوگا۔

مثال۳: مسئلہ ۱

میت

حقیقی ماموں کا بیٹا	علاتی ماموں کا بیٹا	اخیافی ماموں کا بیٹا
۱	م	م

توضیح مثال۳: تینوں ماموں کے بیٹے درجہ میں برابر ہیں اور سب کی قرابت ماں کی وجہ سے ہے لیکن حقیقی ماموں کے بیٹے کی رشتہ داری نانا نانی دونوں کی وجہ سے ہے اور علاتی ماموں کے بیٹے کی قرابت صرف نانا سے ہے اور اخیافی ماموں کے بیٹے کی قرابت صرف نانی کی وجہ سے ہے، لہٰذا حقیقی ماموں کا بیٹا وارث ہوگا اور دوسرے دونوں ماموں کے بیٹے محروم ہوں گے۔

---

1 ......"المبسوط"، باب میراث ذوی الارحام، فصل فی میراث اولادالعمات...إلخ، ج۱۵،الجزء الثلاثون، ص۲٦.

2 ......یعنی رشتہ داری کے تعلق میں۔

www.dawateislami.net

مثال ۴: مسئلہ ا

میت

علاتی خالہ کی بیٹی	اخیافی خالہ کی بیٹی
ا	م

توضیح مثال ۴: علاتی اخیافی دونوں خالاؤں کی بیٹیاں درجہ میں مساوی ہیں اور دونوں کی رشتہ داری ماں کی جانب سے ہے لیکن علاتی خالہ کی بیٹی کی رشتہ داری ماں کے باپ یعنی نانا کی وجہ سے ہے اور اخیافی خالہ کی بیٹی کی رشتہ داری ماں کی ماں یعنی نانی کی وجہ سے ہے۔ باپ کی رشتہ داری ماں کی رشتہ داری سے قوی ہے لہٰذا کُل مال علاتی خالہ کی بیٹی کو مل جائے گا اور اخیافی خالہ کی بیٹی محروم ہوگی۔

مثال ۵: مسئلہ ۳

میت

علاتی پھوپھی کا بیٹا	حقیقی ماموں کا بیٹا
۲	۱

توضیح مثال ۵: علاتی پھوپھی کا بیٹا اور حقیقی ماموں کا بیٹا درجہ میں دونوں برابر ہیں لیکن جہت قرابت علٰیحدہ علٰیحدہ ہے پھوپھی کے بیٹے کی قرابت باپ کی جانب سے ہے اور صرف دادا کی وجہ سے ہے اور ماموں کے بیٹے کی قرابت ماں کی جانب سے ہے اور اس کی قرابت نانا نانی دونوں کی جانب سے ہے تو جہتِ قرابت مختلف ہونے کی وجہ سے ماموں کے بیٹے کی قوتِ قرابت سے پھوپھی کا بیٹا ضعفِ قرابت کے باوجود محروم نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۶ جہت قرابت مختلف ہونے کے بعد جیسا اوپر بیان کیا گیا قوتِ قرابت وجہ ترجیح نہیں ہوتی ہے بلکہ باپ کی طرف والے ذوی الارحام کو دو حصے اور ماں کی طرف والے ذوی الارحام کو ایک حصہ ملتا ہے پھر باپ کی طرف والے رشتہ دار ایک فریق بن جائیں گے اور ماں کی طرف کے رشتہ دار ایک فریق۔ ان میں آپس میں قوتِ قرابت سے ترجیح ہوگی اور ہر فریق میں اگر صرف مذکر یا صرف مؤنث ذوی الارحام ہوں تو ان کو برابر برابر حصہ ملے گا اور اگر مختلف ہوں تو ﴿ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ﴾ پر بھی عمل ہوگا۔

مثال ۶: مسئلہ ۳×۳ ت ۹

میت

حقیقی پھوپھی کا بیٹا	حقیقی پھوپھی کی بیٹی	حقیقی ماموں کا بیٹا	حقیقی خالہ کی بیٹی
۲		۱	
۴	۲	۲	۱

www.dawateislami.net

توضیح مثال ۳: پھوپھی کے بیٹے اور بیٹی کی رشتہ داری باپ کی جانب سے ہے اور ماموں کے بیٹے اور خالہ کی بیٹی کی رشتہ داری ماں کی جانب سے ہے اس لئے تین سے مسئلہ کرکے دو حصے پھوپھی کی اولاد کو اور ایک حصہ ماموں اور خالہ کی اولاد کو دیا گیا پھر پھوپھی کی اولاد علیحدہ ایک فریق ہو کر اپنا حصہ اس طرح تقسیم کریں گے کہ مذکر کو دو حصے اور مؤنث کو ایک حصہ ملے گا اسی طرح ماموں کا بیٹا اور خالہ کی بیٹی ایک فریق بن کر اپنا حصہ اس طرح تقسیم کرلیں گے کہ ماموں کے بیٹے کو دو حصے اور خالہ کی بیٹی کو ایک حصہ ملے گا اس لئے تین سے تصحیح کرکے نو سے مسئلہ ہو گیا ان میں کے دو تہائی یعنی چھ باپ کے فریق والوں کے ہیں وہ اس طرح تقسیم ہو گئے کہ چار پھوپھی کے بیٹے نے اور دو پھوپھی کی بیٹی نے لے لئے اور ماں کی طرف والے ماموں کے بیٹے اور خالہ کی بیٹی نے نو کا ایک تہائی یعنی تین اس طرح تقسیم کرلیا کہ دو ماموں کے بیٹے نے اور ایک خالہ کی بیٹی نے لے لیا۔

مثال ۱: مسئلہ ۳×۲ ت ۶

میت

علاتی پھوپھی کی بیٹی	علاتی پھوپھی کی بیٹی	حقیقی ماموں کا بیٹا	حقیقی خالہ کا بیٹا
۲	۲	۱	۱

توضیح مثال ۱: پھوپھی اور ماموں خالہ کی اولادیں درجہ میں برابر ہیں اور جہتِ قرابت میں مختلف اس لئے تین سے مسئلہ کرکے دو باپ کی قرابت والی پھوپھی کی بیٹیوں کو اور ایک ماں کی قرابت والے ماموں اور خالہ کے بیٹوں کو دیا گیا۔ پھر تین سے تصحیح کرکے مسئلہ کو صحیح کردیا گیا یہاں ماں کی قرابت ماموں اور خالہ قوتِ قرابت رکھتے تھے مگر ان کی قوتِ قرابت نے باپ کی طرف علاتی پھوپھی کی اولاد کو محروم نہ کیا۔

مثال ۲: مسئلہ ۳

میت

حقیقی پھوپھی کا بیٹا	علاتی پھوپھی کا بیٹا	علاتی ماموں کا بیٹا	اخیافی خالہ کی بیٹی
۲	م	۱	م

توضیح مثال ۲: باپ اور ماں دونوں جانب کے ذوی الارحام ہیں اور درجہ میں سب برابر ہیں اور حقیقی پھوپھی کا بیٹا قوی قرابت رکھتا ہے لیکن جہت مختلف ہونے کی وجہ سے وہ ماں کی طرف والے ذوی الارحام علاتی ماموں کے بیٹے اور اخیافی خالہ کی بیٹی کو محروم نہیں کرے گا لہٰذا تین حصے کرکے دو حصے باپ کی طرف والے ذوی الارحام کو اور ایک حصہ ماں کی طرف والے ذوی الارحام کو دیا گیا پھر ہر فریق میں قوت قرابت نے اثر کیا تو حقیقی پھوپھی کے بیٹے نے اپنے فریق کا کُل حصہ یعنی دو سہام لے لیا اور علاتی پھوپھی کا بیٹا محروم ہو گیا اسی طرح ماں کی طرف والے ذوی الارحام میں علاتی ماموں کے بیٹے نے قوت قرابت کی وجہ

www.dawateislami.net

سے اپنے فریق کا پورا حصہ ایک سہام لے لیا اور اخیافی خالہ کی بیٹی کو محروم کردیا۔

مخنثین کی میراث کا بیان

اگرچہ اس کا موقع شاذونادر ہی آتا ہے تاہم اگر آجائے تو حکم شرع معلوم ہونا ضروری ہے اس لئے ہم کتاب کی تکمیل کے لئے اس باب کو شامل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

مسئلہ ۱ مخنث وہ شخص ہے جس میں مرد اور عورت دونوں کے اعضاء ہوں یا دونوں میں سے کوئی عضو نہ ہو۔ اگر دونوں عضو ہوں تو یہ دیکھا جائے گا کہ وہ پیشاب کون سے عضو سے کرتا ہے اگر مردانہ عضو سے پیشاب کرتا ہے تو مرد کا حکم ہے اور اگر زنانہ عضو سے پیشاب کرتا ہے تو عورت کا حکم ہے اور اگر دونوں سے پیشاب کرتا ہے تو یہ دیکھا جائے گا پہلے پیشاب کون سے عضو سے کرتا ہے، جس سے پہلے پیشاب کرے گا اس کا حکم ہوگا اور اگر دونوں عضو سے ایک ساتھ پیشاب کرتا ہے تو اس کو خنثیٰ مشکل کہتے ہیں یعنی اس کے مرد و عورت ہونے کا کچھ پتہ نہیں چلتا، اسی کے احکام یہاں بیان کئے جاتے ہیں اور یہ حکم اس وقت ہے جبکہ وہ بچہ ہے اور اگر بلوغ کی عمر کو پہونچ گیا اور اس کو داڑھی نکل آئی یا مردوں کی طرح احتلام ہو یا جماع کرنے کے لائق[1] ہوجائے تو اسے مرد مانا جائے گا اور اگر اس کے پستان ظاہر ہوئے یا ماہواری آئی تو عورت مانا جائے گا اور اگر دونوں قسم کی علامتیں نہ پائی گئیں یا دونوں قسم کی علامتیں پائی گئیں جب بھی خنثیٰ مشکل کہلائے گا۔[2] (درمختار و شامی ج ۵ ص ۶۳۶، بزازیہ برعالمگیری ج ۶ ص ۴۷۶، عالمگیری ج ۶ ص ۴۳۷)

مسئلہ ۲ خنثیٰ مشکل کا حکم یہ ہے کہ اس کو مذکر و مؤنث مان کر جس صورت میں کم ملتا ہے وہ دیا جائے گا اور اگر ایک صورت میں اسے حصہ ملتا ہے اور ایک صورت میں نہیں ملتا تو نہ ملنے والی صورت اختیار کی جائے گی۔[3] (درمختار و شامی ج ۵ ص ۶۳۸)

مثال ا: مسئلہ ۵
میـت

ابن	بنت	خنثیٰ	
۲	۱	۲	(بصورتِ مفروضہ مذکر)

---

❶ ......یعنی عورت سے مباشرت کرنے کے قابل ہوجائے۔

❷ ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الخنثی، الفصل الاول فی تفسیرہ...إلخ، ج ۶، ص ۴۳۷.

❸ ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الخنثی، ج ۱۰، ص ۴۸۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴
میت

ابن	بنت	خنثیٰ	(بصورتِ مفروضہ مؤنث)
۲	۱	۱	

تشریح: اگر خنثیٰ کو لڑکا مانتے ہیں تو اسے ۵ حصوں میں سے دو حصے ملتے ہیں اور اگر اسے لڑکی مانتے ہیں تو چار حصوں میں سے ایک حصہ ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ $\frac{۲}{۵}$ — $\frac{۱}{۴}$ سے زیادہ ہے، لہٰذا اس کو مؤنث والا حصہ یعنی $\frac{۱}{۴}$ دیا جائے گا۔

مثال ۔۲۔ مسئلہ ۲
میت

زوج	حقیقی بہن	خنثیٰ	(باپ کی طرف سے مفروضہ بھائی)
۱	۱	م	

مسئلہ ۶ تعول الی ۷
میت

زوج	حقیقی بہن	خنثیٰ	(باپ کی طرف سے مفروضہ بہن)
۳	۳	۱	

تشریح: اگر خنثیٰ کو باپ کی طرف سے بھائی قرار دیا جائے تو وہ عصبہ بنے گا اور اس کے لئے کچھ نہ بچے گا اس لئے کہ نصف شوہر کا اور نصف حقیقی بہن کا فرض حصہ ہے اور عصبہ کو اس وقت ملتا ہے جب ذوی الفروض سے کچھ بچے، اور جب خنثیٰ کو باپ کی طرف سے بہن فرض کیا گیا تو وہ ذوی الفروض میں سے ہے اور ۶ سے مسئلہ بنانے کے بعد نصف یعنی ۳ شوہر کو ملے اور نصف حقیقی بہن کو اور خنثیٰ کو چھٹا حصہ یعنی ایک، بہنوں کا دو تہائی حصہ پورا کرنے کے لئے اور مسئلہ عول ہو کر ۷ سے ہو گیا لہٰذا خنثیٰ کو مذکر مان کر محروم رکھا جائے گا۔[1] (شریفیہ ص ۱۲۶، عالمگیری ج ۶ ص ۴۳۷)

حمل کی وراثت کا بیان

اگر تقسیم وراثت کے وقت بیوی کے پیٹ میں بچہ ہے تو اس کا حصہ محفوظ رکھا جائے گا جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

مسئلہ ۱ بچہ ماں کے پیٹ میں زیادہ سے زیادہ دو سال رہ سکتا ہے اور کم از کم مدت حمل چھ ماہ ہے۔[2]

مسئلہ ۲ اگر حمل میت کا ہے اور دو سال کے دوران بچہ پیدا ہوا اور عورت نے ابھی تک عدت ختم ہونے کا اقرار نہ کیا

1 ......"الشريفية"شرح"السراجية"، كتاب الفرائض، فصل في الخنثى، ص١٢٦.

2 ......"السراجي"، فصل في الحمل، ص٥١.

www.dawateislami.net

ہو تو یہ بچہ وارث بھی ہوگا اور اس کے مال کے اور لوگ بھی وارث ہوں گے اور اگر دو سال پورے ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو یہ بھی وارث نہیں ہوگا اور اس کا بھی وارث کوئی نہیں ہوگا۔[1] (شامی ج ۵ ص ۷۰۲، سراجی ص ۵۸)

مسئلہ ۳ حمل سے پیدا ہونے والا بچہ اس وقت وارث ہوگا جب کہ وہ زندہ پیدا ہو یا اس کا اکثر حصہ زندہ باہر ہوا ہو اور زندگی کو اس طرح جانا جائے گا کہ وہ روئے یا چھینکے یا کوئی آواز نکالے یا اس کے اعضا حرکت کریں۔[2] (تبیین ج ۶ ص ۲۴۱، سراجی ص ۵۸، شامی ج ۵ ص ۷۰۱، عالمگیری ج ۶ ص ۴۵۶)

مسئلہ ۴ اگر بچہ اس طرح پیدا ہوا کہ اس کا سر پہلے نکلا تو سینہ پر دارومدار ہے اگر سینہ زندہ رہ کر نکل آیا تو وارث ہوگا اور اگر سینہ نکلنے سے پہلے مرگیا تو وارث نہیں ہوگا اور اگر پیر پہلے نکلے ہیں تو ناف کا اعتبار ہوگا اگر ناف ظاہر ہونے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا ورنہ نہیں۔[3] (سراجی ص ۵۹، عالمگیری ج ۶ ص ۴۵۶)

مسئلہ ۵ بہتر تو یہ ہے کہ ترکہ تقسیم کرنے میں بچہ کی پیدائش کا انتظار کرلیا جائے تاکہ حساب میں کوئی تبدیلی نہ کرنا پڑے اور اگر ورثا انتظار کرنے کو تیار نہ ہوں تو حمل کے احکام پر عمل کیا جائے۔

مسئلہ ۶ حمل کی دو صورتیں ہیں: ① میت کا حمل ہے ② میت کے علاوہ کسی دوسرے رشتہ دار کا حمل ہو جو میت کا وارث بن سکتا ہو۔ اگر میت کا حمل ہے تو اس کو لڑکا فرض کرنے اور لڑکی فرض کرنے کی صورتوں میں سے جس صورت میں زیادہ حصہ ملتا ہے وہ حصہ محفوظ رکھا جائے گا۔

حمل کا حصہ نکالنے کا قاعدہ

مسئلہ ۷ ایک مرتبہ حمل کو مذکر مان کر مسئلہ نکالا جائے اور ایک مرتبہ حمل کو مؤنث مان کر مسئلہ نکالا جائے پھر دونوں مسئلوں کی تصحیح میں اگر توافق ہو تو ہر ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے اور اگر دونوں تصحیح میں تباین ہو تو ہر تصحیح کو دوسری تصحیح میں ضرب دے دیا جائے اور دونوں صورتوں میں حاصل ضرب دونوں مسئلوں کی تصحیح قرار پائے گی اور دونوں مسئلوں میں سے ہر وارث کو جو سہام ملے ہیں ان میں بھی یہ عمل کیا جائے کہ دونوں مسئلوں کی تصحیح میں توافق ہونے کی صورت میں ایک مسئلہ کے وفق تصحیح کو دوسرے مسئلہ میں سے ہر وارث کے سہام میں ضرب دی جائے اور دونوں تصحیحوں میں تباین کی صورت

1 ......"السراجی"، فصل فی الحمل، ص ۵۲.

2 ......المرجع السابق، ص ۵۳

3 ......"السراجی"، فصل فی الحمل، ص ۵۳.

و"ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب توریث ذوی الأرحام، فصل فی الغرقی...إلخ، ج ۱۰، ص ۵۸۷.

www.dawateislami.net

میں ہر تصحیح کو دوسری تصحیح میں سے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیجائے اب دونوں مسئلوں میں ہر وارث کے حصوں کو دیکھا جائے جو کم ہو وہ ہر وارث کو اس وقت دے دیا جائے اور جتنا زیادہ ہے وہ محفوظ رکھا جائے گا بچہ پیدا ہونے کے بعد جو مال محفوظ رکھا گیا تھا اس میں سے جس وارث کے حصہ میں سے کاٹ کر اسے کم دیا گیا تھا اس کا حصہ پورا کر دیا جائے گا اور اگر وہ اپنا حصہ پورا لے چکا تھا تو اس کے حصہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور حمل سے پیدا ہونے والا بچہ اپنا حصہ لے لے گا۔

مثال اوّل

مسئلہ ۲۴   ۸×۲۷   لعب ۲۱۶

میت

اب	ام	زوجہ	بنت	حمل (مفروضہ لڑکا)
۴	۴	۳	۱۳	
۳۶	۳۶	۲۷	۱۱۷ / ۳۹	۷۸

مسئلہ ۲۷   تعول الی   ۹×۲۴   لعب ۲۱۶

میت

اب	ام	زوجہ	بنت	حمل (مفروضہ لڑکی)
۴	۴	۳	۸	۸
۳۲	۳۲	۲۴	۶۴	۶۴

توضیح: حمل کو مذکر ماننے کی صورت میں مسئلہ ۲۴ سے تھا اور مؤنث ماننے کی صورت میں مسئلہ ۲۷ سے تھا اور ۲۴ اور ۲۷ میں توافق بالثلث ہے یعنی ۳ دونوں کو تقسیم کر دیتا ہے اس لئے ۲۴ کے وفق ۸ کو ۲۷ میں ضرب دیا تو ۲۱۶ ہوا اور ۲۷ کے وفق ۹ کو ۲۴ میں ضرب دیا جب بھی ۲۱۶ ہوئے لہٰذا اب دونوں مسئلوں کی تصحیح ۲۱۶ ہے اور حمل کو مذکر ماننے کی صورت میں عدد تصحیح ۲۴ تھا اس کا وفق ۸ ہے لہٰذا ۸ کو دوسرے مسئلہ کی تصحیح ۲۷ میں سے ہر وارث کو جو سہام ملے تھے اس میں ضرب دیا گیا اور حمل کو مؤنث ماننے کی صورت میں تصحیح کا عدد ۲۷ تھا اس کا وفق ۹ ہے اس لئے ۹ کو دوسرے مسئلے میں سے ہر وارث کے سہام میں ضرب دیا گیا اب دونوں مسئلوں میں ہر وارث کے حصوں کو دیکھا باپ کو پہلے مسئلہ میں ۳۶ اور دوسرے مسئلے میں ۳۲ سہام ملے اس لئے اس کو ۳۲ دے دیئے جائیں گے اور چار سہام محفوظ رکھے جائیں گے۔ اسی طرح ماں کو بھی پہلے مسئلہ میں ۳۶ اور دوسرے میں ۳۲ سہام ملے اس کو بھی ۳۲ دیئے جائیں گے چار سہام محفوظ رکھے جائیں گے۔ بیوی کو پہلے مسئلہ میں ۲۷ اور دوسرے مسئلہ میں ۲۴ سہام ملے ۲۴ اس کو دے دیئے جائیں گے اور ۳ محفوظ رکھے جائیں گے۔ لڑکی کو پہلے مسئلہ میں ۳۹ اور دوسرے مسئلہ میں ۶۴ سہام ملے اس لئے ۳۹ دیئے جائیں گے اور ۲۵ سہام محفوظ رکھے جائیں گے۔ پھر اگر حمل سے لڑکا پیدا ہوا تو ۷۸ سہام جو پہلے مسئلہ میں اسے ملے تھے اس کو دے دیئے

www.dawateislami.net

جائیں گے اور باپ کے جو ۴ سہام محفوظ تھے وہ اسکو اور ماں کے جو ۴ سہام محفوظ تھے وہ اس کو اور بیوی کے تین سہام محفوظ تھے وہ اس کو دے دیئے جائیں گے۔اس طرح ۲۱۶ سہام پورے ہوجائیں گے۔اور اگر حمل سے لڑکی پیدا ہوئی تو ماں باپ اور بیوی اپنا پورا حصہ لے چکے ہیں ان کو محفوظ سہام سے کچھ نہیں ملے گا لیکن بیٹی کے جو ۲۵ سہام محفوظ تھے وہ اس کو دے دیئے جائیں گے اور ۶۴ سہام پیدا ہونے والی لڑکی کو دے دیئے جائیں گے۔اس طرح پھر مجموعہ ۲۱۶ سہام پورا ہوجائے گا اور اگر حمل سے مردہ بچہ پیدا ہوا تو لڑکی نصف مال کی مستحق تھی اور اسے ۳۹ سہام دیئے گئے تھے لہٰذا اس کو ۶۹ سہام اور دے دیئے جائیں گے اس طرح اس کا کُل حصہ ۲۱۶ کا نصف ۱۰۸ سہام ہوجائے گا اور ماں اور باپ کے ۴،۴ سہام جو کاٹے گئے تھے وہ ان کو دیدیئے جائیں گے اور ۳ سہام بیوی کے کاٹے گئے تھے وہ اس کو دیدیئے جائیں گے اور ۹ سہام محفوظ مال میں سے بچیں گے وہ باپ کو عصبہ ہونے کی وجہ سے دے دیئے جائیں گے۔(1)

مسئلہ ۶×۷ تصحیح ۴۲

میـت

ابن	ابن	بنت	حمل مفروضہ لڑکا	زوجہ خلع سے متعلقہ بائنہ محروم
۲/۱۲	۲/۱۲	۱/۶	۲/۱۲	

مسئلہ ۶×۷ تصحیح ۴۲

میـت

ابن	ابن	بنت	حمل مفروضہ لڑکی	زوجہ خلع سے متعلقہ بائنہ
۲/۱۴	۲/۱۴	۱/۷	۱/۷	

توضیح: حمل کو مذکر ماننے کی صورت میں مسئلہ ۷ سے ہوا تھا اور مؤنث ماننے کی صورت میں ۶ سے اور ۶ اور ۷ میں تباین ہے اس لئے ۷ کو دوسرے مسئلہ کی تصحیح ۶ میں ضرب دیا تو ۴۲ ہوئے اور دوسرے مسئلہ کی تصحیح ۶ کو ۷ میں ضرب دیا جب بھی ۴۲ ہوئے اسی طرح پہلے مسئلہ کی تصحیح ۷ کو دوسرے مسئلہ میں سے وارثوں کے ہر حصہ میں ضرب دیا اور دوسرے مسئلہ کی تصحیح ۶ کو پہلے مسئلہ کی تصحیح میں سے ہر وارث کے حصہ میں ضرب دیا تو لڑکوں کو حمل مذکر ماننے کی صورت میں ۱۲،۱۲ سہام اور لڑکی کو ۶ سہام ملے

(1)......"السراجی"، فصل فی الحمل، ص ۵۲.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب توریث ذوی الأرحام، فصل فی الغرقی...إلخ، ج ۱۰، ص ۵۸۷.

www.dawateislami.net

اور حمل کو مؤنث ماننے کی صورت میں لڑکوں کو ۱۴،۱۴ سہام اور لڑکی کو ۷ سہام ملے لہٰذا کم والے حصے یعنی لڑکوں کو ۱۲،۱۲ اور لڑکی کو ٦ سہام دیئے جائیں گے اور باقی ۱۲ سہام محفوظ رکھے جائیں گے اگر حمل سے لڑکا پیدا ہوا تو اس کو ۱۲ سہام دے دیئے جائیں گے وہی اس کا پورا حصہ تھا اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو اس کے حصہ کے ۷ سہام اس کو دے دیئے جائیں گے اور ۲،۲ سہام ہر لڑکے کو اور ایک سہم لڑکی کو دے کر ان کے حصے پورے کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے کہ وہ اب زیادہ کے مستحق ہیں زوجہ خلع سے طلاق بائن حاصل کرنے کی وجہ سے محروم رہے گی۔

مسئلہ ۸ اگر میت کے علاوہ کسی دوسرے کا حمل ہو تو مورث کی موت کے چھ ماہ یا اس سے کم میں بچہ پیدا ہونے سے وارث ہوگا اور چھ ماہ کے بعد پیدا ہونے سے وارث نہیں ہوگا لیکن اگر چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا اور عورت نے عدت ختم ہونے کا اقرار نہ کیا ہو اور دوسرے ورثا یہ اقرار کریں کہ یہ حمل میت کی موت کے وقت موجود تھا تو چھ ماہ کے بعد پیدا ہونے سے بھی وارث ہو جائے گا۔[1] (شامی ج ۵ ص ۷۰۲، شریفیہ ص ۱۳۲، سراجی ص ۵۸، عالمگیری ج ٦ ص ۴۵۵)

مسئلہ ۹ مذکورہ بالا صورت میں بھی وہی حکم ہے کہ حمل کو مذکر و مؤنث مان کر علیحدہ علیحدہ دو مسئلے بنائیں جائیں گے اور ورثا کو دونوں مسئلوں میں سے جو کم حصہ ملتا ہوگا وہ دے دیا جائے گا اور باقی محفوظ رکھ کر بچہ پیدا ہونے کے بعد جو صورت ہوگی اس پر عمل کیا جائے گا۔[2] (شامی ج ۵ ص ۷۰۲)

مسئلہ ٦×۴ ۲۴ ھندہ
میـت

زوج	ماں حاملہ	حمل مفروضہ مذکر
۳	۲	۱
۱۲	۸	۴

مسئلہ ٦ تعول الی ۸×۳=۲۴ ھندہ
میـت

زوج	ماں حاملہ	حمل مفروضہ مؤنث
۳	۲	۳
۹	٦	۹

1 ......"السراجی"، فصل فی الحمل، ص۵۳.
و"الشریفیة" شرح "السراجیة"، کتاب الفرائض، فصل فی الحمل، ص۱۳۲.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب توریث ذوی الأرحام، فصل فی الغرقی...إلخ، ج۱۰، ص۵۸۸.

www.dawateislami.net

توضیح: حمل مذکر ماننے کی صورت میں شوہر کو ۱۲ سہام اور حمل کو مؤنث ماننے کی صورت میں ۹ سہام ملیں گے لہٰذا اسے ۹ سہام دے دیئے جائیں گے اور ۳ سہام محفوظ رکھے جائیں گے ماں کو حمل مذکر ماننے کی صورت میں ۸ سہام اور مؤنث ماننے کی صورت میں ۶ سہام ملیں گے لہٰذا اسے ۶ سہام دیئے جائیں گے۔ اس طرح دونوں کو ۱۵ سہام دینے کے بعد ۹ سہام محفوظ رہیں گے۔ اگر حمل سے لڑکی پیدا ہوئی تو یہ ۹ سہام اس کا حصہ ہے اس کو دے دیئے جائیں گے اور شوہر اور ماں اپنا پورا حصہ لے چکے تھے اس لئے کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور حمل سے لڑکا پیدا ہوا تو یہ بچہ ۴ سہام کا مستحق[1] ہے لہٰذا ۴ سہام اس کو دے دیئے جائیں گے اور تین سہام شوہر کو اور ۲ سہام ماں کو دیدیئے جائیں گے کیونکہ وہ اس کے مستحق ہیں اور انہیں کے حصہ سے یہ سہام محفوظ کئے گئے تھے۔ اس مسئلہ میں حمل کو لڑکا فرض کرنے کی صورت میں چونکہ وہ بھائی ہے اس لئے عصبہ ہوگا اور ماں اور شوہر ذوی الفروض میں سے ہیں ان دونوں کا فرض حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچا وہ اس کو دے دیا گیا اور حمل کو مؤنث ماننے کی صورت میں وہ حقیقی بہن ہوگی اور ذوی الفروض میں ہونے کی وجہ سے نصف مال کی مستحق ہوگی۔ لہٰذا ماں اور شوہر کے ساتھ مل کر اس کے حصہ کی وجہ سے عول کیا گیا اور اسے اس کا فرض حصہ دیا گیا وہ عصبیت[2] کے حصہ سے زیادہ ہے۔

مسئلہ ۱۰ حمل کی ان تمام صورتوں میں حمل میں ایک بچہ مان کر تخریج مسائل کی گئی ہے[3] اس لئے کہ اسی قول پر فتویٰ ہے لیکن یہ احتمال[4] ہے کہ حمل سے ایک سے زیادہ بچے پیدا ہوں اس لئے تمام وارثوں کی طرف سے ضامن لیا جائے گا تاکہ اگر زیادہ بچے پیدا ہوں تو ان وارثوں سے مال واپس دلانے کا وہ ضامن ذمہ دار ہو۔[5] (شامی ج۵ ص۷۰۱، شریفیہ ص۱۳۲، سراجی ص۵۸)

مسئلہ ۱۱ ان تمام مسائل میں حصہ محفوظ رکھنے کا حکم ان وارثوں کے حق میں ہے جن کا حصہ زیادہ سے کمی کی طرف تبدیل ہو جاتا ہے اور جن کا حصہ تبدیل نہیں ہوتا ہے ان کے حق میں محفوظ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں، مثلاً دادی، نانی اور حاملہ زوجہ اور جن وارثوں کی یہ حالت ہو کہ حمل کے مذکر و مؤنث ہونے کی صورتوں میں سے ایک صورت میں محروم ہوتے ہیں اور ایک صورت میں وارث ہوتے ہیں تو انہیں کچھ نہیں دیا جائے گا اور ان کا حصہ محفوظ بھی نہیں رکھا جائے گا مثلاً بھائی اور چچا جب حاملہ زوجہ کے ساتھ ہوں تو اگر حمل سے لڑکا پیدا ہوا تو یہ لوگ محروم رہیں گے اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو یہ عصبہ ہو کر وارث ہو جائیں گے لہٰذا ان کے لئے کوئی حصہ محفوظ نہیں رکھا جائے گا۔[6] (شامی ج۵ ص۷۰۲)

---

1 ...... یعنی حق دار۔ 2 ...... یعنی بطور عصبہ حصہ لینے۔ 3 ...... یعنی ترکہ کی تقسیم کی گئی ہے۔ 4 ...... گمان، شبہ۔

5 ...... "السراجی"، فصل فی الحمل، ص ۵۲.

و"ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب توریث ذوی الأرحام، فصل فی الغرقی... إلخ، ج ۱۰، ص ۵۸۸.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الفرائض، باب توریث ذوی الأرحام، فصل فی الغرقی... إلخ، ج ۱۰، ص ۵۸۸.

www.dawateislami.net

گمشدہ شخص کی وراثت کا بیان

مسئلہ ۱ اگر کوئی شخص گم ہو جائے اور اس کی زندگی یا موت کا کچھ علم نہ ہو تو وہ شخص اپنے مال کے اعتبار سے زندہ متصور ہوگا یعنی اس کے مال میں وراثت جاری نہ ہوگی مگر دوسرے کے مال کے اعتبار سے مردہ شمار ہوگا یعنی کسی سے اس کو وراثت نہ ملے گی۔[1] (شریفیہ ص ۱۳۷، سراجی ص ۶۲، عالمگیری ج ۶ ص ۵۵، شامی ج ۳ ص ۴۵۴)

مسئلہ ۲ گمشدہ شخص کے مال کو محفوظ رکھا جائے گا یہاں تک کہ اس کی موت کا حکم دے دیا جائے اور اس کی مقدار صاحب فتح القدیر کی رائے میں یہ ہے کہ مفقود کی عمر کے ستر برس گزر جائیں تو قاضی اس کی موت کا حکم دے گا اور اس کی جو املاک ہیں وہ ان لوگوں پر تقسیم ہوں گی جو اس موت کے حکم کے وقت موجود ہیں۔[2] (شریفیہ ص ۱۵۲، فتح القدیر ج ۸ ص ۴۴۵، بہار شریعت حصہ دہم ص ۱۷، شامی ج ۳ ص ۴۵۷)

مسئلہ ۳ مفقود کا اپنا مال تو پورا محفوظ رکھا جائے گا تاوقتیکہ اس کی موت کا حکم دیا جائے اگر اس حکم سے پہلے وہ واپس آ گیا تو اپنے مال پر قبضہ کر لے گا اور اگر واپس نہ آیا تو جس وقت موت کا حکم کیا جائے گا اس وقت جو وارث موجود ہوں گے ان پر تقسیم کر دیا جائے گا جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔[3] (شامی ج ۳ ص ۴۵۴)

مسئلہ ۴ مفقود کے کسی مورث کا انتقال ہوا جس کے وارثوں میں مفقود کے علاوہ دوسرے بھی ہیں تو جن ورثا کا حصہ مفقود کی زندگی اور موت سے تبدیل نہیں ہوتا ہے ان کو پورا حصہ دے دیا جائے گا اور جو وارث مفقود کو زندہ ماننے سے محروم ہوتے ہیں اور مردہ ہونے سے وارث ہوتے ہیں ان کا حصہ ابھی محفوظ رکھا جائے گا تاوقتیکہ مفقود واپس آ جائے یا اس کی موت کا حکم کر دیا جائے اور جن وارثوں کا حصہ مفقود کو زندہ ماننے کی صورت میں کم ہوتا ہے اور مردہ ماننے کی صورت میں زیادہ ہوتا ہے تو ان کو کم حصہ دے دیا جائے گا اور باقی کو محفوظ رکھا جائے گا تاوقتیکہ مفقود کا حال معلوم ہو۔

مثال: زید کا انتقال ہوا اور اس کی دو بیٹیاں اور ایک مفقود بیٹا اور ایک پوتا اور دو پوتیاں ہیں اس میں اگر گمشدہ بیٹے کو زندہ مانا جائے تو پوتا پوتی محروم ہوتے ہیں اور دونوں بیٹیوں کو نصف مال اور مفقود کو نصف مال ملتا اور اگر گمشدہ کو

---

[1] ......"السراجی"، فصل فی المفقود، ص ٥٦.

[2] ......"السراجی"، فصل فی المفقود، ص ٥٦.

و"فتح القدیر"، کتاب المفقود، ج٥، ص ٣٧٤.

[3] ......"ردالمحتار"، کتاب المفقود، مطلب: فی الإفتاء بمذهب مالك...إلخ، ج٦، ص ٤٥٦.

www.dawateislami.net

مُردہ مانا جائے تو پوتا پوتی وارث ہوں گے اور دونوں بیٹیوں کو دوتہائی حصہ ملے گا لہٰذا فی الحال ۱۲ سے مسئلہ کر کے تین تین سہام یعنی نصف مال دونوں بیٹیوں کو دے دیا جائے گا اور باقی چھ سہام[1] محفوظ رکھے جائیں گے اگر مفقود آ گیا تو لے لے گا ورنہ اس کی موت کے حکم کے بعد ان چھ سہام میں سے دو سہام ایک ایک دونوں لڑکیوں کو اور دے کر ان کا دوتہائی حصہ پورا کر دیا جائے گا اور باقی چار سہام میں سے دو پوتے کو اور ایک ایک دونوں پوتیوں کو دے دیا جائے گا کیونکہ بیٹا نہ ہونے کی صورت میں اسی طرح زید کا مال تقسیم ہوتا۔[2] (شامی ص ۴۵۶)

مرتد کی وراثت کا بیان

مسئلہ ۱ جب مرتد مرجائے یا قتل کر دیا جائے یا دارالحرب بھاگ جائے اور قاضی اس کے دارالحرب چلے جانے کا فیصلہ دے دے تو جو کچھ اس نے اسلام کی حالت میں کمایا تھا وہ اس کے مسلمان وارثوں میں تقسیم ہوگا اور جو کچھ ارتداد کے زمانہ[3] میں کمایا تھا وہ بیت المال میں چلا جائے گا۔[4] (شریفیہ ص ۱۵۴، شامی ج ۳ ص ۴۱۴، عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۴، طحطاوی ج ۲ ص ۴۸۷)

مسئلہ ۲ دارالحرب چلے جانے کے بعد جو اس نے کمایا ہے وہ بالاتفاق فیئ ہے اسے بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا۔

مسئلہ ۳ مذکورہ احکام مرتد مرد کے تھے لیکن مرتدہ (عورت) کی تمام کمائی خواہ کسی زمانے کی ہو مسلمان وارثوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔[5] (شریفیہ ص ۱۵۴)

مسئلہ ۴ مرتد مرد اور عورت نہ تو مسلمان کے وارث ہوں گے اور نہ ہی مرتد کے۔[6] (شریفیہ ص ۱۵۵)

---

1 ......یعنی چھ حصے۔

2 ......"ردالمحتار"، کتاب المفقود، مطلب: فی الإفتاء بمذهب مالك...إلخ، ج٦، ص٤٥٦.

3 ......یعنی مرتد ہونے کے زمانہ میں

4 ......"الشريفية" شرح "السراجية"، کتاب الفرائض، فصل فی المرتد، ص١٤٠.

و"الفتاوی الهندية"، کتاب السير، الباب التاسع فی أحكام المرتدين، ج٢، ص٢٥٤.

5 ......"الشريفية" شرح "السراجية"، کتاب الفرائض، فصل فی المرتد، ص١٤٠.

6 ......"الشريفية" شرح "السراجية"، کتاب الفرائض، فصل فی المرتد، ص١٤١.

www.dawateislami.net

قیدی کی وراثت کا بیان

مسئلہ ۱: وہ مسلمان جسے کافر قید کر کے لے گئے اس کا حکم عام مسلمانوں جیسا ہے وہ دوسروں کا وارث ہوگا اور اس کے انتقال کے بعد اس کے وارث اس کے مال سے ترکہ پائیں گے جب تک وہ اپنے مذہب پر باقی رہے گا اور اگر اس نے کافروں کی قید میں جانے کے بعد مذہب اسلام کو چھوڑ دیا تو اس پر وہی احکام ہوں گے جو مرتد کے ہیں اور اگر اس قیدی کی موت و زندگی کا کچھ علم نہ ہو تو اس کا حکم مفقود یعنی گمشدہ کا حکم ہوگا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔[1] (شریفیہ ص ۱۵۶)

حادثات میں ہلاک ہونے والوں کا بیان

مسئلہ ۱: اگر کسی حادثہ میں چند رشتہ دار ہلاک ہو جائیں اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان میں پہلے کون ہلاک ہوا مثلاً جہاز ڈوب گیا یا ہوائی جہاز گر گیا، ٹرین، بس وغیرہ کے حادثات یا آگ لگ گئی یا عمارت گر گئی اب ان کا حکم یہ ہے کہ یہ آپس میں تو کسی کے وارث نہ ہوں گے البتہ ان کا مال انکے زندہ وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا۔[2] (شریفیہ ص ۱۵۶)

ختم شد

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ ونور عرشہٖ وقاسم رزقہ سیّدنا ومولٰینا

محمّد وعلٰے الٰہٖ وصحبہٖ اجمعین. برحمتک یاارحم الراحمین.

مؤلفہ: مولانا مفتی وقار الدّین ومفتی سیّد شجاعت علی صاحبان

☆☆☆☆☆

1 ......"الشريفية"شرح"السراجية"، كتاب الفرائض، فصل فى الأسير، ص ١٤٢.

2 ......"الشريفية"شرح"السراجية"، فصل فى الغرقى والحرقى والهدمى، ص ١٤٢.

www.dawateislami.net

مآخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	قرآن مجید	کلامِ الٰہی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ
2	کنز الإیمان (ترجمۂ قرآن)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ

کتب تفسیر

1	تفسیر الطبری	ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
2	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
3	تفسیر بیضاوی	امام ابو سعید عبد اللہ بن محمد شیرازی بیضاوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
4	الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
5	روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ ۱۴۱۹ھ

کتب احادیث

1	الموطأ لامام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
2	مسند الطیالسی	امام سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی، متوفی ۲۰۳ھ	مکتبہ حسینیہ، گوجرانوالہ
3	المسند لامام شافعی	امام محمد بن ادریس شافعی، متوفی ۲۰۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
4	المصنف لعبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۴ھ
5	سنن سعید بن منصور	سعید بن منصور، متوفی ۲۲۷ھ	دار الصمیعی، ریاض ۱۴۲۰ھ
6	المصنف لإبن أبی شیبہ	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
7	المسند للامام أحمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
8	سنن الدارمی	حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی بیروت، ۱۴۰۷ھ

www.dawateislami.net

9	صحيح البخاري	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
10	الأدب المفرد	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	تاشقند ایران، ۱۳۹۰ھ
11	صحيح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
12	سنن ابن ماجه	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
13	سنن أبي داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
14	جامع الترمذي	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
15	الموسوعة لابن ابى الدنيا	حافظ امام ابو بکر عبداللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
16	البحر الزخار المعروف بمسند البزار	امام ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۴ھ
17	سنن النسائي	امام ابو عبد الرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۶ھ
18	مسند أبى يعلى	شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
19	صحيح ابن خزيمه	امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی، بیروت ۱۴۱۲ھ
20	شرح معانى الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ
21	المعجم الكبير	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
22	المعجم الأوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
23	المعجم الصغير	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۰۳ھ
24	الكامل فى ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
25	سنن الدارقطني	امام علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۳۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان ۱۴۲۱ھ
26	المستدرك	امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
27	حلية الاولياء	امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
28	السنن الكبرى	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۴ھ

www.dawateislami.net

29	شعب الإيمان	امام ابوبکراحمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
30	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکراحمد علی بن خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۷ھ
31	فردوس الأخبار	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۷ھ
32	شرح السنة	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۴ھ
33	تاریخ دمشق لابن عساکر	علامہ علی بن حسن، متوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
34	الأحاديث المختارة	امام ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد مقدسی، متوفی ۶۴۳ھ	دارخضر، بیروت ۱۴۱۲ھ
35	الترغيب والترهيب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ
36	الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ
37	مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
38	مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
39	عمدة القاری	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ
40	شرح سنن أبی داود للعینی	امام ابومحمد محمود بن احمد بن موسیٰ بدرالدین عینی، متوفی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد الریاض، ۱۴۲۰ھ
41	المقاصد الحسنة للسخاوی	شیخ محمد عبدالرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	دارالکتاب العربی بیروت
42	التوشيح شرح صحيح البخاری	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مکتبۃ الرشد، ریاض ۱۴۱۹ھ
43	كنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
44	مرقاة المفاتيح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
45	أشعة اللمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ
46	كشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
47	مرآة المناجيح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

www.dawateislami.net

کتب فقہ حنفی

1	كتاب الآثار	امام محمد بن حسن شیبانی، متوفی ۱۸۹ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ
2	المختصر للقدوری	علامہ ابو الحسین احمد بن محمد بن احمد القدوری، متوفی ۴۲۸ھ	مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی
3	المبسوط	شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی، متوفی ۴۸۳ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
4	خلاصة الفتاوى	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
5	الملتقط	ناصر الدین ابو القاسم محمد بن یوسف حسینی سمرقندی، متوفی ۵۵٦ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۲۰۰۰ء
6	بدائع الصنائع	علامہ علاؤ الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی، متوفی ۵۸۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
7	الفتاوى الخانية	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
8	الهداية	برھان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
9	الحاوى القدسى	امام احمد بن محمود بن سعید جمال الدین القابسی الغزنوی، متوفی ۵۹۳ھ	مخطوط
10	القنية	مختار بن محمود الزاہدی، متوفی ٦۵۸ھ	مخطوط
11	كنز الدقائق	امام ابو البرکات حافظ الدین عبد اللہ بن احمد نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	باب المدینہ، کراچی، ۱۳۳۱ھ
12	تبيين الحقائق	امام فخر الدین عثمان بن علی زیلعی حنفی، متوفی ۷۴۳ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
13	العناية على هامش فتح القدير	امام اکمل الدین محمد بن محمود بابرتی، متوفی ۷۸٦ھ	کوئٹہ
14	الجوهرة النيرة	علامہ ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
15	الفتاوى البزازية(الجامع الوجيز)	علامہ محمد شہاب الدین بن بزاز کردری، متوفی ۸۲۷ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۱ھ
16	شرح الوقاية	عبید اللہ بن مسعود بن محمود المعروف صدر الشریعۃ، متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ ۱۳۲٦ھ

www.dawateislami.net

17	جامع الفصولين	محمود بن اسرائیل المعروف ابن قاضی ۸۲۳ھ	کوئٹہ
18	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ، ۱۳۱۹ھ
19	غرر الأحكام	علامہ قاضی احمد بن فراموز ملا خسرو حنفی، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ، کراچی
20	درر الحكام شرح غرر الأحكام	علامہ قاضی احمد بن فراموز ملا خسرو حنفی، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ، کراچی
21	البحر الرائق	علامہ زین الدین بن ابراہیم، ابن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ، ۱۴۲۰ھ
22	الفتاوى الحديثية	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۱۹ھ
23	نتائج الأفكار تكملة فتح القدير	شمس الدین احمد بن قودر المعروف قاضی زادہ، متوفی ۹۸۸ھ	کوئٹہ ۱۳۱۹ھ
24	تنوير الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
25	النهر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کوئٹہ
26	حاشية الشلبي على تبيين الحقائق	شہاب الدین احمد شلبی متوفی ۱۰۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۰۰۰ء
27	غنية ذوي الأحكام	حسن بن عمار بن علی الوفائی الشرنبلالی الحنفی، متوفی ۱۰۶۹ھ	باب المدینہ، کراچی
28	الفتاوى الخيرية	علامہ خیر الدین رملی متوفی ۱۰۸۱ھ	باب المدینہ کراچی
29	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
30	تكملة البحر الرائق	محمد بن حسین بن علی طوری، متوفی بعد از ۱۱۳۸ھ	کوئٹہ، ۱۴۲۰ھ
31	حاشية الطحطاوي على الدر المختار	سید احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی الحنفی، متوفی ۱۲۳۱ھ	کوئٹہ

www.dawateislami.net

32	الفتاوى الهندية	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۱ھ
33	منحة الخالق	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	کوئٹہ
34	ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
35	الفتاوى الرضوية	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۲ھ
36	جدالممتار	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مخطوط
37	الكفاية هامش على فتح القدير	جلال الدین خوارزمی	کوئٹہ
39	الشريفية شرح السراجية	محمد بن عبد الرشید سجاوندی	پشاور

كتب أصول الفقه

1	اصول البزدوی	فخر الاسلام علی بن محمد بزدوی ۴۸۲ھ	باب المدینہ کراچی
2	التوضيح والتلويح	عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ متوفی ۷۹۲ھ	باب المدینہ کراچی
3	النامی شرح الحسامی	مولوی ابو محمد عبد الحق الحقانی بن محمد امیر	مدینۃ الاولیاء ملتان
4	الأشباه والنظائر	الشیخ زین الدین بن ابراہیم المعروف ابن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
5	غمزعیون البصائر	شیخ سید احمد بن محمد حموی متوفی ۱۰۹۸ھ	باب المدینہ کراچی ۱۴۱۸ھ
6	نور الأنوار	علامہ احمد ابن ابی سعید حنفی المعروف ملا جیون، متوفی ۱۱۳۰ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان
7	فواتح الرحموت	علامہ عبد العلی محمد بن نظام الدین لکھنوی، متوفی ۱۲۲۵ھ	باب المدینہ کراچی
8	رسائل ابن عابدين	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	سہیل اکیڈمی لاہور
9	اصول الشاشی	ابو علی احمد بن محمد بن اسحاق نظام الدین شاشی	مکتبۃ المدینہ ۲۰۰۸ء

كتب التصوف

1	إحياء علوم الدين	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء

www.dawateislami.net

2	الحديقة الندية	عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی حنفی، متوفی ۱۱۴۱ھ	پشاور
3	اتحاف السادة المتقين	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت

کتب السیرة

1	دلائل النبوة	امام ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۳ھ
2	البداية والنهاية	عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
3	شرح الشفا	علی بن سلطان محمد المعروف علامہ ملا علی قاری حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
4	جمع الوسائل في شرح الشمائل	علی بن سلطان محمد المعروف علامہ ملا علی قاری حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان
5	مدارج النبوة	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ لاہور ۱۹۹۷ء

کتب المتفرقه

1	الطبقات الكبرٰى	محمد بن سعد بن منیع ھاشمی متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۹۷ء
2	وفيات الأعيان	ابو العباس احمد بن محمد بن ابراھیم بن ابی بکر، متوفی ۶۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۹۸ء
3	سير أعلام النبلاء	شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ
4	شرح العقائد النسفية	علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی، متوفی ۷۹۳ھ	باب المدینہ کراچی
5	الخيرات الحسان	شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ھیتمی مکی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۸۳ء
6	أخبار الأخيار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	خیر پور پاکستان

www.dawateislami.net

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ273 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب

01......راہِ خدامیں خرچ کرنے کے فضائل(رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاء)(کل صفحات:40)

02......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات(كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاهِم فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِم)(کل صفحات:199)

03......فضائل دعا(اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاء مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَاء لِاَحْسَنِ الْوِعَاء)(کل صفحات:326)

04......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟(وِشَاحُ الْجِيْدفِي تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْد)(کل صفحات:55)

05......والدین، زوجین اوراساتذہ کے حقوق(اَلْحُقُوق لِطَرْحِ الْعُقُوْق)(کل صفحات:125)

06......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت(مکمل چار حصے)(کل صفحات:561)

07......شریعت وطریقت(مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِشَرْعٍ وَّعُلَمَاء)(کل صفحات:57)

08......ولایت کا آسان راستہ(تصورِشیخ)(اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَة)(کل صفحات:60)

09......معاشی ترقی کا راز(حاشیہ وتشریح تدبیرِفلاح ونجات واصلاح)(کل صفحات:41)

10......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِي)(کل صفحات:100)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں(اَعْجَبُ الْاِمْدَاد)(کل صفحات:47)

12......ثبوتِ ہلال کے طریقے(طُرُقُ إِثْبَاتِ هِلَال)(کل صفحات:63)

13......اولاد کے حقوق(مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد)(کل صفحات31)

14......ایمان کی پہچان(حاشیہ تمہیدِایمان)(کل صفحات:74)

15......اَلْوَظِيْفَةُ الْكَرِيْمَة(کل صفحات:46)

16......کنزالایمان مع خزائن العرفان(کل صفحات: 1185)

17......حدائقِ بخشش(کل صفحات:446)

18......بیاضِ پاک حجۃ الاسلام(کل صفحات:37)

19......تفسیرصراط الجنان جلداول(کل صفحات:524)

20......تفسیرصراط الجنان جلددوم(کل صفحات:495)

عربی کُتُب

21......جَدُّ الْمُمْتَارعَلٰى رَدِّالْمُحْتَار(سات جلدیں)(کل صفحات:4000)

22......اَلتَّعْلِيْقُ الرَّضَوِی عَلٰى صَحِيْحِ الْبُخَارِی(کل صفحات:458)

www.dawateislami.net

23......کِفلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم (کل صفحات:74) 24......اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)
25......اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃ (کل صفحات:93) 26......اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِی (کل صفحات:46)
27......تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان (کل صفحات:77) 28......اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)
29......اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ (کل صفحات:60)

شعبہ تراجم کتب

01......اللہ والوں کی باتیں (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) پہلی جلد (کل صفحات896)
02......اللہ والوں کی باتیں (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء) دوسری جلد (کل صفحات625)
03......مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاھِرفِی حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر) (کل صفحات:112)
04......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْھِیْدُ الْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات: 28)
05......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُ الْعُیُوْن وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:142)
06......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیث رسول (اَلْمَوَاعِظ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃ) (کل صفحات: 54)
07......جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح) (کل صفحات:743)
08......امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی وصیتیں (وَصَایَاإمَامِ اَعْظَمعَلَیْہِ الرَّحْمَۃ) (کل صفحات:46)
00......جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلداول) (اَلزَّوَاجِر عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِر) (کل صفحات:853)
10......نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُبِالْمَعْرُوْف وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَر) (کل صفحات:98)
11......فیضانِ مزاراتِ اولیاء (کَشْفُ النُّوْر عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْر) (کل صفحات:144)
12......دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّھْدوَقَصْرُالْاَمَل) (کل صفحات:85)
13......راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)
14......عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)
15......عُیُوْنُ الْحِکَایَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)
16......احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْیَاء) (کل صفحات:641)
17......حکایتیں اور نصیحتیں (اَلرَّوْضُ الْفَائِق) (کل صفحات:649)
18......اچھے برے عمل (رِسَالَۃُ الْمُذَاکَرَۃ) (کل صفحات:122)
19......شکر کے فضائل (اَلشُّکْرُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات:122)
20......حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:102)
21......آنسوؤں کا دریا (بَحْرُالدُّمُوْع) (کل صفحات:300)
22......آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن) (کل صفحات:63)

www.dawateislami.net

23......شاہراہ اولیا(مِنْهَاجُ الْعَارِفِيْن) (کل صفحات:36)

24......بیٹے کو نصیحت(اَيُّهَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)

25......اَلدَّعْوَة اِلَى الْفِكْر (کل صفحات:148)

26......اصلاحِ اعمال جلد اول(اَلْحَدِيْقَةُ النَّدِيَّة شَرْحُ طَرِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّة) (کل صفحات:866)

27......جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد دوم)(اَلزَّوَاجِرعَنْ اِقْتِرَافِ الْكَبَائِر) (کل صفحات:1012)

28......عاشقانِ حدیث کی حکایات(اَلرِّحْلَة فِي طَلَبِ الْحَدِيْث) (کل صفحات:105)

29......احیاء العلوم جلد اول(احياء علوم الدين) (کل صفحات 1124)

30......احیاء العلوم جلد دوم(احياء علوم الدين) (کل صفحات 1400)

31......احیاء العلوم جلد سوم(احياء علوم الدين) (کل صفحات 1286)

32......قوت القلوب(اردو) (کل صفحات:826)

﴿شعبہ درسی کُتُب﴾

01......مراح الارواح مع حاشيةضياء الاصباح(کل صفحات:241)

02......الاربعين النووية فى الأحاديث النبوية(کل صفحات:155)

03......اتقان الفراسة شرح ديوان الحماسه(کل صفحات:325)

04......اصول الشاشى مع احسن الحواشى(کل صفحات:299)

05......نورالايضاح مع حاشيةالنوروالضياء(کل صفحات:392)

06......شرح العقائدمع حاشيةجمع الفرائد(کل صفحات:384)

07......الفرح الكامل على شرح مئة عامل(کل صفحات:158)

08 ......عناية النحو فى شرح هداية النحو(کل صفحات:280)

09......صرف بهائى مع حاشية صرف بنائى(کل صفحات:55)

10......دروس البلاغة مع شموس البراعة(کل صفحات:241)

11......مقدمةالشيخ مع التحفةالمرضية(کل صفحات:119)

12......نزهة النظر شرح نخبة الفكر(کل صفحات:175)

13......نحو ميرمع حاشية نحو منير(کل صفحات:203)

14......تلخيص اصول الشاشى(کل صفحات:144)

15......نصاب النحو(کل صفحات:288)

16......نصاب اصولِ حديث(کل صفحات:95)

17......نصاب التجويد(کل صفحات:79)

18......المحادثة العربية(کل صفحات:101)

19......تعريفاتِ نحوية(کل صفحات:45)

20......خاصيات ابواب(کل صفحات:141)

21......شرح مئة عامل(کل صفحات:44)

22......نصاب الصرف(کل صفحات:343)

23......نصاب المنطق(کل صفحات:168)

www.dawateislami.net

24......انوار الحدیث (کل صفحات:466)
25......نصاب الادب (کل صفحات:184)
26......تفسیر الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین (کل صفحات:364)
27......خلفائے راشدین (کل صفحات:341)
28......قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی (کل صفحات:317)
29......فیض الادب (مکمل حصہ اوّل، دوم) (کل صفحات:228)
30......منتخب الابواب من احیاء علوم الدین (عربی) (کل صفحات:173)
31......کافیہ مع شرح ناجیہ (کل صفحات:252)
32......الحق المبین (کل صفحات:128)

شعبہ تخریج

01......صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین کا عشقِ رسول (کل صفحات:274)
02......بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات:1360)
03......بہارِ شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات:1304)
04......اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ (کل صفحات:59)
05......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)
06......گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات:244)
07......بہارِ شریعت (سولھواں حصہ، کل صفحات 312)
08......تحقیقات (کل صفحات:142)
09......اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
10......جنتی زیور (کل صفحات:679)
11......علم القرآن (کل صفحات:244)
12......سوانح کربلا (کل صفحات:192)
13......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
14......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
15......منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)
16......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
17......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
18 تا 24......فتاویٰ اہل سنت (سات حصے)
25......حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
26......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
27......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
28......کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
29......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
30......سیرتِ مصطفٰی (کل صفحات:875)
31......آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)
32......بہارِ شریعت جلد سوم (3) (کل صفحات : 1332)
33......جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات:470)
34......فیضانِ نماز (کل صفحات:49)
35......19 دُرود و سلام (کل صفحات:16)
36......فیضان یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات:20)

www.dawateislami.net

شعبہ فیضانِ صحابہ

01......حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ (کل صفحات:56) 02......حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالی عنہ (کل صفحات:72)
03......حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ (کل صفحات:89) 04......حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالی عنہ (کل صفحات:60)
05......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ (کل صفحات:132) 06......فیضانِ سعید بن زید (کل صفحات:32)
07......فیضانِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ (کل صفحات:720)

شعبہ فیضانِ صحابیات

01......شانِ خاتونِ جنّت (کل صفحات:501) 02......فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات:608)

شعبہ اصلاحی کُتُب

01......غوثِ پاک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106) 02......تکبر (کل صفحات:97)
03......فرامین مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87) 04......بدگمانی (کل صفحات:57)
05......قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات:115) 06......نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
07......اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49) 08......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
09......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32) 10......ریاکاری (کل صفحات:170)
11......قومِ جنّات اور امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:262) 12......عشر کے احکام (کل صفحات:48)
13......توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124) 14......فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)
15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66) 16......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
17......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:63) 18......ٹی وی اور مووی (کل صفحات:32)
19......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30) 20......مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
21......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120) 22......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
23......نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات:39) 24......خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (کل صفحات:160)
25......تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100) 26......انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
27......آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62) 28......نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات:696)
29......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325) 30......ضیائے صدقات (کل صفحات:408)
31......جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152) 32......کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
33......تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33) 34......حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات (کل صفحات:590)
35......حج وعمرہ کا مختصر طریقہ (کل صفحات:48) 36......جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات:168)
37......قصیدہ بردہ سے روحانی علاج (کل صفحات:22) 38......تذکرہ صدر الافاضل (کل صفحات:25)

www.dawateislami.net

39 سنتیں اور آداب (کل صفحات:125)...... 40 ......بغض وکینہ (کل صفحات:83)
41......اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 1)(سابقہ نام: مدنی نصاب برائے مدنی قاعدہ)(کل صفحات:60)
42......اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 2)(سابقہ نام: مدنی نصاب برائے ناظرہ)(کل صفحات:104)
43......اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 3)(کل صفحات:352) 44......مزاراتِ اولیاء کی حکایات (کل صفحات:48)
45......فیضانِ اسلام کورس حصہ اوّل (کل صفحات:79) 46......فیضانِ اسلام کورس حصہ دوم (کل صفحات:102)
47......محبوبِ عطار کی 122 حکایات (کل صفحات:208) 48......بدشگونی (کل صفحات:128)
49......فیضانِ داتا گنج بخش (کل صفحات:20) 50......فیضان پیر مہر علی شاہ (کل صفحات:33)

شعبہ امیرِ اہلسنت

01......سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات:49)
02......مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:48)
03......اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم)(کل صفحات:32)
04......25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)
05......دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
06......وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)
07......تذکرۂ امیرِ اہلسنّت قسط سوم (سنّت نکاح)(کل صفحات:86)
08......آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے)(کل صفحات: 275)
09......بُلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48) 10......قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
11......پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48) 12......گونگا مبلغ (کل صفحات:55)
13......دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220) 14......گمشدہ دولہا (کل صفحات:33)
15......میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33) 16......جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
17......تذکرۂ امیرِ اہلسنّت قسط (2)(کل صفحات:48) 18......غافل درزی (کل صفحات:36)
19......مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33) 20......مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
21......تذکرۂ امیرِ اہلسنّت قسط (1)(کل صفحات:49) 22......کفن کی سلامتی (کل صفحات:32)
23......تذکرۂ امیرِ اہلسنّت (قسط4)(کل صفحات:49) 24......میں حیادار کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
25......چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32) 26......بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
27......معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32) 28......بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)
29......عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24) 30......ہیرونچی کی توبہ (کل صفحات:32)
31......نومسلم کی دردبھری داستان (کل صفحات:32) 32......مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)

www.dawateislami.net

33......خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32) 34......فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
35......ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32) 36......قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
37......فیضانِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:101) 38......حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
39......ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32) 40......کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات:32)
41......صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ (کل صفحات:33) 42......کرسچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات:32)
43......میوزیکل شو کا متوالا (کل صفحات:32) 44......نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
45......آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32) 46......ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)
47......بابرکت روٹی (کل صفحات:32) 48......اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)
49......میں نیک کیسے بنا (کل صفحات:32) 50......شرابی، مؤذن کیسے بنا (کل صفحات:32)
51......بدکرداری کی توبہ (کل صفحات:32) 52......خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32)
53......ناکام عاشق (کل صفحات:32) 54......میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات:32)
55......چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات:32)
56......علم و حکمت کے 125 مدنی پھول (تذکرہ امیر اہلسنت قسط 5) (کل صفحات:102)
57......حقوق العباد کی احتیاطیں (تذکرہ امیر اہلسنت قسط 6) (کل صفحات:47)
58......نادان عاشق (کل صفحات:32) 59......سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات:32)
60......گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب قسط پنجم (5) (کل صفحات:23)
61......ڈانسر نعت خوان بن گیا (کل صفحات:32) 62......گلوکار کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)
63......نشے باز کی اصلاح کا راز (کل صفحات:32) 64......کالے بچھو کا خوف (کل صفحات:32)
65......بریک ڈانسر کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32) 66......عجیب الخلقت بچی (کل صفحات:32)
67......شرابی کی توبہ (کل صفحات:33) 68......قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات:32)
69......چند گھڑیوں کا سودا (کل صفحات:32) 70......سینگوں والی دلہن (کل صفحات:32)
71......بھیانک حادثہ (کل صفحات:30) 72......خوفناک بلا (کل صفحات:33)
73......پر اسرار کتا (کل صفحات:27) 74......شادی خانہ بربادی کے اسباب اور ان کا حل (کل صفحات:16)
75......چمکدار کفن (کل صفحات:32) 76......اسلحے کا سوداگر (کل صفحات:32)
77......جھگڑے باز سدھر گیا (کل صفحات:32) 78......جرائم کی دنیا سے واپسی (کل صفحات:32)
79......کینسر کا علاج (کل صفحات:32) 80......اجنبی کا تحفہ (کل صفحات:32)
81......رسائل مدنی بہار (کل صفحات:368) 82......انوکھی کمائی (کل صفحات:32)
83......بری سنگت کا وبال (کل صفحات:32)

www.dawateislami.net